ا۔ یعنی اے فرشتو بشارت کے سواء اور کس کام کے لئے آئے ہو' معلوم ہوتا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام نے قرینہ سے جان لیا تھا کہ یہ حضرات کسی قوم پر عذاب بھی لائے ہیں' شاید ان میں وہ فرشتے بھی ہوں گے جو عذاب پر مامور ہیں' اس لئے اپنے یہ سوال فرمایا ۲۔ لوط علیہ السلام کی قوم جو سدوم اور اس کے آس پاس کی بستیوں میں آباد تھی' وہاں اولا" ان کو جرم کرتے خود مشاہدہ فرمائیں گے' پھر انہیں ہلاک کریں گے ۳۔ گارے سے بنانے کا اس لئے ذکر فرمایا" تا کہ معلوم ہو کہ ان پر اولے نہ برسیں گے' بلکہ پکی مٹی کے پتھر جو کارخانہ قدرت میں تیار ہوئے ہیں' ہر پتھر پر اس کا نام لکھا ہے' جس کو وہ لگنے والا ہے اس لئے مسومۃ فرمایا۔ ۴۔ اس نشان سے

قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ اَیُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۳۱﴾ قَالُوْۤا اِنَّاۤ اُرْسِلْنَاۤ

ابراہیم نے فرمایا تو اے فرشتو تم کس کام سے آئے ۱ بولے ہم ایک مجرم قوم کی

اِلٰى قَوْمٍ مُّجْرِمِیْنَ ﴿۳۲﴾ لِنُرْسِلَ عَلَیْهِمْ حِجَارَةً مِّنْ

طرف بھیجے گئے ہیں ۲ کہ ان پر گارے کے بنائے ہوئے پتھر

طِیْنٍ ﴿۳۳﴾ مُّسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُسْرِفِیْنَ ﴿۳۴﴾ فَاَخْرَجْنَا

چھوڑیں ۳ جو تمہارے رب کے پاس حد سے بڑھنے والوں کے لئے نشان کئے رکھے ہیں ۴ تو ہم

مَنْ كَانَ فِیْهَا مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۳۵﴾ فَمَا وَجَدْنَا فِیْهَا

نے اس شہر میں جو ایمان والے تھے ۵ نکال لئے ۶ تو ہم نے وہاں ایک

غَیْرَ بَیْتٍ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ ﴿۳۶﴾ وَ تَرَكْنَا فِیْهَاۤ اٰیَةً لِّلَّذِیْنَ

ہی گھر مسلمان پایا ۷ اور ہم نے اس میں نشانی باقی رکھی ۸ ان کے لئے

یَخَافُوْنَ الْعَذَابَ الْاَلِیْمَ ﴿۳۷﴾ وَ فِیْ مُوْسٰۤى اِذْ اَرْسَلْنٰهُ

Page-833.bmp

جو دردناک عذاب سے ڈرتے ہیں ۹ اور موسیٰ میں ۱۰ جب ہم نے اسے

اِلٰى فِرْعَوْنَ بِسُلْطٰنٍ مُّبِیْنٍ ﴿۳۸﴾ فَتَوَلّٰى بِرُكْنِهٖ وَ قَالَ سٰحِرٌ

روشن سند لے کر فرعون کے پاس بھیجا ۱۱ تو اپنے لشکر سمیت پھر گیا ۱۲ اور بولا جادوگر

اَوْ مَجْنُوْنٌ ﴿۳۹﴾ فَاَخَذْنٰهُ وَ جُنُوْدَهٗ فَنَبَذْنٰهُمْ فِی الْیَمِّ وَ هُوَ

ہے یا دیوانہ ۱۳ تو ہم نے اسے اور اسکے لشکر کو پکڑ کر دریا میں ڈال دیا اس حال میں کہ وہ اپنے

مُلِیْمٌ ﴿۴۰﴾ وَ فِیْ عَادٍ اِذْ اَرْسَلْنَا عَلَیْهِمُ الرِّیْحَ الْعَقِیْمَ ﴿۴۱﴾

آپ کو ملامت کر رہا تھا ۱۴ اور عاد میں جب ہم نے ان پر خشک آندھی بھیجی ۱۵

مَا تَذَرُ مِنْ شَیْءٍ اَتَتْ عَلَیْهِ اِلَّا جَعَلَتْهُ كَالرَّمِیْمِ ﴿۴۲﴾

جس چیز پر گزرتی ۱۶ اسے گلی ہوئی چیز کی طرح کر چھوڑتی۔

وَ فِیْ ثَمُوْدَ اِذْ قِیْلَ لَهُمْ تَمَتَّعُوْا حَتّٰى حِیْنٍ ﴿۴۳﴾ فَعَتَوْا

اور ثمود میں ۱۷ جب ان سے فرمایا گیا ایک وقت تک برت لو ۱۸ تو انہوں نے

معلوم ہوتا ہے کہ قدرتی پتھر ہی تھے' ہر پتھر پر اس کا نام تھا جس کو لگنا تھا ۵۔ یعنی جب سدوم پر عذاب آیا تو وہاں سے پہلے حضرت لوط علیہ السلام اور آپ پر ایمان لانے والے باہر بھیج دیئے گئے' جب اس شہر میں صرف کفار رہ گئے تو عذاب الٰہی آیا۔ جہاں اللہ کے مقبول بندوں کی قبریں ہوں' وہاں بھی عذاب نہیں آتا' فرعون پر مصر میں رہتے ہوئے عذاب نہ آیا کہ وہاں یوسف علیہ السلام اور ان کے بھائیوں کی قبریں تھیں' افسوس ہے ان لوگوں پر جو حضرت صدیق و فاروق کو عذاب میں مانتے ہیں' حالانکہ یہ دونوں حضرات حضور کے پہلو میں سو رہے ہیں ۶۔ معلوم ہوا کہ صالحین کی موجودگی میں فاسقوں پر عذاب نہیں آتا جب عذاب آنا ہوتا ہے تو صالحین کو نکال دیا جاتا ہے' رب فرماتا ہے۔ لَوْ تَزَیَّلُوْا لَعَذَّبْنَا الَّذِیْنَ كَفَرُوْا ۷۔ یعنی صرف لوط علیہ السلام کا گھر جس میں آپ اور آپ کی دو صاجزادیاں مومنہ تھیں' بعض نے فرمایا کہ کل مومن تیرہ تھے۔ آپ نے بیس سال تبلیغ فرمائی ۸۔ یعنی قوم لوط کی ہلاکت کے بعد بھی نشانی باقی رکھی' جس سے پتہ لگے کہ یہاں عذاب آچکا ہے' وہ نشانی خود یہ پتھر تھے' جو عرصہ تک وہاں دیکھے گئے' اور بدبودار پانی جو اس زمین سے بہتا تھا ۹۔ کہ وہ اس نشان کو دیکھ کر عبرت پکڑیں اور کفر و گناہ نہ کریں ۱۰۔ یعنی موسیٰ علیہ السلام کے واقعہ میں بھی عقل والوں کے لئے عبرت ہے' نبی کی مخالفت سے بڑی طاقتور قومیں بھی ہلاک ہو گئیں' خیال رہے کہ سلطان مبین سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے معجزات مراد ہیں' جیسے عصا اور ید بیضاء وغیرہ ۱۱۔ اس سے معلوم ہوا کہ موسیٰ علیہ السلام کی بعثت تمام اہل مصر کی طرف تھی' خواہ بنی اسرائیل ہوں یا قبطی' ان سب پر آپ کی اطاعت لازم تھی ۱۲۔ کہ خود ایمان لایا نہ کسی کو لانے دیا' یہاں لشکر سے مراد اس کے سارے پیرو کار ہیں ۱۳۔ دیوانہ اس لئے کہتا تھا کہ موسیٰ علیہ السلام اکیلے ہو کر مجھ جیسے جابر بادشاہ کا مقابلہ کرنے آئے ہیں' اگر ان میں عقل ہوتی تو ایسا نہ کرتے (روح) ۱۴۔ چنانچہ ڈوبتے وقت ایمان لایا جو قبول نہ ہوا۔ ۱۵۔ قرآن شریف میں ریح غضب کی ہوا کے لئے اور ریاح رحمت کی ہوا کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ ۱۶۔ وہ ہوا آدمی' جانور' مال متاع' جسکو لگ جاتی' ہلاک کر ڈالتی' معلوم ہوا کہ انسان کے گناہوں کے سبب جانور بھی عذاب میں گرفتار ہو جاتے ہیں' گندم کے ساتھ گھن بھی پس جاتے ہیں۔ ۱۷۔ صالح علیہ السلام کی قوم جو نہایت سرکش تھی' معلوم ہوا کہ بدکار لوگوں کے قصوں سے ایمان ملتا ہے تو نیک کاروں کے قصے بھی ترقی ایمان کا ذریعہ ہیں ۱۸۔ اونٹنی کے ذبح کے بعد صالح علیہ السلام نے انہیں خبر دی کہ اب تم تین دن جیو گے' بدھ' جمعرات' جمعہ' ہفتہ کو ہلاک ہو جاؤ گے معلوم ہوا کہ اللہ کے بندوں کو لوگوں کے موت کے وقت اور جگہ اور موت کی نوعیت سب کا پتہ ہوتا ہے

عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ ﴿۴۴﴾

اپنے رب کے حکم سے سرکشی کی تو انکی آنکھوں کے سامنے انہیں کڑک نے آیا لے

فَمَا اسْتَطَاعُوْا مِنْ قِيَامٍ وَّمَا كَانُوْا مُنْتَصِرِيْنَ ﴿۴۵﴾ وَقَوْمَ

تو وہ نہ کھڑے ہو سکے اور نہ وہ بدلہ لے سکتے تھے ٹ اور ان سے پہلے

نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿۴۶﴾ وَالسَّمَآءَ بَنَيْنٰهَا

قوم نوح کو ہلاک فرمایا. بیشک وہ فاسق لوگ تھے تے اور آسمان کو ہم نے ہاتھوں سے

بِاَيْىدٍ وَّاِنَّا لَمُوْسِعُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَالْاَرْضَ فَرَشْنٰهَا فَنِعْمَ

بنایا ہے اور بے شک ہم وسعت دینے والے ہیں۔ اور زمین کو ہم نے فرش کیا ۵ تو ہم کیا ہی

الْمٰهِدُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَمِنْ كُلِّ شَيْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ لَعَلَّكُمْ

اچھے بچھانے والے اور ہم نے ہر چیز کے دو جوڑ بنائے ٦ کہ تم

تَذَكَّرُوْنَ ﴿۴۹﴾ فَفِرُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ ؕ اِنِّيْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۵۰﴾

دھیان کرو ٨ تو اللہ کی طرف بھاگو ٩ بے شک میں اسکی طرف سے تمہارے لئے صریح ڈر

وَلَا تَجْعَلُوْا مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ؕ اِنِّيْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۵۱﴾

سنانے والا ہوں ۹ اور اللہ کے ساتھ اور معبود نہ ٹھہراؤ بیشک میں اسکی طرف سے تمہارے لئے

كَذٰلِكَ مَآ اَتَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا قَالُوْا

صریح ڈر سنانے والا ہوں ١٠ یونہی جب ان سے اگلوں کے پاس کوئی رسول تشریف لایا تو یہی

سَاحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ ﴿۵۲﴾ اَتَوَاصَوْا بِهٖ ۚ بَلْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُوْنَ ﴿۵۳﴾

بولے کہ جادوگر ہے یا دیوانہ۔ کیا آپس میں ایک دوسرے کو یہ بات کہہ مرے ہیں بلکہ وہ سرکش

فَتَوَلَّ عَنْهُمْ فَمَآ اَنْتَ بِمَلُوْمٍ ﴿۵۴﴾ وَّذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى

لوگ ہیں ١٢ تو اے محبوب تم ان سے منہ پھیر لو ١٣ تو تم پر کچھ الزام نہیں ١٤ اور سمجھاؤ ١٥ کہ سمجھانا

تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۵۵﴾ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا

مسلمانوں کو فائدہ دیتا ہے ١٦ اور میں نے جن اور آدمی اتنے ہی لئے بنائے کہ میری

ا۔ جو حضرت جبریل کی آواز تھی' جس سے ان کے سینے پھٹ گئے' چونکہ وہ آواز بہت ہولناک تھی' اس لئے اسے کڑک فرمایا گیا ۲۔ حضرت جبرئیل سے یا صالح علیہ السلام سے ۳۔ فاسق گنہگار مسلمانوں کو بھی کہتے ہیں' کافر کو بھی' یعنی فسق اعتقادی بھی ہوتا ہے اور عملی بھی' یہاں فسق اعتقادی مراد ہے یعنی کفر ۴۔ بغیر وسیلہ فرشتوں کے آسمان بنائے گئے دست قدرت سے' ورنہ سب چیز کا خالق رب تعالیٰ ہے ۵۔ کہ زمین اس قدر وسیع ہے کہ باوجود گول ہونے کے فرش کی طرح بچھی ہوئی معلوم ہوتی ہے' نیز نہ تو لوہے کی طرح سخت ہے' جس پر چلنا پھرنا دشوار نہ پانی کی طرح پتلی کہ مخلوق اس میں ڈوب جاوے' یہ رب تعالیٰ کی قدرت کی بڑی دلیل ہے' پھر اتنی بڑی زمین آسمان کی وسعت کے مقابل ایسی ہے جیسے میدان میں کوڑی پڑی ہو ٦۔ جیسے زمین آسمان' دن رات' نر و مادہ' چاند سورج' گرمی سردی' بحر و بر' میدان و پہاڑ' جن و انس' ایمان و کفر' سعادت و شقاوت' حق و باطل' موت و زندگی' دایاں بایاں' فقیری غنا' غرضیکہ ہر چیز کی ضد رکھی' پاک ہے وہ جو جنس و ضد سے پاک ہے ۷۔ بلکہ اب سائنس کی تحقیق سے پتہ لگا کہ درخت اور پتھروں میں نر و مادہ ہیں' نر درخت سے ہوا لگ کر مادہ درخت سے جب چھوتی ہے تو پھل زیادہ آتا ہے اگرچہ نر درخت دور ہو' ان چیزوں کی بھی نسل ہے مگر نسل کا طریقہ جداگانہ ہے ۸۔ اس طرح سوال اللہ سے فرار کر کے اللہ سے قرار کرو' کفر سے بھاگو' ایمان کی طرف غفلت سے بیداری کی طرف' گناہ سے توبہ کی طرف' ناراضگی سے رضا کی طرف' غیر میں مشغولیت سے معزولیت کی طرف' غرضیکہ اس کی بہت تفسیریں ہیں ۹۔ یعنی تم سب لوگ میری طرف آؤ' کیونکہ حضور کے پاس حاضری رب کی طرف بھاگنا ہے' رب فرماتا ہے۔ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ الخ ١٠۔ خیال رہے کہ لَا تَجْعَلُوْا میں توحید کا سبق ہے' اور اِنِّیْ لَكُمْ میں رسالت کا درس' لهذا اس آیت میں توحید و رسالت دونوں مذکور ہیں' یاد رکھو کہ اللہ و رسول کو ملانے کا نام ایمان ہے' ان میں جدائی سمجھنے کا نام کفر' اسی لئے قرآن کریم اکثر جگہ اللہ کے ساتھ حضور کا ذکر فرماتا ہے' حضرت حسان فرماتے ہیں ضَمَّ الْاِلٰهُ اِسْمَ النَّبِيِّ بِاِسْمِهٖ رب تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّفَرِّقُوْا بَيْنَ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ١١۔ یعنی جیسے آپ کی قوم آپ کو ساحر شاعر کہتی ہے' ایسے ہی پچھلی قوموں نے اپنے رسولوں کے متعلق کہا تھا' تو جو ان کا انجام ہوا تھا۔ وہ ہی ان کا انجام ہو گا۔ یعنی آخرت میں عذاب' ہاں دنیاوی ظاہری آسمانی عذاب ان پر اس لئے نہ آئے کہ ہم نے تم سے وعدہ فرما لیا ہے۔ ماكان الله ليعذبهم وانت فيهم ١٢۔ یعنی کفار آپس میں ایک دوسرے کو کفر کی وصیت تو نہیں کر مرے ہیں کیونکہ ان کا زمانہ و جگہ اور تھی' ان کا وقت و مکان علیحدہ' کفر میں شرکت کی وجہ یہ ہے کہ ان سب کو بہکانے والا ایک ہی ہے' یعنی ابلیس' اس سے معلوم ہوا کہ اگرچہ کفر کی نوعیتیں بہت ہیں مگر سرکشی و بغاوت میں سارے کفار ایک ہیں ١٣۔ ان کی بکواس کی پرواہ نہ کرو' لهذا یہ آیت محکم ہے' منسوخ نہیں' یہ مطلب نہیں کہ انہیں تبلیغ نہ کرو۔ تبلیغ تو آخر دم تک کی جائے گی ١٤۔ یعنی اگر کوئی بھی ایمان نہ لائے' تو آپ پر کچھ اعتراض نہ ہو گا کیونکہ آپ نے تبلیغ فرما دی' معلوم ہوا کہ حضور مخلوق سے بے نیاز ہیں' مخلوق ان کی نیازمند ہے ١٥۔ (شان نزول) جب پچھلی آیت میں اعراض کا حکم دیا گیا' تو صحابہ کرام کو غم ہوا وہ سمجھے کہ اب وحی نہ آئے گی' بلکہ عذاب الٰہی کفار پر نازل ہو گا' کیونکہ رب نے اپنے محبوب کو کفار سے بے توجہی' اور اعراض کا حکم دے دیا' تب یہ آیت کریمہ اتری ١٦۔ اس سے دو مسئلے معلوم ہوئے' ایک یہ کہ تبلیغ کسی حال میں نہ چھوڑنی

(بقیہ صفحہ ۸۳۴) چاہیے' دوسرے یہ کہ وعظ و نصیحت صرف مومنوں کو مفید ہے یا انہیں جن کے نصیب میں ایمان ہو' ہر زمین میں تخم نہیں اگتا

ا۔ اس سے معلوم ہوا کہ عبادت اختیاری جس پر سزا' جزاء مرتب ہو صرف جن و انسان کے لئے ہے' عبادت اضطراری ساری مخلوق کرتی ہے' رب فرماتا ہے۔ وَاِنۡ مِّنۡ شَیۡءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمۡدِہٖ مگر ان عبادات پر جزا نہیں' جنات کی سزا دوزخ ہے اور جزاء دوزخ سے نجات (حنفی) ۲۔ کہ مجھے روزی دیں' یا میری مخلوق کو' یا خود اپنے کو' کیونکہ سب کا رازق میں ہوں' خلاصہ یہ ہے کہ جن و انس کی پیدائش کا اصل مقصد روزی کمانا نہیں بلکہ عبادت ہے روزی عبادت کے تابع ہے' جیسے بادشاہ نوکروں

لِیَعۡبُدُوۡنِ ﴿۵۶﴾ مَاۤ اُرِیۡدُ مِنۡہُمۡ مِّنۡ رِّزۡقٍ وَّ مَاۤ اُرِیۡدُ اَنۡ یُّطۡعِمُوۡنِ ﴿۵۷﴾

بندگی کریں ۱ میں ان سے کچھ رزق نہیں مانگتا ۲ اور نہ یہ چاہتا ہوں کہ وہ مجھے کھانا دیں ۳

اِنَّ اللّٰہَ ہُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الۡقُوَّۃِ الۡمَتِیۡنُ ﴿۵۸﴾ فَاِنَّ لِلَّذِیۡنَ

بیشک اللہ ہی بڑا رزق دینے والا ۴ قوت والا قدرت والا ہے ۵ تو بے شک ان ظالموں کے

ظَلَمُوۡا ذَنُوۡبًا مِّثۡلَ ذَنُوۡبِ اَصۡحٰبِہِمۡ فَلَا یَسۡتَعۡجِلُوۡنِ ﴿۵۹﴾

لئے عذاب کی ایک باری ہے۔ جیسے ان کے ساتھ والوں کیلئے ایک باری تھی ۶ تو مجھ سے جلدی نہ

فَوَیۡلٌ لِّلَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا مِنۡ یَّوۡمِہِمُ الَّذِیۡ یُوۡعَدُوۡنَ ﴿۶۰﴾

کریں ۷ تو کافروں کی خرابی ہے ان کے اس دن سے جس کا وعدہ دیئے جاتے ہیں ۸

رکوع ۳ ع ۲

رکوعاتہا ۲	۵۲ سُوۡرَۃُ الطُّوۡرِ مَکِّیَّۃٌ ۷۶	اٰیاتہا ۴۹

یہ سورت مکی ہے اس میں ۲ رکوع ۴۹ آیات ۳۱۲ کلمے ایک ہزار پانچ حروف ہیں (خزائن)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

Page 835.bmp

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا

وَ الطُّوۡرِ ۙ﴿۱﴾ وَ کِتٰبٍ مَّسۡطُوۡرٍ ۙ﴿۲﴾ فِیۡ رَقٍّ مَّنۡشُوۡرٍ ۙ﴿۳﴾ وَّ الۡبَیۡتِ

طور کی قسم ۹ اور نوشتہ کی ۱۰ جو کھلے دفتر میں لکھا ہے اور بیت

الۡمَعۡمُوۡرِ ۙ﴿۴﴾ وَ السَّقۡفِ الۡمَرۡفُوۡعِ ۙ﴿۵﴾ وَ الۡبَحۡرِ الۡمَسۡجُوۡرِ ۙ﴿۶﴾

معمور ۱۱ اور بلند چھت ۱۲ اور سلگائے ہوئے سمندر کی ۱۳

اِنَّ عَذَابَ رَبِّکَ لَوَاقِعٌ ۙ﴿۷﴾ مَّا لَہٗ مِنۡ دَافِعٍ ۙ﴿۸﴾ یَّوۡمَ تَمُوۡرُ

بے شک تیرے رب کا عذاب ضرور ہونا ہے ۱۴ اسے کوئی ٹالنے والا نہیں ۱۵ جس دن آسمان

السَّمَآءُ مَوۡرًا ۙ﴿۹﴾ وَّ تَسِیۡرُ الۡجِبَالُ سَیۡرًا ﴿ؕ۱۰﴾ فَوَیۡلٌ یَّوۡمَئِذٍ

ہلنا سا ہلیں گے ۱۶ اور پہاڑ چلنا سا چلیں گے ۱۷ تو اس دن جھٹلانے والوں کی

لِّلۡمُکَذِّبِیۡنَ ﴿ۙ۱۱﴾ الَّذِیۡنَ ہُمۡ فِیۡ خَوۡضٍ یَّلۡعَبُوۡنَ ﴿۱۲﴾

خرابی ہے ۱۸ وہ جو مشغلہ میں کھیل رہے ہیں ۱۹

کو اپنی خدمت کے لئے رکھتا ہے تنخواہ خدمت کی طفیل ملتی ہے اگر وہ خدمت چھوڑ دیں' تو تنخواہ کے مستحق نہیں' رب کی رحمت ہے کہ نکموں کو بھی رزق دیتا ہے' ۳۔ جیسے دنیا کے بادشاہ رعایا سے ٹیکس چاہتے ہیں' اپنی روزی اور ملک کے انتظام کے لئے' لہٰذا وہ رعیت کے حاجت مند ہوتے ہیں۔ سلطنت الہیہ غنی ہے ۴۔ کہ سب کو روزی دیتا ہے' خیال رہے کہ روزی عامہ تو عام مخلوق کو دیتا ہے' جیسے سورج کی روشنی' ہوا' زمین کا فرش' آسمان کا سایہ اور روزی خاصہ مخصوص بندوں کو دیتا ہے' جیسے ایمان' عرفان' ولایت' ہدایت' نبوت' وغیرہ اگر روزی بندے کے کسب پر موقوف ہوتی' تو ماں کے پیٹ میں بچہ کو نہ ملتی ۵۔ لہٰذا قوی کے مقابلہ میں رب کی پناہ لو' شیطان ہمارا دشمن قوی ہے' رب کی پناہ ہی اس سے بچا سکتی ہے ۶۔ ذنوب کنوئیں کے ڈول کو کہتے ہیں' جو کبھی اس طرف پانی ڈالتا ہے' کبھی اس جانب' یعنی ہر کافر قوم کے عذاب کی باری اور وقت ہے جب وقت آ جاتا ہے عذاب آ جاتا ہے ۷۔ کہ وقت عذاب سے پہلے عذاب نہ مانگیں ۸۔ وہ دن یا بدر کے عذاب کا ہے یا ان کی موت کا یا قیامت کا ۹۔ طور پہاڑ مصر و مدین کے درمیان وادی سینا میں واقع ہے' اس پہاڑ کا نام زبیر ہے لقب طور' یہاں ہی موسیٰ علیہ السلام رب تعالیٰ سے ہمکلام ہوئے تھے' اس عظمت کی وجہ سے اس کی قسم ارشاد ہوئی' معلوم ہوا کہ جس پتھر و پہاڑ کو نبی سے نسبت ہو جائے وہ بھی عظمت والا ہے ۱۰۔ معلوم ہوا کہ خاص بندوں کی تحریریں رب کو پیاری ہیں کہ رب نے ان کی قسم فرمائی' رب فرماتا ہے۔ وَالۡقَلَمِ وَمَا یَسۡطُرُوۡنَ علماء کے فتوےٰ اور نعت گوؤں کی نعت کی تحریریں' قرآن و حدیث کی کتابت و تفسیریں' سب اس میں داخل ہیں' یا اس سے مراد فرشتوں کی تحریریں ہیں' یعنی لوگوں کے نامہ اعمال یا کاتب تقدیر فرشتے کی تحریر' یا لوح محفوظ کی تحریر' یا توریت وانجیل و قرآن کی تحریر' تحریر کے جو معنی کئے جاویں' اس مناسبت سے کھلے دفتر کے معنی کرنے چاہئیں۔ ۱۱۔ بیت معمور کے معنی ہیں آباد گھر' یہاں اس آیت میں اس سے مراد یا تو کعبہ معظمہ ہے' جو حاجیوں نمازیوں سے آباد رہتا ہے یا بیت المعمور جو ساتویں آسمان پر ہے' فرشتوں کا قبلہ جو حضور نے معراج میں ملاحظہ فرمایا یا مقبولوں کے دل ہیں جو رب کی یاد سے معمور و آباد ہیں' یا مسلمانوں کے وہ گھر جو اللہ کے ذکروں سے آباد ہوں (روح) ۱۲۔ اس سے مراد یا تو آسمان ہے جو دنیا کی چھت ہے' یا عرش جو جنت کی چھت ہے گھر کے ساتھ چھت کا ذکر بہت ہی موزوں ہے (خزائن و روح) ۱۳۔ اس سے مراد یہ ہی سمندر ہیں جن میں آج پانی ہے' قیامت میں اس پانی میں آگ لگا دی جاوے گی' یہ آگ لگا ہوا پانی دوزخ کی آگ کو اور بھی بھڑکا دے گا' جیسا کہ حدیث شریف میں ہے ۱۴۔ اس سے مراد یا عذاب قبر ہے یا عذاب قیامت' دوسرے معنی زیادہ قوی ہیں جیسا کہ اگلے مضمون سے ظاہر ہے ۱۵۔ اس سے معلوم ہوا کہ تقدیر مبرم کو

نصف الثلث ۳

يَوْمَ يُدَعُّونَ إِلَىٰ نَارِ جَهَنَّمَ دَعًّا ﴿١٣﴾ هَٰذِهِ النَّارُ الَّتِي

جس دن جہنم کی طرف دھکا دے کر دھکیلے جائیں گے ل یہ ہے وہ آگ جسے

كُنتُم بِهَا تُكَذِّبُونَ ﴿١٤﴾ أَفَسِحْرٌ هَٰذَا أَمْ أَنتُمْ لَا تُبْصِرُونَ ﴿١٥﴾

تم جھٹلاتے تھے تو کیا یہ جادو ہے یا تمہیں سوجھتا نہیں ت

اصْلَوْهَا فَاصْبِرُوا أَوْ لَا تَصْبِرُوا سَوَاءٌ عَلَيْكُمْ إِنَّمَا تُجْزَوْنَ

اس میں جاؤ اب چاہے صبر کرو یا نہ کرو ت سب تم پر ایک سا ہے تمہیں اسی کا بدلہ

مَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿١٦﴾ إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَنَعِيمٍ ﴿١٧﴾

جو تم کرتے تھے ث بے شک پرہیزگار باغوں اور چین میں ہیں ث

فَاكِهِينَ بِمَا آتَاهُمْ رَبُّهُمْ وَوَقَاهُمْ رَبُّهُمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ ﴿١٨﴾

اپنے رب کی دین پر شاد شاد ق اور انہیں ان کے رب نے آگ سے بچا لیا ث

كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيئًا بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿١٩﴾ مُتَّكِئِينَ

کھاؤ اور پیو خوش گواری سے ث صلہ اپنے اعمال کا ف تختوں پر تکیہ

عَلَىٰ سُرُرٍ مَّصْفُوفَةٍ وَزَوَّجْنَاهُم بِحُورٍ عِينٍ ﴿٢٠﴾ وَالَّذِينَ

لگائے جو قطار لگا کر بچھے ہیں ثل اور ہم نے انہیں بیاہ دیا بڑی آنکھوں والی حوروں سے لہ

آمَنُوا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُم بِإِيمَانٍ أَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ

اور جو ایمان لائے اور ان کی اولاد نے ایمان کے ساتھ انکی پیروی کی ہم نے انکی اولاد ان سے ملادی

وَمَا أَلَتْنَاهُم مِّنْ عَمَلِهِم مِّن شَيْءٍ كُلُّ امْرِئٍ بِمَا

لل اور ان کے عمل میں انہیں کچھ کمی نہ دی لل سب آدمی اپنے کئے میں

كَسَبَ رَهِينٌ ﴿٢١﴾ وَأَمْدَدْنَاهُم بِفَاكِهَةٍ وَلَحْمٍ مِّمَّا يَشْتَهُونَ ﴿٢٢﴾

گرفتار ہیں لہ اور ہم نے ان کی مدد فرمائی میوے اور گوشت سے جو چاہیں لہ

يَتَنَازَعُونَ فِيهَا كَأْسًا لَّا لَغْوٌ فِيهَا وَلَا تَأْثِيمٌ ﴿٢٣﴾ وَيَطُوفُ

ایک دوسرے سے لیتے ہیں وہ جام جس میں نہ بے ہودگی اور نہ گنہگاری لل اور انکے خدمتگار

(بقیہ صفحہ ۸۳۵) کوئی شے نہ ٹال سکتی ہے نہ بدل سکتی ہے' رب فرماتا ہے۔ مَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ ایسے ہی کفار پر عذاب آنا تقدیر مبرم ہے وہ ٹل نہیں سکتا ۱۶۔ کہ پہلے چکی کی طرح گھومیں گے پھر پھٹ جائیں گے' معلوم ہوا کہ آج آسمان نہیں گھومتے' بلکہ چاند تارے گردش میں ہیں ۱۷۔ کہ پہلے تو بادل کی طرح پھر دھنی ہوئی روئی کے ریزوں کی طرح' پھر غبار کی طرح اڑیں گے' یہ قیامت کا دن ہے ۱۸۔ رسولوں کو جھٹلانے والے کفار کی' اس سے تین مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ جن لوگوں نے کسی نبی کی رسالت نہ پائی' جیسے حضور کے والدین ان کی نجات کے لئے صرف توحید کا عقیدہ کافی ہے' دوسرے یہ کہ کفار و مشرکین کے ناسمجھ بچے دوزخی نہیں' تیسرے یہ کہ گنہگار مسلمان کو اگرچہ سزا ملے' مگر اس کے لئے خرابی نہیں'

نہ اس کی رسوائی ہو' نہ دائمی عذاب ۱۹۔ کفر و شرک کے مسئلہ میں یا دنیاوی کاروبار و غفلت میں معلوم ہوا کہ جو چیز رب سے غافل کر دے وہ کھیل کود اور برا مشغلہ ہے۔

ا۔ اس طرح کہ عذاب کے فرشتے ان کے ہاتھ گردنوں سے اور پاؤں پیشانی سے ملا کر باندھیں گے' اور انہیں گیند کی طرح دوزخ میں پھینک دیں گے' اور کہیں گے' معلوم ہوا کہ گنہگار مسلمان اگر دوزخ میں گیا تو اس کا داخلہ اس طرح نہ ہو گا ۲۔ یہ کلام ان کفار سے ہو گا' جو حضور کو جادوگر کہتے تھے' معجزات دیکھ کر بولتے تھے' کہ ہماری نظر بندی کر دی گئی ہے' ۳۔ یعنی مومنوں کو دنیا میں صبر کا بڑا ثواب تھا' مگر تمہارے لئے اب صبر کرنا بھی فائدہ مند نہیں' چیخو چلاؤ یا خاموش رہو' برابر ہے ۴۔ دل سے جیسے کفر و شرک' یا اعضاء سے جیسے گناہ' لہذا نیکیاں کرنے والا کافر بھی دوزخی ہے کہ وہ دل کے کفر کا مجرم ہے ۵۔ مسلمان اگرچہ گنہگار ہے مگر ایک معنی سے متقی ہے کیونکہ برے عقاید سے بچا ہوا ہے لہذا وہ بھی یا شفاعت کے پانی سے دھل کر یا کچھ سزا بھگت کر یقیناً" جنت میں جاوے گا" نہ تو آیات میں تعارض ہے نہ آیت و حدیث میں ۶۔ جنت میں رب کی دین دو طرح کی ہو گی' نیکیوں کا بدلہ اور خسروانہ انعام' اعمال کا بدلہ بھی اس کے کرم سے ملے گا' اس لئے اتھم فرمایا ۷۔ یا تو اول ہی سے جیسے پرہیزگار مومن یا بخشا ہوا گنہگار' یا دوزخ سے نکال کر جیسے وہ گنہگار مومن جو دوزخ سے پاک و صاف ہو کر نکالے گئے ۸۔ ہمیشہ کھاؤ اور ہر طرح کھاؤ' کوئی چیز نقصان نہ دے گی' کسی نعمت سے روک ٹوک نہ ہو گی' کیونکہ تم نے دنیا میں شریعت کی روک و ٹوک کی پابندی کی' دنیا کی شرعی قیدیں آخرت کی آزادی کا ذریعہ ہیں ۹۔ بلاواسطہ یا بالواسطہ جیسے مسلمانوں کے ناسمجھ بچے ماں باپ کے تابع ہو کر متقی مومن ہیں۔ ۱۰۔ معلوم ہوا کہ جنت میں کوئی کام نہ ہو گا کیونکہ تکیہ لگانا آرام میں ہوتا ہے مگر بیکاری نہ ہو گی' عیش و عشرت دیدار یار کے مشاغل ہوں گے' بیکاری بری ہے آرام اچھا ۱۱۔ خیال رہے کہ دنیا میں انسان کا نکاح غیر انسان سے نہیں ہو سکتا' جانوروں یا جنات سے نکاح نہیں' مگر جنت میں غیر جنس سے نکاح ہو گا' کیونکہ حوریں نہ انسان ہیں' نہ اولاد آدم مگر انسان کے نکاح میں ہوں گی ۱۲۔ یعنی اگر مومنوں کی اولاد مومن ہو تو ہم اولاد کو جنت میں اس کے ماں باپ کے ساتھ رکھیں گے' علیحدہ نہ کریں گے' ایمان کی قید اس لئے لگائی کہ مومن کی کافر اولاد اس کے ساتھ نہ ہو گی' اس سے معلوم ہوا کہ ماں باپ کے وسیلہ سے اولاد کے درجے بلند ہو جاتے ہیں۔ حضور کی اولاد نبی نہیں' مگر حضور کے ساتھ جنت میں ہو گی' وسیلہ ثابت ہوا' یہ بھی ثابت ہوا کہ مومن کے چھوٹے بچے جنتی ہیں' یہ بھی معلوم ہوا کہ جنتی آدمی اپنے بال بچوں کے ساتھ جنت میں رہے گا' اس طرح

(بقیہ صفحہ ۸۳۶) کہ اگر باپ کا درجہ ادنیٰ ہے اور اولاد کا اعلیٰ تو باپ کو ترقی دے کر اولاد کے پاس پہنچایا جائے گا۔ لہٰذا انشاء اللہ بی بی آمنہ خاتون حضرت عبداللہ اور حضور کی اولاد حضور کے ساتھ ہوں گے ۱۳۔ یعنی اعلیٰ و ادنیٰ جنتیوں کو ملانے کے لئے اعلیٰ کو ادنیٰ نہ کیا جاوے گا بلکہ ادنیٰ کو اعلیٰ کیا جاوے گا لہٰذا آیت پر کوئی اعتراض نہیں ۱۴۔ یعنی ہر کافر اپنی بدکاریوں میں گرفتار ہو گا۔ یہاں آدمی سے مراد کافر آدمی ہے' اگر ناسمجھ بچے کے ماں باپ میں سے کوئی مومن ہو' تو بچہ اس مومن کے ساتھ ہو گا' ۱۵۔ یعنی جنتیوں کی نعمتیں دم بدم بڑھتی جائیں گی گھٹیں گی نہیں ۱۶۔ معلوم ہوا کہ جنت میں مومنین میں گناہ کرنے کی قدرت ہی نہ رہے گی' کیونکہ گناہ نفس امارہ کراتا ہے اور وہ جنت میں فنا ہو چکا ہو گا۔ نیز وہاں شراب وغیرہ میں بھی یہ فساد نہ ہو گا۔ کہ پینے والا گناہ کرے یا اس سے عقل زائل ہو۔

عَلَيْهِمْ غِلْمَانٌ لَّهُمْ كَأَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ مَّكْنُونٌ ﴿۲۴﴾ وَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ يَتَسَاءَلُونَ ﴿۲۵﴾ قَالُوا إِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِي أَهْلِنَا مُشْفِقِينَ ﴿۲۶﴾ فَمَنَّ اللَّهُ عَلَيْنَا وَوَقَانَا عَذَابَ السَّمُومِ ﴿۲۷﴾ إِنَّا كُنَّا مِن قَبْلُ نَدْعُوهُ ۖ إِنَّهُ هُوَ الْبَرُّ الرَّحِيمُ ﴿۲۸﴾ فَذَكِّرْ فَمَا أَنتَ بِنِعْمَتِ رَبِّكَ بِكَاهِنٍ وَلَا مَجْنُونٍ ﴿۲۹﴾ أَمْ يَقُولُونَ شَاعِرٌ نَّتَرَبَّصُ بِهِ رَيْبَ الْمَنُونِ ﴿۳۰﴾ قُلْ تَرَبَّصُوا فَإِنِّي مَعَكُم مِّنَ الْمُتَرَبِّصِينَ ﴿۳۱﴾ أَمْ تَأْمُرُهُمْ أَحْلَامُهُم بِهَٰذَا ۚ أَمْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُونَ ﴿۳۲﴾ أَمْ يَقُولُونَ تَقَوَّلَهُ ۚ بَل لَّا يُؤْمِنُونَ ﴿۳۳﴾ فَلْيَأْتُوا بِحَدِيثٍ مِّثْلِهِ إِن كَانُوا صَادِقِينَ ﴿۳۴﴾ أَمْ خُلِقُوا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ أَمْ هُمُ الْخَالِقُونَ ﴿۳۵﴾ أَمْ خَلَقُوا السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ ۚ بَل

لڑکے ان کے گرد پھریں گے گویا وہ موتی ہیں چھپا کر رکھے گئے اور ان میں ایک نے دوسرے کی طرف منہ کیا پوچھتے ہوئے بولے بیشک ہم اس سے پہلے اپنے گھروں میں سہمے ہوئے تھے تو اللہ نے ہم پر احسان کیا اور ہمیں لو کے عذاب سے بچا لیا بے شک ہم نے اپنی پہلی زندگی میں اس کی عبادت کی تھی بے شک وہی احسان فرمانے والا مہربان ہے تو اے محبوب تم نصیحت فرماؤ کہ تم اپنے رب کے فضل سے نہ کاہن ہو نہ مجنون یا کہتے ہیں یہ شاعر ہیں ہمیں ان پر حوادثِ زمانہ کا انتظار ہے تم فرماؤ انتظار کئے جاؤ میں بھی تمہارے انتظار میں ہوں کیا ان کی عقلیں انہیں یہی بتاتی ہیں یا وہ سرکش لوگ ہیں یا کہتے ہیں انہوں نے یہ قرآن بنا لیا بلکہ وہ ایمان نہیں رکھتے تو اس جیسی ایک بات تو لے آئیں اگر سچے ہیں کیا وہ کسی اصل سے نہ بنائے گئے یا وہی بنانے والے ہیں یا آسمان اور زمین انہوں نے پیدا کئے بلکہ

۱۔ یہ لڑکے جنتیوں کے نہ اپنے بیٹے ہوں گے نہ دنیا کے خدمتگار' بلکہ حوروں کی طرح جنت کی ایک مخلوق ہے جو اہل جنت کی خدمت کے لئے پیدا کی گئی' فرشتے ان کے علاوہ ہیں۔ بعض علماء فرماتے ہیں کہ کفار کے ناسمجھ بچے جو لڑکپن میں فوت ہو گئے وہ بھی جنتی لوگوں کے خدمتگار ہوں گے' اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ہر جنتی کو خدمتگار ملیں گے' خواہ ادنیٰ جنتی ہو خواہ اعلیٰ ۲۔ یعنی صاف ستھرے موتی کی طرح جو کسی کے چھونے سے میلا نہ ہوا ہو' ہر جنتی کو کم از کم ایک ہزار غلمان عطا ہوں گے' جو ان کی مختلف خدمتیں کریں گے' اعلیٰ جنتی کے خدام اور زیادہ ۳۔ یعنی جنتی ایک دوسرے سے اس کے دنیاوی اعمال پوچھیں گے کہ تم نے کیا نیکیاں کیں' یہ پوچھ کچھ اظہار نعمت کے لئے ہو گی' نہ کہ اپنی شیخی کے لئے' جیسا کہ آگے معلوم ہو رہا ہے ۴۔ اس سے تین باتیں معلوم ہوئیں' ایک یہ کہ جنتیوں کو ایک اپنے دنیاوی مشاغل یاد ہوں گے جن کا وہ تذکرہ کریں گے دوسرے یہ کہ خوف الٰہی تقویٰ کی جڑ ہے کہ نیکی کر کے بھی ڈرے' تیسرے یہ کہ دنیا کا خوف آخرت کی بے خوفی کا ذریعہ ہے ۵۔ یعنی ہم کو دنیا میں نیک اعمال کی توفیق بھی رب کی رحمت ہے پھر ان اعمال پر قائم رکھنا بھی اس کا فضل' پھر انہیں قبول فرما کر جنت دینا بھی اس کی مہربانی ۶۔ یعنی اس ہی نے اپنی مہربانی سے اپنی عبادت کی توفیق بخشی' یہ اس لئے کہا تا کہ معلوم ہو کہ اپنی عبادت پر ہم کو فخر نہیں بلکہ رب کی رحمت کا شکر ہے ۷۔ ساری مخلوق کو' کافروں کو ایمان کی مومنوں کو اعمال خیر کی' مطیعوں کو عرفان کی' غرضیکہ تمہاری نصیحت سے کوئی بے نیاز نہیں ۸۔ یعنی تمہاری غیبی خبریں کہانت سے نہیں بلکہ وحی سے ہیں' دیوانے کو اپنی بھی خبر نہیں ہوتی' تمہیں دونوں جہان کی خبر ہے' جس کی کوئی خبر نہ لے اس کی خبر آپ رکھتے ہیں یا مجنون کے معنی ہیں مستور یعنی چھپایا ہوا نہ حضور مخلوق سے چھپے ہیں نہ مخلوق حضور سے چھپی۔ مخلوق کیا چھپتی آپ سے تو خالق بھی نہ چھپا ۹۔ یہاں شاعر سے مراد آج کل کے عرفی شاعر نہیں یعنی اشعار اور منظوم کلام بنانے والا کیونکہ کبھی حضور نے شعر نہ فرمایا' بلکہ شاعر سے مردود ناول گو ہے' جو بات اس طرح بنا کر بیان کرے کہ سچی معلوم ہو' رب فرماتا ہے وَمَا عَلَّمْنَاهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنبَغِي لَهُ۔ ۱۰۔ کہ جیسے گزشتہ شاعروں کے نام دنیا سے مٹ گئے حضور کے بعد ان کا نام بھی چھپ جائے گا نعوذ باللہ۔ وہ تو ایسے سچے سورج ہیں کہ جس پر ان کی تجلی پڑ جائے' وہ زندہ جاوید بن جاوے' دیکھ لو حضور غوث پاک امام حسین رضی اللہ عنہما ۱۱۔ تم پر عذاب آئے گا' چنانچہ یہ بدباطن کفار حضور کی حیات شریف میں ہی بڑی ذلت و خواری سے مارے گئے ۱۲۔ یعنی اے محبوب آپ ان کی بکواس پر رنج نہ فرمائیں یہ سرکش و بے عقل ہیں اگر کچھ عقل

(بقیہ صفحہ ۸۳۷) رکھتے' تو اپنی ایک بات پر قائم رہتے انہیں خود اپنی بات پر بھی قرار نہیں' کبھی آپ کو شاعر کہتے ہیں کبھی مجنون' حالانکہ شاعر بڑا عاقل ہوتا ہے اور مجنوں بے عقل' تو ایسوں کی بکواس پر کیا رنج کرنا ۱۳۔ کیونکہ اللہ کی چیز کی پہچان یہ ہی ہے کہ اس کی مثل انسان سے نہ بن سکے' جیسے چاند و سورج یا چیونٹی و جگنو' لہٰذا جب قرآنی آیت تم سے نہ بن سکی تو مان لو یہ رب کا کلام ہے ۱۴۔ یعنی وہ خود سوچ لیں کہ اگر وہ خود بخود پیدا ہو گئے ہیں یا اپنے کو انہوں نے خود پیدا کر لیا ہو تب تو وہ کسی کی عبادت نہ کریں کہ کوئی ان کا خالق نہیں اور اگر انہیں کسی نے پیدا کیا ہے کوئی ان کا مالک و رازق ہے تو چاہیے کہ اپنے مالک و خالق کو پوجیں' سبحان اللہ کس

لَا يُوقِنُونَ ﴿۳۶﴾ أَمْ عِنْدَهُمْ خَزَائِنُ رَبِّكَ أَمْ هُمُ

انہیں یقین نہیں ۱ یا ان کے پاس تمہارے رب کے خزانے ہیں یا وہ

الْمُصَيْطِرُونَ ﴿۳۷﴾ أَمْ لَهُمْ سُلَّمٌ يَسْتَمِعُونَ فِيهِ فَلْيَأْتِ

کروڑے ہیں ۲ یا ان کے پاس کوئی زینہ ہے جس میں چڑھ کر سن لیتے ہیں ۳

مُسْتَمِعُهُمْ بِسُلْطَانٍ مُبِينٍ ﴿۳۸﴾ أَمْ لَهُ الْبَنَاتُ وَلَكُمُ

تو ان کا سننے والا کوئی روشن سند لائے۔ کیا اس کو بیٹیاں اور تم کو

الْبَنُونَ ﴿۳۹﴾ أَمْ تَسْأَلُهُمْ أَجْرًا فَهُمْ مِنْ مَغْرَمٍ مُثْقَلُونَ ﴿۴۰﴾

بیٹے ۴ یا تم ان سے کچھ اجرت مانگتے ہو تو وہ چٹی کے بوجھ میں دبے ہیں ۵

أَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُونَ ﴿۴۱﴾ أَمْ يُرِيدُونَ

یا ان کے پاس غیب ہیں جس سے وہ حکم لگاتے ہیں ۶ یا کسی داؤں کے ارادہ میں

كَيْدًا فَالَّذِينَ كَفَرُوا هُمُ الْمَكِيدُونَ ﴿۴۲﴾ أَمْ لَهُمْ إِلَٰهٌ

ہیں ۷ تو کافروں ہی پر داؤں پڑنا ہے ۸ یا اللہ کے سوا ان کا کوئی

غَيْرُ اللَّهِ سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿۴۳﴾ وَإِنْ يَرَوْا كِسْفًا

اور خدا ہے اللہ کو پاکی ان کے شرک سے ۹ اور اگر آسمان سے کوئی ٹکڑا

مِنَ السَّمَاءِ سَاقِطًا يَقُولُوا سَحَابٌ مَرْكُومٌ ﴿۴۴﴾ فَذَرْهُمْ

گرتا دیکھیں تو کہیں گے تہ بہ تہ بادل ہے ۱۰ تو تم انہیں چھوڑ دو

حَتَّىٰ يُلَاقُوا يَوْمَهُمُ الَّذِي فِيهِ يُصْعَقُونَ ﴿۴۵﴾ يَوْمَ

یہاں تک کہ وہ اپنے اس دن سے ملیں جس میں بے ہوش ہوں گے ۱۱ جس دن

لَا يُغْنِي عَنْهُمْ كَيْدُهُمْ شَيْئًا وَلَا هُمْ يُنْصَرُونَ ﴿۴۶﴾

ان کا داؤں کچھ کام نہ دے گا اور نہ ان کی مدد ہو ۱۲

وَإِنَّ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا عَذَابًا دُونَ ذَٰلِكَ وَلَٰكِنَّ

اور بے شک ظالموں کے لئے اس سے پہلے ایک عذاب ہے ۱۳ مگر ان میں

نفیس طریقہ سے سمجھایا گیا ہے ۱۵۔ یعنی یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی عبادت سے بے پرواہ کیسے ہو گئے آیا یہ لوگ خود بخود بن گئے ہیں' ان کا خالق کوئی نہیں' یا یہ لوگ آسمانوں اور زمین کے خود خالق ہیں' اگر خود خالق ہوں تو رب کے برابر ہو گئے پھر انہیں عبادت کی ضرورت نہیں' اور ان میں سے کوئی بات نہیں یعنی یہ خالق بھی نہیں اور غیر مخلوق بھی نہیں' بلکہ رب کی مخلوق ہیں تو انہیں اپنے خالق کی عبادت کرنی چاہیے۔

۱۔ رب کی خالقیت کا اگرچہ اس کا زبانی اقرار کرتے ہیں۔ معلوم ہوا کہ جس کا عمل قول کے مطابق نہ ہو وہ عمل جھوٹا ہے وہ رب کو خالق مان کر عبادت بتوں کی کرتے تھے' اس لئے ان سے یہ خطاب ہوا ہے ۲۔ یہ کلام ان کی اس بکواس کی تردید ہے کہ حضور نبی کیوں ہوئے ہم کیوں نہ ہوئے' فرمایا گیا کہ رب کے خزانے تمہارے پاس نہیں کہ تم جسے چاہو نبی بناؤ' رب مالک و مختار ہے جو نعمت جسے چاہے دے تم اعتراض کرنے والے کون ۳۔ اور سن کر کہتے ہیں کہ معاذ اللہ حضور کے بعد ان کا دین فنا ہو جائے گا ۴۔ عرب کے مشرک فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں بتاتے تھے' اور خود اپنے لئے لڑکی ناپسند کرتے تھے' حتیٰ کہ اگر لڑکی پیدا ہوتی' تو اسے زندہ دفن کر دیتے تھے' اس آیت میں اس کا ذکر ہے ۵۔ یہ آیت کفار کے اس کلام کی تردید ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سرداری و مالداری حاصل کرنے کے لئے نبوت کا دعویٰ فرما رہے ہیں' جواب دیا کہ اگر ان کی یہ غرض ہوتی تو وہ تبلیغ پر کوئی ٹیکس لگا دیتے اور تم سے اجرت طلب فرماتے' جب یہ نہیں ہے وہ تو دیتے ہیں کسی سے لیتے نہیں تو تمہاری یہ بکواس بھی غلط ہے ۶۔ یہ کفار کے اس بکواس کی تردید ہے کہ نہ قیامت ہو گی نہ سزا جزا' یعنی محبوب نے ان چیزوں کی خبر لوح محفوظ دیکھ کر اور وحی الٰہی کے ذریعہ دی' تم اس کی تردید کونسی وحی اور کونسا غیب جان کر کرتے ہو ۷۔ یعنی اے محبوب یہ لوگ صرف زبانی طور پر آپ کی مخالفت نہیں کرتے بلکہ دارالندوہ کمیٹی گھروں میں جمع ہو کر آپ کے قتل و ایذاء کی تدبیریں سوچتے ہیں ۸۔ رب نے اپنا وعدہ سچا کر دکھایا کہ برا چاہنے والے خود ہی ہلاک ہوئے حضور کا بال بیکا بھی نہ کر سکے' یعنی اے محبوب آپ کا حافظ و ناصر تو رب تعالیٰ ہے جو ان کے فریب سے آپ کو بچائے گا۔ ان کا مددگار کون ہے جس کی مدد سے وہ اللہ کا مقابلہ کر کے آپ کو قتل کریں۔ معلوم ہوا کہ حضور کا مقابلہ رب تعالیٰ کا مقابلہ ہے۔ ۹۔ اللہ تعالیٰ ان کے شرک سے پاک اس کے حبیب ان کے شر سے محفوظ۔ بلکہ جو ان حبیب کی پناہ میں آ جاوے وہ محفوظ ہو جاوے' پٹہ والے کتے کو کوئی نہیں مارتا ۱۰۔ معلوم ہوا کہ جب نصیب میں ایمان نہ ہو تو بڑے معجزہ سے بھی اسے ہدایت نہیں مل سکتی وہ جو کہتے تھے کہ آپ ہم پر آسمان کا ٹکڑا گرا دیں یہ اس کا جواب ہے ۱۱۔ اس آیت کی دو تفسیریں ہو سکتی ہیں' ایک یہ کہ اے محبوب کفار سے اس وقت تک جہاد نہ کرو جب تک آپ کو جہاد کا حکم نہ مل جائے' جس

أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿۴۷﴾ وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَإِنَّكَ

اکثر کو خبر نہیں ۱ اور اے محبوب تم اپنے رب کے حکم پر ٹھہرے رہو ۲

بِأَعْيُنِنَا وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ حِينَ تَقُومُ ﴿۴۸﴾ وَمِنَ

کہ بیشک تم ہماری نگہداشت میں ہو ۳ اور اپنے رب کی تعریف کرتے ہوئے اسکی پاکی بولو جب

اللَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَإِدْبَارَ النُّجُومِ ﴿۴۹﴾

تم کھڑے ہو ۴ اور کچھ رات میں اس کی پاکی بولو ۵ اور تاروں کے پیٹھ دیتے ۶

آیاتہا ۶۲	۵۳ سُورَةُ النَّجْمِ مَكِّيَّةٌ ۲۳	رکوعاتہا ۳

یہ سورت مکی ہے اس میں ۳ رکوع ۶۲ آیات ۳۶۰ کلمے ایک ہزار پانچ حروف ہیں (خزائن)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا

وَالنَّجْمِ إِذَا هَوَىٰ ﴿۱﴾ مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوَىٰ ﴿۲﴾

اس پیارے چمکتے تارے محمد کی قسم جب یہ معراج سے اترے ۷ تمہارے صاحب

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ﴿۳﴾ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ ﴿۴﴾

بہکے نہ بے راہ چلے ۸ اور وہ کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کرتے ۹ وہ تو نہیں مگر وحی

عَلَّمَهُ شَدِيدُ الْقُوَىٰ ﴿۵﴾ ذُو مِرَّةٍ فَاسْتَوَىٰ ﴿۶﴾ وَهُوَ

جو انہیں کی جاتی ہے ۱۰ انہیں سکھایا سخت قوتوں والے ۱۱ طاقتور نے ۱۲ پھر اس جلوہ نے

بِالْأُفُقِ الْأَعْلَىٰ ﴿۷﴾ ثُمَّ دَنَا فَتَدَلَّىٰ ﴿۸﴾ فَكَانَ قَابَ

قصد فرمایا، اور وہ آسمان بریں کے سب سے بلند کنارہ پر تھا ۱۳ پھر وہ جلوہ نزدیک ہوا ۱۴ پھر

قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَىٰ ﴿۹﴾ فَأَوْحَىٰ إِلَىٰ عَبْدِهِ مَا أَوْحَىٰ ﴿۱۰﴾

خوب اتر آیا ۱۵ تو اس جلوے اور اس محبوب میں دو ہاتھ کا فاصلہ رہا بلکہ اس سے بھی کم ۱۶ اب وحی

مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَأَىٰ ﴿۱۱﴾ أَفَتُمَارُونَهُ عَلَىٰ مَا يَرَىٰ ﴿۱۲﴾

فرمائی ۱۷ اپنے بندے کو ۱۸ جو وحی فرمائی ۱۹ دل نے جھوٹ نہ کہا جو دیکھا ۲۰ تو کیا تم ان سے ان کے دیکھے ہوئے پر جھگڑتے ہو ۲۱

(بقیہ صفحہ ۸۳۸) حکم سے ان کے ہوش اڑ جاویں' چھوڑنے سے مراد جہاد نہ کرنا' بے ہوشی کے دن سے مراد جہاد ہے یا بدر وغیرہ کے دن اس صورت میں یہ آیت منسوخ ہے' حکم جہاد کی آیات اس کی ناسخ' دوسرے یہ کہ آپ قیامت تک انہیں چھوڑے رہیے' ان سے بے تعلق رہیے' تب یہ آیت محکم ہے معلوم ہوا کہ حضور اپنے غلاموں کو ان کی زندگی میں مرے بعد تاقیامت کبھی نہیں چھوڑتے' کیونکہ چھوڑنا کفار کے لئے ہے ۱۲۔ یعنی جہادوں میں مسلمانوں کی مدد ہو گی فرشتوں وغیرہ سے' کفار کی مدد نہ ہو گی' یا قیامت قبر' نزع کے وقت ان کی مدد نہ ہو گی' مسلمانوں کی مدد انبیاء اولیاء کریں گے' جو کہے کہ میرا مددگار کوئی نہیں وہ اپنے کفر کا اقرار کر رہا ہے ۱۳۔ قیامت سے پہلے موت و قبر کا عذاب' اس آیت سے عذاب قبر ثابت ہے یا حکم جہاد سے پہلے سات سال کی قحط سالی کا عذاب جو مکہ کے کافروں پر آیا۔

۱۔ ان پر عذاب آنے والا ہے' جیسے ذبح سے پہلے بکروں کو خبر نہیں ہوتی کہ ہم ذبح ہونے والے ہیں ۲۔ حکم جہاد سے پہلے جہاد نہ کرو' اس صورت میں یہ آیت جہاد کی آیات سے منسوخ ہے یا کفار کو مہلت دینے پر رنج نہ فرماؤ ۳۔ آپ کو کفار کچھ نقصان نہ پہنچا سکیں گے' یا آپ ہماری حفاظت میں ہیں' آپ سے کوئی گناہ سرزد نہ ہو سکے گا' شیطان کی آپ تک پہنچ نہیں' یا اے محبوب آپ ہماری نگاہوں میں ہیں اور آپ کی ہر محبوبانہ ادا کو ہم محبت سے ملاحظہ فرما رہے ہیں' اس کی تفسیر وہ آیت ہے۔ یَرٰىكَ حِیْنَ تَقُوْمُ صوفیاء فرماتے ہیں کہ جو رب تعالیٰ کی نظر کرم میں آنا چاہے وہ محبوب کے قدم سے وابستہ ہو جائے محبوب کے کپڑوں و نعلین غرضیکہ اس کی ہر چیز کو محبت سے دیکھتا ہے' ان کے نوکروں چاکروں کو بھی ۴۔ اس سے اشارۃً معلوم ہوا کہ نماز کے اول سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ پڑھنی چاہیے اور جب سو کر اٹھو تو تسبیح پڑھو اور ہر مجلس سے اٹھتے وقت تسبیح و حمد بجالاؤ۔ کیونکہ کھڑا ہونا ان سب کو شامل ہے۔ ۵۔ یعنی تہجد کی نماز اور فجر کی سنتیں پڑھو' صوفیاء فرماتے ہیں کہ تہجد کی نماز معراج کی یاد ہے کہ معراج بھی آخر شب میں چپکے سے ہوئی کہ کسی انسان کو اطلاع نہ دی گئی' تو چاہیے کہ تہجد پڑھنے والا نہایت خاموشی سے بغیر کسی کو جگائے ادا کرے' اور فجر کی سنتیں کچھ اندھیرے میں پڑھے' پھر کچھ استغفار اور ذکر الٰہی کرے' اجالا ہونے پر فجر کے فرض پڑھے' جیسا کہ اِدْبَارَ النُّجُوْمِ سے معلوم ہوا ۶۔ یہ پہلی وہ سورت ہے جس کا حضور نے اعلان فرمایا' اور مشرکوں کے سامنے تلاوت فرمائی (خزائن العرفان) یہ سورت ماہ رمضان نبوت کے پانچویں سال نازل ہوئی اس سورت کو سن کر جن و انس مومن و کفار نے سجدہ کیا جس کا واقعہ مشہور ہے (روح) ۷۔ نجم سے مراد یا تارا ہے اور ھویٰ سے مراد غروب کی طرف مائل ہونا' یا نجم سے مراد زمین پر پھیلے ہوئے بیل بوٹے ہیں اور ھویٰ سے مراد ان کا جنبش کرنا ہے' یا نجم سے مراد حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور ھویٰ سے مراد ان کا معراج سے واپس آنا ہے' تیسرے معنی زیادہ قوی اور لذیذ ہیں کیونکہ آگے حضور ہی کا ذکر آ رہا ہے۔ (خزائن و خازن وغیرہ) ۸۔ صاحب کے معنی ہیں ساتھی' حضور کو سب کا ساتھی فرمایا' کیونکہ حضور جان کے' ایمان کے ساتھی ہیں' جہاں سب ساتھ چھوڑ دیں قبر و حشر وغیرہ میں حضور وہاں ساتھ ہیں' رب نے حضور سے دو چیزوں کی نفی فرمائی' ضلال اور غوی یعنی حضور کا قلب برے خیالات اور حضور کا قالب ناپسندیدہ افعال سے ہمیشہ ہی محفوظ رہا' رب فرماتا ہے۔ ضَالًّا فَهَدٰى یعنی اے محبوب ہم نے آپ کو عظیم الشان نشان ہدایت پایا تو آپ کے وسیلہ سے سب کو ہدایت دی ۹۔ یہ آیت پچھلی آیت کی دلیل ہے یعنی وہ بہک کیسے سکتے ہیں وہ فنافی

بقیہ صفحہ ۹۶۹ پر

وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰىۙ ﴿۱۳﴾ عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى ﴿۱۴﴾

اور انہوں نے تو وہ جلوہ دو بار دیکھا ۱؎ سدرۃ المنتہٰے کے پاس ۲؎

عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَاْوٰىؕ ﴿۱۵﴾ اِذْ یَغْشَى السِّدْرَةَ مَا یَغْشٰىۙ ﴿۱۶﴾

اس کے پاس جنت الماویٰ ہے ۳؎ جب سدرہ پر

مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَ مَا طَغٰى ﴿۱۷﴾ لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰیٰتِ رَبِّهِ

چھا رہا تھا جو چھا رہا تھا ۴؎ آنکھ نہ کسی طرف پھری نہ حد سے بڑھی ۵؎ بیشک اپنے رب کی بہت بڑی

الْكُبْرٰى ﴿۱۸﴾ اَفَرَءَیْتُمُ اللّٰتَ وَ الْعُزّٰىۙ ﴿۱۹﴾ وَ مَنٰوةَ الثَّالِثَةَ

نشانیاں دیکھیں ۶؎ تو کیا تم نے دیکھا لات اور عزیٰ اور اس تیسری

الْاُخْرٰى ﴿۲۰﴾ اَلَكُمُ الذَّكَرُ وَ لَهُ الْاُنْثٰى ﴿۲۱﴾ تِلْكَ اِذًا قِسْمَةٌ

منات کو ۷؎ کیا تم کو بیٹا اور اس کو بیٹی ۸؎ جب تو یہ سخت بھونڈی

ضِیْزٰى ﴿۲۲﴾ اِنْ هِیَ اِلَّاۤ اَسْمَآءٌ سَمَّیْتُمُوْهَاۤ اَنْتُمْ وَ

تقسیم ہے وہ تو نہیں مگر کچھ نام کہ تم نے اور تمہارے باپ دادا نے

اٰبَآؤُكُمْ مَّاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍؕ اِنْ یَّتَّبِعُوْنَ

رکھ لئے ہیں ۹؎ اللہ نے ان کی کوئی سند نہیں اتاری ۱۰؎ وہ تو نرے گمان

اِلَّا الظَّنَّ وَ مَا تَهْوَى الْاَنْفُسُۚ وَ لَقَدْ جَآءَهُمْ مِّنْ

اور نفس کی خواہشوں کے پیچھے ہیں ۱۱؎ حالانکہ بے شک انکے پاس ان کے

رَّبِّهِمُ الْهُدٰىؕ ﴿۲۳﴾ اَمْ لِلْاِنْسَانِ مَا تَمَنّٰىؗۖ ﴿۲۴﴾ فَلِلّٰهِ الْاٰخِرَةُ

رب کی طرف سے ہدایت آئی ۱۲؎ کیا آدمی کو مل جائے گا جو کچھ وہ خیال باندھے ۱۳؎ تو آخرت اور

وَ الْاُوْلٰى۠ ﴿۲۵﴾ وَ كَمْ مِّنْ مَّلَكٍ فِی السَّمٰوٰتِ لَا تُغْنِیْ شَفَاعَتُهُمْ

دنیا سب کا مالک اللہ ہی ہے ۱۴؎ اور کتنے ہی فرشتے ہیں آسمانوں میں کہ انکی سفارش کچھ کام

شَیْــٴًـا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ اَنْ یَّاْذَنَ اللّٰهُ لِمَنْ یَّشَآءُ وَ یَرْضٰى ﴿۲۶﴾

نہیں آتی مگر جب کہ اللہ اجازت دے دے جس کے لئے چاہے اور پسند فرمائے ۱۵؎

ا؎ یہاں دو بار سے مراد بار بار دیکھنا ہے۔ حضور، حضرت موسیٰ علیہ السلام کی عرض کرنے پر نمازیں کم کرنے کے لئے بار بار بارگاہ الٰہی میں حاضر ہوئے اور ہر بار رب کا جمال دیکھا۔ بلکہ آج رات موسیٰ علیہ السلام کی تمنا پوری ہوئی' طور والی آرزوئے دیدار آج بر آئی کہ آئینہ رخسار مصطفیٰ میں یار کے نظارے انہیں بھی میسر ہوئے اس لئے انہوں نے امت پر نمازیں کم کرانے کی آڑ اختیار کی' امت کا بہانہ تھا کام اپنا بنانا تھا ۲؎۔ حضور سدرۃ المنتہیٰ کے پاس یعنی اس سے بہت آگے گئے تھے' ایک بیری کا درخت ہے جس کی جڑ چھٹے آسمان پر ہے اور اس کی شاخیں ہر آسمان پر موجود ہیں بلندی میں ساتویں آسمان سے بھی دور ہے چونکہ فرشتے اور شہداء کی روحیں اس سے آگے نہیں بڑھتیں اس لئے اسے سدرۃ المنتہیٰ کہا جاتا ہے یہ جبرئیل علیہ السلام کا مقام ہے ۳؎۔ جو جنت کا ایک درجہ ہے جہاں آدم علیہ السلام کا قیام تھا (روح) ۴؎۔ یعنی اس سدرہ کو فرشتوں اور انوار نے گھیرا ہوا تھا مگر محبوب کسی طرف متوجہ نہ ہوئے ۵؎۔ اس سے معلوم ہوا کہ طاقت مصطفیٰ طاقت حضرت موسیٰ سے زیادہ ہے کہ موسیٰ علیہ السلام تجلی صفات دیکھ کر بے ہوش ہو گئے اور حضور نے رب کی ذات کو دیکھا نہ آنکھ جھپکی نہ دل گھبرایا یعنی محبوب رب کے دیدار کے طالب رہے نہ سدرہ دیکھا نہ وہاں کے انوار کے نظارے میں مشغول ہوئے' رب کے جویاں رہے اور جب رب کو دیکھا تو جھجکے نہیں ۶؎۔ حضور نے معراج کی شب صرف جمال الٰہی ہی نہ دیکھے بلکہ تمام فرشتے دیکھے' جنت دوزخ دیکھے ۷؎۔ یعنی اے مشرکو تم لات و عزیٰ وغیرہ بتوں کو دن رات دیکھتے ہو کیسے بے جان بے شعور ہیں' رب کو چھوڑ کر اس کے حبیب سے منہ موڑ کر ان کی پوجا کیوں کرتے ہو ۸؎۔ مشرکین عرب فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں کہتے تھے۔ اور خود لڑکیوں سے گھبراتے تھے بلکہ بعض لوگ انہیں زندہ دفن کر دیتے تھے' فرمایا گیا جو اپنے لئے پسند نہیں کرتے وہ خدا کے لئے تجویز کرتے ہو تمہاری عقل ماری گئی ہے ۹؎۔ یعنی جن بتوں کی تم پوجا کرتے ہو۔ یہ فقط وہمی چیز ہیں' آج کل ہندوؤں کے دیوتا اور بت بھی محض وہمیات کی پوٹ ہیں کہ کسی بت کا جسم انسان کا منہ پر سونڈ۔ کسی کے چوتڑ پر دم' ایسی مخلوق کبھی نہ ہوئی محض وہم کی گڑھت ہے افسوس ان مسلمانوں پر جو انہیں نبی ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں ۱۰؎۔ ایسی مخلوق کی کسی نبی نے خبر نہ دی ایسے ہی کرشن' گنیشن' ہنومان وغیرہ کا حال ہے کہ نہ کسی پیغمبر نے ان کی خبر دی نہ کسی آسمانی کتاب نے محض وہمی و خیالی صورتیں ہیں جو ہندوؤں کا خدا بن گئیں۔ ۱۱؎۔ یعنی یہ بت وہمی چیزیں ہیں ان کی پوجا نفس امارہ کی پیروی ہے ۱۲؎۔ ہدایت سے مراد حضور ہیں یا قرآن شریف ۱۳؎۔ یہاں انسان سے مراد مشرک ہے اور اس کی تمنا سے مراد بتوں کی شفاعت ہے یعنی ان کی یہ آرزو پوری نہ ہو گی۔ بت ان کی شفاعت نہ کریں گے ۱۴؎۔ جسے چاہے شفاعت کی اجازت دے اس نے شفاعت کی اجازت اپنے محبوب بندوں کو دی ہے نہ کہ بتوں کو ۱۵؎۔ معلوم ہوا کہ مومن کی شفاعت فرشتے بھی کریں گے' خیال رہے کہ سارے فرشتے اللہ کے پسندیدہ بندے ہیں مگر سارے انسان پسندیدہ نہیں' یہاں پسندیدہ کی قید انسانوں کے لئے ہے۔

ع ۵ ۵

اِنَّ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ لَیُسَمُّوْنَ الْمَلٰٓىِٕكَةَ

بے شک وہ جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ہیں ملائکہ کا نام عورتوں کا

تَسْمِیَةَ الْاُنْثٰى ﴿۲۷﴾ وَ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍؕ اِنْ یَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا

سا رکھتے ہیں ۱ اور انہیں اس کی کچھ خبر نہیں وہ تو نرے گمان کے پیچھے

الظَّنَّۚ وَ اِنَّ الظَّنَّ لَا یُغْنِیْ مِنَ الْحَقِّ شَیْــٴًـاۚ ﴿۲۸﴾ فَاَعْرِضْ

ہیں اور بے شک گمان یقین کی جگہ کچھ کام نہیں دیتا ۲ تو تم اس سے

عَنْ مَّنْ تَوَلّٰى ۙ۬ عَنْ ذِكْرِنَا وَ لَمْ یُرِدْ اِلَّا الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا ﴿۲۹﴾

منہ پھیر لو جو ہماری یاد سے پھرا ۳ اور اس نے نہ چاہی مگر دنیا کی زندگی ۴

ذٰلِكَ مَبْلَغُهُمْ مِّنَ الْعِلْمِؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ

یہاں تک ان کے علم کی پہنچ ہے بے شک تمہارا رب خوب جانتا ہے جو اس کی

عَنْ سَبِیْلِهٖ ۙ وَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اهْتَدٰى ﴿۳۰﴾ وَ لِلّٰهِ مَا فِی

راہ سے بہکا اور وہ خوب جانتا ہے جس نے راہ پائی ۵ اور اللہ ہی کا ہے جو

السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِۙ لِیَجْزِیَ الَّذِیْنَ اَسَآءُوْا بِمَا

کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں تاکہ برائی کرنے والوں کو ان کے کئے کا بدلہ

عَمِلُوْا وَ یَجْزِیَ الَّذِیْنَ اَحْسَنُوْا بِالْحُسْنٰىۚ ﴿۳۱﴾ اَلَّذِیْنَ

دے ۶ اور نیکی کرنے والوں کو نہایت اچھا صلہ عطا فرمائے ۷ وہ جو

یَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓىِٕرَ الْاِثْمِ وَ الْفَوَاحِشَ اِلَّا اللَّمَمَؕ اِنَّ رَبَّكَ

بڑے گناہوں ۸ اور بے حیائیوں سے بچتے ہیں ۹ مگر اتنا کہ گناہ کے پاس گئے اور رک گئے ۱۰

وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِؕ هُوَ اَعْلَمُ بِكُمْ اِذْ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ

بے شک تمہارے رب کی مغفرت وسیع ہے وہ تمہیں خوب جانتا ہے ۱۱ تمہیں مٹی سے پیدا کیا

وَ اِذْ اَنْتُمْ اَجِنَّةٌ فِیْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْۚ فَلَا تُزَكُّوْۤا اَنْفُسَكُمْؕ

اور جب تم اپنی ماؤں کے پیٹ میں حمل تھے تو آپ اپنی جانوں کو ستھرا نہ بتاؤ ۱۲ وہ خوب

۱۔ اب بھی ہندوؤں کے اکثر بتوں کے نام زنانہ ہیں، جن سے پتہ لگا کہ یہ بیماری ہمیشہ سے مشرکین میں چلی آئی ہے یعنی زن پرستی، ہندو تو اپنے ملک کو بھی عورت سمجھے ہوئے ہیں اسے بھارت ماتا کہتے ہیں۔ مشرکین عرب نے فرشتوں کے نام عورتوں کے سے رکھے ہوئے تھے اس آیت میں اس کا بیان ہے ۲۔ یعنی اللہ کے رسول کے فرمان کے مقابل ظن و تخمین حق نہیں بلکہ باطل ہے جیسے شیطان کا ظن حکم الٰہی کے مقابلہ میں اس کی ہلاکت کا باعث ہوا اور اگر ظن قیاس نص کے موافق ہو بالکل حق ہے رب فرماتا ہے۔ یَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ اور فرماتا ہے۔ لَوْلَاۤ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُوْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتُ بِاَنْفُسِهِمْ خَیْرًا لہٰذا یہ آیت غیر مقلدوں کی دلیل نہیں بن سکتی قیاس کے انکار کے لئے ۳۔ یعنی اے محبوب مشرکوں سے بے توجہ اور بے تعلق ہو جاؤ معلوم ہوا کہ حضور مومن سے کبھی بے توجہ اور بے تعلق نہیں ہوتے اگرچہ وہ کیسا ہی گنہگار ہو ۴۔ یعنی مشرکین نہ آخرت کو مانتے ہیں نہ وہاں کی تیاری کرتے ہیں، ان کی ہر کوشش دنیا کے لئے ہے ان کی بیماری لا علاج ہے ان کے علاج کی کوشش نہ کرو ۵۔ معلوم ہوا کہ ایک ہی عمل کی جزائیں مختلف ہو نگیں جیسی عامل کی نیت ویسی جزاء ۶۔ یہاں برائی عام ہے دل کی برائی اور ہے بدنی برائی کچھ اور یعنی ہم بد عقیدہ کو بھی سزا دیں گے اور بد عمل کو بھی، غافل کو بھی ایسے ہی نیک عقیدہ نیک کار کو اعلیٰ درجہ کی جزا دیں گے ۷۔ حسنیٰ سے مراد جنت ہے یا وہاں کی نعمتیں یا رب کی رضا اور اس کا دیدار یا حضور کا قرب اس حسنیٰ میں بہت گنجائش ہے۔ ۸۔ بڑے گناہ وہ ہیں جن کی سزا شریعت نے مقرر کی خواہ دنیا میں یا آخرت میں، نیز گناہ صغیرہ ہمیشہ کرنا گناہ کبیرہ ہے، اس آیت سے معلوم ہوا کہ اگر بندہ گناہ کبیرہ سے بچتا رہے تو اللہ تعالیٰ گناہ صغیرہ معاف فرما دیتا ہے ۹۔ خیال رہے کہ ہر فحش گناہ ہے مگر ہر گناہ فحش نہیں فحش گناہ وہ جسے عقل انسانی برا سمجھے اور اس سے غیرت کرے، جیسے چوری زنا وغیرہ بعض نے فرمایا کہ فاحشہ وہ گناہ ہے جس پر شریعت نے حد مقرر فرمائی ۱۰۔ یہ رک جانا خدا کے خوف سے ہو، اس رک جانے کا بڑا درجہ ہے، رب فرماتا ہے وَ لِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ ۱۱۔ یہ آیت ان لوگوں کے متعلق نازل ہوئی جو اپنی نیکیوں پر فخر کرتے تھے اور فخریہ کہتے تھے کہ ہماری نمازیں ایسی ہیں ہمارے روزے ایسے ہم ایسے ۱۲۔ یعنی ابھی تمہیں کیا خبر کہ تمہارا انجام کیا ہو گا اور تم کس فہرست میں ہو دوزخیوں کی یا جنتیوں کی لہٰذا شیخی کیوں مارتے ہو

هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى ﴿۳۲﴾ اَفَرَءَيْتَ الَّذِىْ تَوَلّٰى ﴿۳۳﴾ وَاَعْطٰى

جانتا ہے جو پرہیزگار ہیں [1] تو کیا تم نے دیکھا جو پھر گیا [2] اور کچھ تھوڑا سا دیا

قَلِيْلًا وَّاَكْدٰى ﴿۳۴﴾ اَعِنْدَهٗ عِلْمُ الْغَيْبِ فَهُوَ يَرٰى ﴿۳۵﴾

اور روک رکھا [3] کیا اس کے پاس غیب کا علم ہے تو وہ دیکھ رہا ہے [4]

اَمْ لَمْ يُنَبَّاْ بِمَا فِىْ صُحُفِ مُوْسٰى ﴿۳۶﴾ وَاِبْرٰهِيْمَ الَّذِىْ

کیا اسے اس کی خبر نہ آئی جو صحیفوں میں ہے موسیٰ کے [5] اور ابراہیم کے جو احکام

وَفّٰۤى ﴿۳۷﴾ اَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ﴿۳۸﴾ وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ

پورے بجا لایا [6] کہ کوئی بوجھ اٹھانے والی جان دوسری کا بوجھ نہیں اٹھاتی [7] اور یہ کہ آدمی نہ پائے

اِلَّا مَا سَعٰى ﴿۳۹﴾ وَاَنَّ سَعْيَهٗ سَوْفَ يُرٰى ﴿۴۰﴾ ثُمَّ يُجْزٰىهُ

گا مگر اپنی کوشش [8] اور یہ کہ اس کی کوشش عنقریب دیکھی جائیگی [9] پھر اس کا بھرپور

الْجَزَآءَ الْاَوْفٰى ﴿۴۱﴾ وَاَنَّ اِلٰى رَبِّكَ الْمُنْتَهٰى ﴿۴۲﴾ وَاَنَّهٗ هُوَ

بدلہ دیا جائے گا [10] اور یہ کہ بے شک تمہارے رب ہی کی طرف انتہا ہے [11] اور یہ کہ وہی

اَضْحَكَ وَاَبْكٰى ﴿۴۳﴾ وَاَنَّهٗ هُوَ اَمَاتَ وَاَحْيَا ﴿۴۴﴾ وَاَنَّهٗ خَلَقَ

ہے جس نے ہنسایا اور رلایا [12] اور یہ کہ وہی ہے جس نے مارا اور جلایا [13] اور یہ کہ اسی نے دو

الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى ﴿۴۵﴾ مِنْ نُّطْفَةٍ اِذَا تُمْنٰى ﴿۴۶﴾

جوڑے بنائے نر اور مادہ [14] نطفہ سے جب ڈالا جائے [15]

وَاَنَّ عَلَيْهِ النَّشْاَةَ الْاُخْرٰى ﴿۴۷﴾ وَاَنَّهٗ هُوَ اَغْنٰى وَاَقْنٰى ﴿۴۸﴾

اور یہ کہ اسی کے ذمہ ہے پچھلا اٹھانا [16] اور یہ کہ اسی نے غنیٰ دی اور قناعت

وَاَنَّهٗ هُوَ رَبُّ الشِّعْرٰى ﴿۴۹﴾ وَاَنَّهٗۤ اَهْلَكَ عَادَا ࣙنِ الْاُوْلٰى ﴿۵۰﴾

دی [17] اور یہ کہ وہی ستارہ شعریٰ کا رب ہے اور یہ کہ اسی نے پہلی عاد کو ہلاک فرمایا [18]

وَثَمُوْدَا۟ فَمَاۤ اَبْقٰى ﴿۵۱﴾ وَقَوْمَ نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُ اِنَّهُمْ كَانُوْا

اور ثمود کو تو کوئی باقی نہ چھوڑا [19] اور ان سے پہلے نوح کی قوم کو [20] بے شک وہ ان سے

۱۔ اس ہی کا جاننا کافی ہے تم اپنے تقویٰ طہارت کا لوگوں میں کیوں اعلان کرتے ہو' لطف تو جب ہے کہ بندہ کہے کہ میں گنہگار ہوں' رب کہے یہ پرہیزگار ہے جیسے ابوبکر صدیق ۲۔ (شان نزول) یہ آیت ولید بن مغیرہ کے متعلق نازل ہوئی جو پہلے اسلام کی طرف مائل تھا۔ یا مسلمان ہو گیا تھا مشرکوں نے اسے عار دلائی کہ تو باپ دادوں کے دین سے پھر گیا۔ مغیرہ بولا کہ عذاب الٰہی کے خوف سے پہلے میں نے حضور کا اتباع کیا وہ بولے کہ تو اسلام سے پھر جا اور اتنا مال ہم کو دے تو تیرا عذاب ہم اپنے ذمہ لے لیں گے' اس سے ولید مرتد ہو گا۔ اور کچھ تھوڑا مال دیا باقی سے انکار کر دیا (خزائن و روح) خیال رہے کہ اس وقت قتل مرتد کے احکام نہیں آئے تھے ۳۔ بعض علماء نے فرمایا کہ یہ آیات ابوجہل یا عاص ابن وائل کے متعلق نازل ہوئیں جو اسلام کی بعض باتوں کو کسی وقت اچھا کہتے تھے پھر اس سے برگشتہ ہو جاتے تھے' تب آیات کے معنی یہ ہوں گے کہ اس بدنصیب نے تھوڑا اقرار کیا پھر اس سے پھر گیا ۴۔ اور عالم آخرت کے احوال دیکھ کر کہہ رہا ہے کہ آخرت میں میرا بوجھ فلاں اٹھا لے گا۔ ۵۔ اس سے مراد یا توریت شریف کی تختیاں ہیں یا موسیٰ علیہ السلام کے صحیفے جو رسالوں کی طرح ان پر نازل ہوئے ۶۔ یعنی ابراہیم علیہ السلام رب کے وفادار دوست ہیں کہ رب نے جو حکم دیا وہ بجا لائے جیسے فرزند کا ذبح اور اپنے آپ کو آگ نمرود میں پیش کر دینا' یعنی ابراہیم علیہ السلام کے صحیفوں میں بھی وہ مضمون ہے جو آگے آ رہا ہے ۷۔ نہ دنیا میں نہ آخرت میں اس طرح کہ مجرم کے جرم کا بدلہ دوسرے کو دیا جائے مجرم چھوٹ جائے' ابراہیم علیہ السلام سے پہلے لوگ کسی کو دوسرے کے گناہ پر بھی پکڑ لیتے تھے' کہ قاتل کی بجائے اس کے بیٹے یا بھائی کو قتل کر دیتے تھے' ابراہیم علیہ السلام نے اس کی ممانعت فرمائی (دیکھو تفسیر خزائن العرفان) ۸۔ یعنی فرائض بدنی دوسروں کی طرف سے ادا نہیں ہو سکتے' سعی سے اس ہی طرف اشارہ کیا گیا' ورنہ اپنی نیکیوں کا ثواب دوسرے کو بخش دینا جائز ہے بہت سی احادیث میں وارد ہے۔ یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ اپنی ملک اپنے اعمال ہی ہیں اس طرح کہ للانسان میں لام ملکیت کا ہو' لہٰذا دوسروں کے ثواب بھیجنے کی امید پر نیکی نہ چھوڑو۔ بعض نے فرمایا انسان سے مراد کافر ہے مطلب یہ ہے کہ کافر کے لئے ایصال ثواب درست نہیں ۹۔ یعنی نیک اعمال کی تحقیق فرمائی جائے گی کہ اخلاص سے کئے یا ریا سے اور کون عمل کس درجہ کا ہے' اور اس کی جزا کیا ہونی چاہیے' یہ تحقیقات فرشتوں کے ذمہ ہے یا معنی یہ ہیں کہ دکھائی جائیں گی اس طرح کہ بندہ اپنے کام قبر میں محشر میں جنت میں دیکھے گا۔ نامہ اعمال میں ان کی تحریر دیکھے گا۔ اور خود اعمال کو اچھی بری شکلوں میں ملاحظہ کرے گا ۱۰۔ اس طرح کہ گناہ کے بدلہ میں زیادتی نہ کی جائے گی۔ نیکی کے بدلہ میں کمی نہ ہو گی لہٰذا یہ آیت گناہوں کی معافی اور ثواب میں زیادتی کے خلاف نہیں ۱۱۔ اس طرح کہ آخرت میں سب کو رب کی طرف جانا ہے کسی کو خوشی خوشی کسی کو مجبوراً" ۱۲۔ یعنی اللہ تعالیٰ ہی جسے چاہے خوش کرے جسے چاہے غمگین کرے' صوفیاء فرماتے ہیں کہ رب غافل کو دنیا میں ہنساتا ہے آخرت میں رلائے گا۔ یا قیامت میں جنتی کو ہنسائیگا دوزخی کو رلائیگا یا بادل کو رلاتا ہے چمن کو ہنساتا ہے یا مخلص کو بشارت سے ہنساتا ہے ڈرا کر رلاتا ہے یا عارفین کے دل ہنساتا ہے آنکھ کو رلاتا ہے اور بھی اس کی بہت تفسیریں ہیں ۱۳۔ یعنی دنیا میں موت دیتا ہے آخرت میں زندگی بخشے گا یا تمہارے باپ دادوں کو موت دی اور تمہیں زندگی بخشی جس سے تم ان کی جائیداد کے مالک بنے یا کفار کو کفر کی موت دی' مومن کو ایمان کی زندگی بخشی یا عارفوں کے دل اپنے مشاہدے سے زندہ

(بقیہ صفحہ ۸۴۲) کئے غافلوں کے دل مردہ فرمادیئے' یا بعض محبوبوں کے دل زندہ کئے نفس امارہ مار دیئے' اور بھی بہت تفسیریں ہیں ۱۴۔ انسان اور دیگر حیوانات کے ۱۵۔ یعنی اس کی قدرت ہے کہ سانچہ ایک ہے مگر اس میں بننے والے برتن مختلف ہیں کہ ایک رحم ایک ہی نطفہ مگر کبھی اس سے لڑکا بنتا ہے کبھی لڑکی۔ (سبحان اللہ) ۱۶۔ چونکہ رب تعالیٰ نے قیامت میں زندہ فرمانے کا وعدہ فرمالیا ہے تو یہ اس کے ذمہ کرم پر ضروری اور لازم ہو گیا یہ وجوب خود اس کا اپنا ہے ۱۷۔ یعنی امیروں کو غنا' فقیروں کو صبر و قناعت بخشی یا اپنے محبوبوں کا دل غنی بنایا اور ظاہری قناعت عطا فرمائی' بعض امیروں کو غنا کے ساتھ قناعت بھی دی' ہوس سے بچایا ۱۸۔ قوم عاد دو ہیں

هُمْ اَظْلَمَ وَاَطْغٰى ﴿۵۲﴾ وَالْمُؤْتَفِكَةَ اَهْوٰى ﴿۵۳﴾ فَغَشّٰىهَا مَا غَشّٰى ﴿۵۴﴾

بھی ظالم اور سرکش تھے ۲ اور اس نے الٹنے والی بستی کو نیچے گرایا ۳ تو اس پر چھایا جو کچھ چھایا ۴

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكَ تَتَمَارٰى ﴿۵۵﴾ هٰذَا نَذِیْرٌ مِّنَ النُّذُرِ الْاُوْلٰى ﴿۵۶﴾

تو اے سننے والے اپنے رب کی کون سی نعمتوں میں شک کرے گا ۵ یہ ایک ڈر سنانے والے

اَزِفَتِ الْاٰزِفَةُ ﴿۵۷﴾ لَیْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ كَاشِفَةٌ ﴿۵۸﴾

ہیں اگلے ڈرانے والوں کی طرح ۶ پاس آئی پاس آنے والی ۷ اللہ کے سوا اس کا کوئی کھولنے

اَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِیْثِ تَعْجَبُوْنَ ﴿۵۹﴾ وَتَضْحَكُوْنَ وَلَا تَبْكُوْنَ ﴿۶۰﴾

والا نہیں ۸ تو کیا اس بات سے تم تعجب کرتے ہو ۹ اور ہنستے ہو اور روتے نہیں ۹

وَاَنْتُمْ سٰمِدُوْنَ ﴿۶۱﴾ فَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ وَاعْبُدُوْا ﴿۶۲﴾ السجدة

اور تم کھیل میں پڑے ہو تو اللہ کے لئے سجدہ اور اسکی بندگی کرو ۱۰

اٰیَاتُهَا ۵۵	۵۴ سُوْرَةُ الْقَمَرِ مَكِّیَّةٌ ۳۷	رُكُوْعَاتُهَا ۳

یہ سورت مکی ہے اس میں ۳ رکوع ۵۵ آیات ۳۴۲ کلمے ۱۴۲۳ حروف ہیں (خزائن)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحم والا

اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ﴿۱﴾ وَاِنْ یَّرَوْا اٰیَةً یُّعْرِضُوْا

پاس آئی قیامت ۱۱ اور شق ہو گیا چاند ۱۲ اور اگر دیکھیں کوئی نشانی تو منہ پھیرتے

وَیَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ ﴿۲﴾ وَكَذَّبُوْا وَاتَّبَعُوْۤا اَهْوَآءَهُمْ

اور کہتے ہیں یہ تو جادو ہے چلا آتا ۱۳ اور انہوں نے جھٹلایا اور اپنی خواہشوں کے پیچھے

وَكُلُّ اَمْرٍ مُّسْتَقِرٌّ ﴿۳﴾ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مِّنَ الْاَنْۢبَآءِ مَا فِیْهِ

ہوئے ۱۴ اور ہر کام قرار پا چکا ہے ۱۵ اور بیشک انکے پاس وہ خبریں آئیں ۱۶ جن میں کافی

مُزْدَجَرٌ ﴿۴﴾ حِكْمَةٌۢ بَالِغَةٌ فَمَا تُغْنِ النُّذُرُ ﴿۵﴾ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ

روک تھی ۱۷ انتہا کو پہنچی ہوئی حکمت ۱۸ پھر کیا کام دیں ڈر سنانے والے تو تم ان سے منہ پھیر لو ۱۹

پہلی عاد جن کے نبی حضرت ہود علیہ السلام تھے نوح علیہ السلام کے بعد سب سے پہلے یہ ہلاک ہوئے' تیز آندھی سے' یہ عاد ابن ارم کی اولاد تھے' دوسری عاد موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں تھی جن سے آپ نے مقام اریحا میں جنگ کی (روح) ان کے واقعات پہلے ذکر ہو چکے ۱۹۔ یہ صالح علیہ السلام کی قوم ہے جو حضرت جبریل کی چیخ سے ہلاک ہوئی' اس میں کوئی باقی نہ بچا' ان کے صرف قصے رہ گئے ۲۰۔ یعنی قوم نوح قوم عاد و ثمود سے پہلے ہلاک ہو چکی تھی۔ خیال رہے کہ سب سے پہلے قوم نوح ہلاک ہوئی غرق ہو کر۔

۱۔ کیونکہ انہوں نے ساڑھے نو سو برس نوح علیہ السلام کو ستایا . اور انہیں انتہائی دکھ دیئے' کئی بار آپ کو مردہ سمجھ کر چھوڑا (روح) ۲۔ یعنی لوط علیہ السلام کی قوم جن کی بستیوں کو حضرت جبریل علیہ السلام نے الٹ دیا تھا۔ اس لئے ان بستیوں کو موتفکہ کہتے ہیں ۳۔ کہ ان پر اتنے پتھر برسائے کہ زمین ڈھک گئی۔ اس لئے غشا فرمایا ۴۔ اس میں مسلمانوں کے لئے خطاب ہے یعنی ان قوموں کو ہلاک کیا' تمہیں اپنے محبوب کی غلامی نصیب کرکے دین و دنیا کی نعمتوں سے نوازا ۵۔ یہ قرآن شریف اگلی کتابوں کی طرح ڈرانے والا ہے یا یہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اگلے رسولوں کی طرح نذیر ہیں۔ معلوم ہوا کہ اصل دین میں تمام رسول برابر ہیں' مسائل فرعیہ میں آپس میں مختلف ہیں ۶۔ یعنی قیامت قریب آگئی کیونکہ آخری رسول اور آخری کتاب آچکی اب قیامت ہی کا انتظار کرو ۷۔ یعنی قیامت کی مصیبت اللہ تعالیٰ ہی دور کر سکتا ہے ۸۔ یہاں تعجب سے انکار کا تعجب مراد ہے جو کفر ہے یعنی اے کافرو تم قرآن سے تعجب کرتے ہوئے منکر کیوں ہوتے ہو کہ اللہ نے انسان کو نبی کیسے بنا دیا ۹۔ معلوم ہوا کہ قرآن سن کر رونا محبوبوں کا طریقہ ہے' اس پر ہنسنا کفار کی علامت ۱۰۔ بندگی سے مراد نماز ہے' اس سے معلوم ہوا کہ یہاں سجدے سے مراد نماز کا سجدہ نہیں اسی لئے اس آیت پر سجدۂ تلاوت واجب ہے ۱۱۔ اس طرح کہ قیامت کی بڑی نشانی شق القمر ظاہر ہو گئی۔ ۱۲۔ اس آیت میں حضور کے ایک بڑے معجزۂ شق القمر کا ذکر ہے اِس کا مفصل واقعہ ہماری کتاب شان حبیب الرحمٰن میں دیکھو۔ مختصر یہاں عرض کر دیتے ہیں کہ علامہ احمد خرپوتی نے شرح قصیدہ بردہ میں فرمایا کہ ابوجہل نے اپنے یمنی دوست حبیب یمنی کو بلایا تاکہ وہ مکہ والوں کو اسلام سے روکنے میں اس کی مدد کرے حبیب مکہ معظمہ آیا تو ابوجہل نے حضور کی بہت شکایتیں کیں' اس نے کہا کہ اچھا میں ان سے بھی مل کر دریافت کر لوں' حضور کی خدمت میں قاصد بھیجا کہ میں یمن سے آیا ہوں فلاں جگہ سرداران قریش کے ساتھ بیٹھا ہوں آپ سے ملنا چاہتا ہوں یہ رات کا وقت ہے چودھویں شب تھی' حضور تشریف لے گئے' حبیب نے حضور سے دریافت کیا کہ آپ کیا دعوت دیتے ہیں' حضور نے فرمایا اللہ کی توحید اور اپنی رسالت کی۔ حبیب بولا کہ آپ کے پاس معجزہ کیا ہے تو فرمایا جو تو چاہے'

(بقیہ صفحہ ۸۴۳) حبیب نے کہا کہ میں دو معجزے چاہتا ہوں ایک یہ کہ آپ چاند چیر دیں' دوسرا مطالبہ پھر عرض کروں گا حضور نے فرمایا کہ اچھا صفا پہاڑ پر چل' حبیب مع تمام سرداران قریش کے حضور کے ساتھ صفا پر گئے۔ حضور نے چاند کی طرف انگلی سے اشارہ کیا' چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے' اور ان ٹکڑوں میں اتنا فاصلہ ہو گیا کہ ایک ٹکڑا پہاڑ کے اس طرف دوسرا اس طرف' بہت دیر کے بعد خوب دیکھا کر پھر جو اشارہ کیا تو دونوں ٹکڑے مل گئے' حضور نے پوچھا حبیب دوسرا مطالبہ کر وہ بولا کہ حضور خود معلوم کرلیں کہ میرے دل میں کیا ہے تب سرکار نے فرمایا کہ تیرے ایک لڑکی ہے لنگڑی' لولی' اندھی' بہری جوان ہو چکی ہے' تو چاہتا ہے کہ یا تو اسے

يَوْمَ يَدْعُ الدَّاعِ إِلَىٰ شَيْءٍ نُّكُرٍ ۝٦ خُشَّعًا أَبْصَارُهُمْ

جس دن بلانے والا ایک سخت بے پہچانی بات کی طرف بلائے گا۱ نیچی آنکھیں کئے ہوئے

يَخْرُجُونَ مِنَ الْأَجْدَاثِ كَأَنَّهُمْ جَرَادٌ مُّنتَشِرٌ ۝٧

قبروں سے نکلیں گے گویا وہ ٹڈی ہیں پھیلی ہوئی۲

مُّهْطِعِينَ إِلَى الدَّاعِ ۖ يَقُولُ الْكَافِرُونَ هَٰذَا يَوْمٌ عَسِرٌ ۝٨

بلانے والے کی طرف لپکتے ہوئے۳ کافر کہیں گے یہ دن سخت ہے۴

كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ فَكَذَّبُوا عَبْدَنَا وَقَالُوا مَجْنُونٌ

ان سے پہلے نوح کی قوم نے جھٹلایا تو ہمارے بندہ کو جھوٹا بتایا اور بولے وہ مجنون ہے

وَازْدُجِرَ ۝٩ فَدَعَا رَبَّهُ أَنِّي مَغْلُوبٌ فَانتَصِرْ ۝١٠ فَفَتَحْنَا

اور اسے جھڑکا۵ تو اس نے اپنے رب سے دعا کی۶ کہ میں مغلوب ہوں تو میرا بدلہ لے۷

أَبْوَابَ السَّمَاءِ بِمَاءٍ مُّنْهَمِرٍ ۝١١ وَفَجَّرْنَا الْأَرْضَ عُيُونًا

تو ہم نے آسمان کے دروازے کھول دیئے زور کے بہتے پانی سے۸ اور زمین چشمے کرکے بہا

فَالْتَقَى الْمَاءُ عَلَىٰ أَمْرٍ قَدْ قُدِرَ ۝١٢ وَحَمَلْنَاهُ عَلَىٰ ذَاتِ

دی۹ تو دونوں پانی مل گئے۱۰ اس مقدار پر جو مقدر تھی۱۱ اور ہم نے نوح کو سوار کیا تختوں

أَلْوَاحٍ وَدُسُرٍ ۝١٣ تَجْرِي بِأَعْيُنِنَا جَزَاءً لِّمَن كَانَ كُفِرَ ۝١٤

اور کیلوں والی پر۱۲ کہ ہماری نگاہ کے روبرو بہتی۱۳ اسکے صلہ میں جس کے ساتھ کفر کیا گیا تھا

وَلَقَد تَّرَكْنَاهَا آيَةً فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ ۝١٥ فَكَيْفَ كَانَ

۱۴ اور ہم نے اسے نشانی چھوڑا تو ہے کوئی دھیان کرنے والا۱۵ تو کیسا ہوا میرا عذاب

عَذَابِي وَنُذُرِ ۝١٦ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ

اور میری دھمکیاں اور بیشک ہم نے قرآن یاد کرنے کے لئے آسان فرما دیا۱۶ تو ہے

مِن مُّدَّكِرٍ ۝١٧ كَذَّبَتْ عَادٌ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنُذُرِ ۝١٨

کوئی یاد کرنے والا۱۷ عاد نے جھٹلایا۱۸ تو کیسا ہوا میرا عذاب اور میرے ڈر دلانے کے فرمان

شفا ہو جائے یا مر جائے' جا اسے شفا ہو گئی اور تو یہاں کلمہ پڑھ لے حبیب اور بہت سے لوگ ایمان لے آئے' ابوجہل نے کہا یہ سب جادو ہے۔ ۱۳۔ یعنی پچھلے نبیوں نے بھی جادو ہی کئے تھے' اور حضور بھی جادو ہی کرتے ہیں حالانکہ جادو کبھی آسمان پر نہیں چلتا اور جادو میں نظربندی ہوتی ہے حقیقت کچھ نہیں ہوتی ۱۴۔ یعنی ان ضدی کفار نے چاند چرتے دیکھ کر بھی حضور پر ایمان قبول نہ کیا جادو بتایا حالانکہ باہر کے آنے والے لوگوں نے بھی خبر دی کہ ہم نے فلاں شب چاند چرا دیکھا مگر یہ جادو ہی کہتے رہے محض خواہش نفسانی سے ۱۵۔ یعنی جس کے کفر پر مرنے کا ارادہ ہو چکا وہ کسی معجزے سے ایمان نہیں لا سکتا' یا دین اسلام کا غلبہ ضرور ہو گا۔ اس کا وقت مقرر ہے کفار کچھ بھی کہیں' ٹل نہیں سکتا ۱۶۔ اس سے دو مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ شریعت میں مشہور خبر کا اعتبار ہے کیونکہ عرب میں گزشتہ قوموں کی ہلاکت مشہور تھی ان کے مقامات بھی مشہور تھے دوسرے یہ کہ گزشتہ لوگوں کے حالات معلوم کرنا ان سے عبرت حاصل کرنا اچھا ہے لہٰذا تاریخ اچھا فن ہے ۱۷۔ یعنی کفار مکہ کو پچھلی امتوں کی تباہی کے حالات معلوم تھے اگر ان پر غور کر لیتے تو نبی کا انکار نہ کرتے مگر غور نہیں کرتے ۱۸۔ یعنی قرآن کریم انتہائی فصیح' بلیغ' حکیمانہ تعلیم پر مشتمل ہے لیکن جس کے نصیب میں ایمان نہ ہو اسے کیسے ملے ۱۹۔ یعنی ان کے کفر پر رنج نہ کرو اس صورت میں یہ آیت محکم ہے یا ان پر جہاد نہ کرو اس صورت میں یہ حکم جہاد سے منسوخ ہے۔

۱۔ اس طرح کہ اسرافیل علیہ السلام بیت المقدس کے صخرہ پر کھڑے ہو کر مردوں کو پکاریں گے جس سے سب جی اٹھیں گے ۲۔ بے شمار مخلوق ہر طرف سے ایسی دوڑے گی جیسے ٹڈی دل آتا ہے ۳۔ اس آواز کی طرف بھاگتے ہوں گے ۴۔ یعنی میدان محشر کی طرف چلتے ہوئے اپنے دل میں کفار یہ کہیں گے کیونکہ اس وقت منہ سے کوئی نہ بولے گا' اس سے معلوم ہوا کہ قیامت کا دن کافروں پر بھاری ہو گا مومنوں پر ہلکا' کفار گھبرائیں گے مومن صالح خوش ہوں گے رب فرماتا ہے۔ وَهُم مِّن فَزَعٍ يَوْمَئِذٍ آمِنُونَ ۵۔ نوح علیہ السلام کو ڈرایا دھمکایا کہ اگر تم نے تبلیغ بند نہ کی تو ہم تم کو قتل کر دیں گے وغیرہ ۶۔ بہت عرصہ صبر کرنے کے بعد لہٰذا یہاں ف صرف بعدیت کے لئے ہے فوراً کے لئے نہیں یا دھمکانے سے ان کا آخری دھمکانا مراد ہے' بہرحال آیت پر اعتراض نہیں ۷۔ اس سے دو مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ کفار کی ہلاکت کی دعا کرنا سنت انبیاء ہے دوسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ بغیر کسی مقبول بارگاہ کے ستائے دنیا میں عذاب نہیں بھیجتا فرماتا ہے۔ وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتَّىٰ نَبْعَثَ رَسُولًا ۸۔ جو مسلسل چالیس دن تک برستا رہا' ایک منٹ کے لئے بھی نہ رکا ۹۔ یعنی زمین بجائے پانی نگلنے کے اگلنے لگی اور ساری زمین پانی کا چشمہ بن گئی کہ ہر جگہ سے پانی ابلتا تھا ۱۰۔ آسمان و زمین کے پانی اس طرح مل گئے کہ زمین کا پانی پہاڑوں سے اوپر چڑھ کر بادل کے قریب پہنچ گیا ۱۱۔ پانی

(بقیہ صفحہ ۸۴۴) چڑھنے کی جو حد ارادۂ الٰہی میں مقرر تھی وہاں تک پہنچ گیا ۱۲۔ معلوم ہوا کہ نجات میں نوح علیہ السلام اصل تھے' اور باقی مومن ان کے طفیل' آپ کشتی کے موجد ہیں آپ نے یہ کشتی ساگوان لکڑی کی بنائی تھی ۱۳۔ یعنی وہ کشتی ہماری حفاظت کی وجہ سے محفوظ رہی ورنہ پانی کی طغیانی بہت تھی' اس سے معلوم ہوا کہ اگر وہ کفار بھی لکڑیوں وغیرہ سے کشتی کا کام لینا چاہتے تو بھی ہرگز نہ بچ سکتے کیونکہ وہ رب کی حفاظت میں نہ تھے ۱۴۔ ان سے مراد نوح علیہ السلام ہیں کیونکہ انھیں کا کفار نے انکار کیا تھا۔ یعنی یہ نجات اصل میں تو نوح علیہ السلام کو دی گئی ان کے طفیل ان کے اتباع کرنے والے مومنوں کو یہ معلوم ہوا کہ وسیلہ بڑی چیز ہے ۱۵۔

إِنَّآ أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحًا صَرْصَرًا فِي يَوْمِ نَحْسٍ مُّسْتَمِرٍّ ﴿١٩﴾

بے شک ہم نے ان پر ایک سخت آندھی بھیجی ۱ ایسے دن میں جس کی نحوست ان پر ہمیشہ کیلئے

تَنزِعُ النَّاسَ كَأَنَّهُمْ أَعْجَازُ نَخْلٍ مُّنقَعِرٍ ﴿٢٠﴾ فَكَيْفَ كَانَ

رہی ۲ لوگوں کو یوں دے مارتی تھی کہ گویا وہ اکھڑی ہوئی کھجوروں کے ڈنڈ ہیں ۳ تو کیسا ہوا میرا

عَذَابِي وَنُذُرِ ﴿٢١﴾ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِن

عذاب اور ڈر کے فرمان اور بیشک ہم نے آسان کیا قرآن یاد کرنے کے لئے تو ہے کوئی یاد کرنے

مُّدَّكِرٍ ﴿٢٢﴾ كَذَّبَتْ ثَمُودُ بِالنُّذُرِ ﴿٢٣﴾ فَقَالُوا أَبَشَرًا مِّنَّا

والا ۴ ثمود نے رسولوں کو جھٹلایا ۵ تو بولے کیا ہم اپنے میں کے

وَاحِدًا نَّتَّبِعُهُ إِنَّا إِذًا لَّفِي ضَلَالٍ وَسُعُرٍ ﴿٢٤﴾ أَأُلْقِيَ الذِّكْرُ

ایک آدمی کی تابعداری کریں ۶ جب تو ہم ضرور گمراہ اور دیوانے ہیں ۷ کیا ہم سب

عَلَيْهِ مِن بَيْنِنَا بَلْ هُوَ كَذَّابٌ أَشِرٌ ﴿٢٥﴾ سَيَعْلَمُونَ

میں سے اس پر ذکر اتارا گیا ۸ بلکہ یہ سخت جھوٹا اترونا ہے ۹ بہت جلد کل جان

غَدًا مَّنِ الْكَذَّابُ الْأَشِرُ ﴿٢٦﴾ إِنَّا مُرْسِلُو النَّاقَةِ فِتْنَةً

جائیں گے کون تھا بڑا جھوٹا اترونا ۱ ہم ناقہ بھیجنے والے ہیں ان کی جانچ کو ۲

لَّهُمْ فَارْتَقِبْهُمْ وَاصْطَبِرْ ﴿٢٧﴾ وَنَبِّئْهُمْ أَنَّ الْمَاءَ قِسْمَةٌ بَيْنَهُمْ

تو اے صالح تو راہ دیکھ اور صبر کر ۳ اور انہیں خبر دے دے کہ پانی ان میں حصوں سے

كُلُّ شِرْبٍ مُّحْتَضَرٌ ﴿٢٨﴾ فَنَادَوْا صَاحِبَهُمْ فَتَعَاطَىٰ فَعَقَرَ ﴿٢٩﴾

ہے ۴ ہر حصہ پر وہ حاضر ہو جس کی باری ہے تو انہوں نے اپنے ساتھی کو پکارا ۵ تو اس

فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنُذُرِ ﴿٣٠﴾ إِنَّآ أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ صَيْحَةً

نے ۶ لے کر اسکی کوچیں کاٹ دیں پھر کیسا ہوا میرا عذاب اور ڈر کے فرمان ۷ بیشک ہم نے ان پر ایک

وَاحِدَةً فَكَانُوا كَهَشِيمِ الْمُحْتَظِرِ ﴿٣١﴾ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ

چنگھاڑ بھیجی ۸ جبھی وہ ہو گئے جیسے گھیرا بنانے والے کی بچی ہوئی گھاس سوکھی روندی ہوئی ۹ اور بیشک

یعنی اسے کشتی کو بطور نشانی ہم نے عرصہ تک باقی رکھا' چنانچہ حضور کے بعض صحابہ نے اس کشتی کو دیکھا (روح و خزائن وغیرہ) یا قیامت تک کشتیاں اس عذاب کی یادگار ہیں کیونکہ کشتی کے موجد نوح علیہ السلام ہیں اس واقعہ کو قرآن میں نشانی کے لئے ذکر فرمایا' مگر پہلے معنی زیادہ قوی ہیں۔ ۱۶۔ اس سے پتہ لگا کہ قرآن صرف یاد کرنے کے لئے آسان ہے مسائل نکالنے کے لئے آسان نہیں ورنہ اس کی تعلیم کے لئے حضور تشریف نہ لاتے' اور رب حضور کو قرآن نہ پڑھاتا۔ رب فرماتا ہے۔ اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ اور فرماتا ہے۔ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ اسی لئے قرآن کے سوا کسی کتاب کے حافظ نہ ہوئے ۱۷۔ اس سے چند مسئلے معلوم ہوئے' ایک یہ کہ قرآن کی تلاوت عبادت ہے' قرآن کی تعلیم اس کا سیکھنا عبادت' قرآن میں غور کرنا عبادت' اسے حفظ کرنا عبادت' دوسرے یہ کہ قرآن یاد کرنے والے کی غیبی مدد ہوتی ہے اس امداد کی برکت سے یاد ہو جاتا ہے علماء کی بھی رب تعالیٰ ہی مدد فرماتا ہے تو وہ تفسیریں لکھ لیتے ہیں ۱۸۔ ہود علیہ السلام کو' اس باعث ان پر عذاب آیا

۱۔ اس سے معلوم ہوا کہ بعض دن منحوس ہوتے ہیں منحوس دن وہ ہی ہے جس میں اللہ کی یاد نہ ہو یا عذاب الٰہی آئے۔ بعض انسان منحوس ہیں۔ بعض جگہیں منحوس' جو چیز اللہ سے غافل کرے وہ ہی منحوس ہے بعض لوگ مہینے کے آخری بدھ کو منحوس کہتے ہیں اور یہ آیت پیش کرتے ہیں مگر یہ غلط ہے اس بدھ کی نحوست ان کے لئے تھی ۲۔ قوم عاد بڑی قد و قامت والی بہادر تھی رب فرماتا ہے لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ مگر جب عذاب الٰہی آتا ہے تو نہ طاقت کام آتی ہے نہ قوت ۳۔ اس آیت میں رب تعالیٰ حفظ قرآن کی رغبت دے رہا ہے کہ تم اس کے حفظ کی ہمت کرو' ہم آسان فرما دیں گے' خیال رہے کہ ہر زمانہ میں اتنے لوگوں کا قرآن حفظ کرنا فرض ہے' جس سے قرآن شریف کا تواتر قائم رہے ۴۔ صالح علیہ السلام کا انکار کیا مگر چونکہ ایک نبی کا انکار سارے نبیوں کا انکار ہے اس لئے نُذُر جمع فرمایا گیا ۵۔ قرآن شریف میں نبی کو بشر یا تو رب نے کہا یا خود نبیوں نے اپنے کو یا کفار نے اب جو نبی کو بشر کہے وہ نہ خدا ہے نہ پیغمبر تیسرے گروہ ہی میں داخل ہے یعنی کافر ۶۔ صالح علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ اگر تم نے میری اطاعت نہ کی' تو تم گمراہ اور بے عقل ہو ان بد نصیبوں نے ان کے جواب میں کہا کہ اگر ہم ان کی پیروی کریں تو بے عقل ہیں ۷۔ یعنی ہم زور میں زر میں زیادہ ہیں اگر انسان کو نبوت ملتی تو ہم کو ملنی چاہیے تھی ۸۔ یہ ان کفار ہی کا قول ہے' یعنی انہیں رب تعالیٰ نے نبی نہیں بنایا کیونکہ یہ غریب ہونے کی وجہ سے نبوت کے اہل نہیں' اب جو یہ دعوئ نبوت کر رہے ہیں جھوٹے ہیں اور نبوت کے بہانے سے مالداری و سرداری چاہتے ہیں معلوم ہوا کہ نبی پر بدگمانی کفار کا طریقہ ہے ۹۔ یعنی عذاب الٰہی دیکھ کر خود فیصلہ کر لیں گے کہ جھوٹا کون ہے مگر اس وقت کا فیصلہ فائدہ مند نہ ہو گا۔

(بقیہ صفحہ ۸۴۵) ۱۰۔ قوم ثمود نے صالح علیہ السلام سے یہ معجزہ مانگا' تو رب نے اطلاع دی کہ معجزہ تو آجائے گا لیکن پھر جو ایمان نہ لائے وہ ہلاک ہو گا ۱۱۔ کیونکہ نہ یہ رہیں گے نہ ان کی ایذا ۱۲۔ یعنی کنوئیں کا پانی ایک دن تم سب پیو' ایک دن یہ پئے گی' اس کی باری میں تم پانی نہ لینا۔ ان کی بستی میں ایک ہی کنواں تھا جس کا پانی شام تک ختم ہو جاتا تھا' رات میں پھر بھر جاتا تھا' اونٹنی اپنی باری کا سب پانی پی لیتی تھی اور اتنا دودھ دیتی تھی کہ ساری قوم کو کافی ہوتا ۱۳۔ جس کا نام قیدار بن سالف تھا۔ ۱۴۔ اس سے معلوم ہوا کہ گناہ کرنا کرانا اس سے راضی ہونا سب ایک درجہ کے گناہ ہیں اونٹنی کو ایک آدمی نے قتل کیا' مگر عذاب سب پر آگیا۔ کیونکہ سب نے رائے دی تھی۔ اور قتل کرایا تھا ۱۵۔ حضرت جبریل علیہ السلام کی ایک جھڑک' جس سے ان کے کلیجے پھٹ گئے' آج بھی بجلی کی کڑک بادل کی گرج سے لوگ مرجاتے ہیں ۱۶۔ کہ انہیں کوئی دفن بھی نہ کر سکا۔ ان کی لاشیں ذلت سے خراب ہوئیں خیال رہے کہ مومن کی زندگی میں بھی اور موت کے بعد بھی عزت ہے کافر کو کبھی عزت نہیں' مومن کو فرشتے قبر میں کہتے ہیں نم کنوم العروس' یہ نہیں کہتے کہ نم بالسکون یعنی عزت والا آرام کر۔

لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿۳۲﴾ كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوْطٍۭ بِالنُّذُرِ ﴿۳۳﴾

ہم نے آسان کیا قرآن یاد کرنے کے لئے تو ہے کوئی یاد کرنے والا۔ لوط کی قوم نے رسولوں کو جھٹلایا ۱

اِنَّاۤ اَرْسَلْنَا عَلَیْهِمْ حَاصِبًا اِلَّاۤ اٰلَ لُوْطٍؕ نَجَّیْنٰهُمْ بِسَحَرٍ ﴿۳۴﴾

بیشک ہم نے ان پر پتھراؤ بھیجا سوائے لوط کے گھر والوں کے ہم نے انہیں پچھلے پہر بچا لیا ۲

نِّعْمَةً مِّنْ عِنْدِنَاؕ كَذٰلِكَ نَجْزِیْ مَنْ شَكَرَ ﴿۳۵﴾ وَلَقَدْ

اپنے پاس کی نعمت فرما کر ہم یوں ہی صلہ دیتے ہیں اسے جو شکر کرے ۳ اور بے شک

اَنْذَرَهُمْ بَطْشَتَنَا فَتَمَارَوْا بِالنُّذُرِ ﴿۳۶﴾ وَلَقَدْ رَاوَدُوْهُ

اس نے انہیں ہماری گرفت سے ڈرایا ۴ تو انہوں نے ڈر کے فرمانوں میں شک کیا ۵ انہوں نے

عَنْ ضَیْفِهٖ فَطَمَسْنَاۤ اَعْیُنَهُمْ فَذُوْقُوْا عَذَابِیْ وَنُذُرِ ﴿۳۷﴾

اسے اس کے مہمانوں سے پھسلانا چاہا ۶ تو ہم نے ان کی آنکھیں میٹ دیں ۷ فرمایا چکھو میرا عذاب اور

وَلَقَدْ صَبَّحَهُمْ بُكْرَةً عَذَابٌ مُّسْتَقِرٌّ ﴿۳۸﴾ فَذُوْقُوْا عَذَابِیْ

ڈر کے فرمان ۸ اور بے شک صبح تڑکے ان پر ٹھہرنے والا عذاب آیا ۹ تو چکھو میرا عذاب اور

وَنُذُرِ ﴿۳۹﴾ وَلَقَدْ یَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿۴۰﴾

ڈر کے فرمان ۱۰ اور بے شک ہم نے آسان کیا قرآن یاد کرنے کیلئے ۱۱ تو ہے کوئی یاد کرنے والا

ع ۸ / ۹

وَلَقَدْ جَآءَ اٰلَ فِرْعَوْنَ النُّذُرُ ﴿۴۱﴾ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا كُلِّهَا

اور بے شک فرعون والوں کے پاس رسول آئے ۱۲ انہوں نے ہماری سب نشانیاں جھٹلائیں ۱۳

فَاَخَذْنٰهُمْ اَخْذَ عَزِیْزٍ مُّقْتَدِرٍ ﴿۴۲﴾ اَكُفَّارُكُمْ خَیْرٌ مِّنْ

تو ہم نے ان پر گرفت کی جو ایک عزت والے اور عظیم قدرت والے کی شان تھی کیا تمہارے

اُولٰٓىِٕكُمْ اَمْ لَكُمْ بَرَآءَةٌ فِی الزُّبُرِ ﴿۴۳﴾ اَمْ یَقُوْلُوْنَ نَحْنُ

کافر ان سے بہتر ہیں ۱۴ یا کتابوں میں تمہاری چھٹی لکھی ہوئی ہے ۱۵ یا یہ کہتے ہیں کہ ہم سب

جَمِیْعٌ مُّنْتَصِرٌ ﴿۴۴﴾ سَیُهْزَمُ الْجَمْعُ وَیُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ ﴿۴۵﴾

مل کر بدلہ لے لیں گے ۱۶ اب بھگائی جاتی ہے یہ جماعت اور پیٹھیں پھیر دیں گے ۱۷

۱۔ انہوں نے لوط علیہ السلام کا انکار کیا ایک ہی نبی کا انکار سارے پیغمبروں کا انکار ہے' گویا انہوں نے سارے رسولوں کا انکار کیا ۲۔ اکثر عذاب الٰہی رات کے آخری حصے میں آئے کہ بے خبری میں تمام اس طرح ہلاک ہوں کہ کوئی بھاگ نہ سکے' یہ ہی وقت مومنوں پر رحمتیں اترنے کا ہے اس لئے اس وقت تہجد پڑھنی چاہیے۔ ۳۔ نبی پر ایمان لانے والے رب کے شکر گزار بندے ہیں' اور رب کی نعمتوں کے مستحق' اس آیت سے معلوم ہوا کہ عذاب سے نجات ملنا رب کی رحمت ہے ہماری اپنی بہاری نہیں ۴۔ یعنی لوط علیہ السلام نے انہیں پہلے ہی اس عذاب کی خبر دے دی تھی۔ مگر انہوں نے ان کی بات نہ مانی ۵۔ یہاں شک بمعنی انکار ہے' کیونکہ کفار لوط علیہ السلام کے قطعاً" منکر تھے' جیسے کبھی ظن بمعنی یقین بھی آ جاتا ہے ۶۔ کہ کفار نے لوط علیہ السلام سے کہا کہ اپنے مہمان ہمارے حوالہ کر دو' مہمان سے مراد وہ فرشتے ہیں جو خوبصورت لڑکوں کی شکل میں آپ کے ہاں آئے تھے' ۷۔ کہ حضرت جبریل نے اپنا بازو ان کے منہ پر مل دیا جس سے ان کی آنکھوں کی جگہ بھی مٹ گئی۔ وہ حیران ہو کر بھاگے' راستہ نہ پا سکے تو لوط علیہ السلام نے انہیں دروازے سے نکالا (روح) معلوم ہوا کہ فرشتے مومنوں کے لئے رحمت اور کفار کے لئے عذاب لاتے ہیں' رب کی رحمت کا وہ حق دار ہے جو اس کے نبی کا غلام ہو ۸۔ فرمان سے مراد لوط علیہ السلام کے ڈرانے والے وعظ ہیں یعنی ان کے وعظوں کی تصدیق اپنی آنکھوں سے دیکھ لو

۹۔ اس طرح کہ دنیاوی عذاب برزخی عذاب سے اور برزخی عذاب اخروی عذاب سے ملا ہوا ہے لہٰذا نفس عذاب دائم قائم ہے اس آیت سے عذاب قبر کا ثبوت ہوتا ہے اگر عذاب قبر حق نہ ہو تو ان کا عذاب مستقر نہیں رہتا ۱۰۔ یہ کلام ان سے رب نے فرمایا بواسطہ فرشتوں کے ۱۱۔ اس سے معلوم ہوا کہ قرآن صرف یاد کرنے کے لئے آسان ہے نہ کہ اس سے مسائل مستنبط کرنے کے لئے اگر قرآنی اسرار آسان ہوتے تو اس کی تعلیم کے لئے حضور نہ تشریف لاتے۔ مشکل کتاب بڑا عالم سکھاتا ہے' رب فرماتا ہے۔ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ یہ بھی معلوم ہوا کہ قرآن کا حفظ کر لینا صرف رب کے آسان فرمانے سے ہوا ورنہ ناممکن تھا ۱۲۔ یہاں دو کے لئے جمع ارشاد ہوئی' کیونکہ فرعون کی طرف حضرت موسیٰ و ہارون علیہما السلام ہی بھیجے گئے تھے۔ ۱۳۔ یہاں آیات سے مراد موسیٰ علیہ السلام کے معجزات ہیں' نہ کہ توریت

(بقیہ صفحہ ٨٤٦) شریف کی آیتیں' کیونکہ توریت شریف غرق فرعون کے بعد عطا ہوئی موسیٰ علیہ السلام نے انہیں نو معجزے دکھائے جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے ١٤۔ کہ قدرت والے کی پکڑ سے کوئی چھڑا نہیں سکتا ١٥۔ یعنی اے مکہ والو۔ کیا تم ان قوموں سے زور' زر میں زیادہ ہو یا تم ان سے کفر میں کم ہو۔ خیال رہے کہ یہاں خیر سے مراد بھلائی نہیں' کیونکہ کوئی کافر اچھا نہیں' یہ نہیں کہہ سکتے کہ عیسائی ہندوؤں سے اچھے ہیں۔ بلکہ یہ کہو کہ مشرک عیسائیوں سے بدترین ہیں۔ ١٦۔ براءة پروانہ راہ داری یا پاسپورٹ یا ویزا کو کہتے ہیں۔ یعنی کیا کسی آسمانی کتاب میں تمہیں رب کی طرف سے سند مل گئی ہے کہ تم کفر کیے جاؤ تمہاری پکڑ نہ ہو گی ١٧۔ یعنی سارے کفار

بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ أَدْهَىٰ وَأَمَرُّ ﴿٤٦﴾

بلکہ ان کا وعدہ قیامت پر ہے ١ اور قیامت نہایت کڑی اور سخت کڑوی ٢

إِنَّ الْمُجْرِمِينَ فِي ضَلَالٍ وَسُعُرٍ ﴿٤٧﴾ يَوْمَ يُسْحَبُونَ فِي

بے شک مجرم گمراہ اور دیوانے ہیں ٣ جس دن آگ میں اپنے مونہوں پر

النَّارِ عَلَىٰ وُجُوهِهِمْ ذُوقُوا مَسَّ سَقَرَ ﴿٤٨﴾ إِنَّا كُلَّ

گھسیٹے جائیں گے ٤ اور فرمایا جائے گا چکھو دوزخ کی آنچ، بے شک ہم نے

شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ ﴿٤٩﴾ وَمَا أَمْرُنَا إِلَّا وَاحِدَةٌ كَلَمْحٍ

ہر چیز ایک اندازہ سے پیدا فرمائی ٥ اور ہمارا کام تو ایک بات کی بات ہے جیسے پلک

بِالْبَصَرِ ﴿٥٠﴾ وَلَقَدْ أَهْلَكْنَا أَشْيَاعَكُمْ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ ﴿٥١﴾

مارنا ٦ اور بیشک ہم نے تمہاری وضع کے ہلاک کر دیئے ٧ تو ہے کوئی دھیان

وَكُلُّ شَيْءٍ فَعَلُوهُ فِي الزُّبُرِ ﴿٥٢﴾ وَكُلُّ صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ

کرنے والا اور انہوں نے جو کچھ کیا سب کتابوں میں ہے ٨ اور ہر چھوٹی بڑی چیز

مُسْتَطَرٌ ﴿٥٣﴾ إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَنَهَرٍ ﴿٥٤﴾ فِي

لکھی ہوئی ہے ٩ بیشک پرہیزگار باغوں اور نہر میں ہیں ١٠ سچ کی

مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيكٍ مُقْتَدِرٍ ﴿٥٥﴾

مجلس میں عظیم قدرت والے بادشاہ کے حضور ١١

اٰیاتُها ٧٨	٥٥ سُورَةُ الرَّحْمٰنِ مَدَنِيَّةٌ ٩٧	رُكُوعَاتُها ٣

یہ سورت مدنی ہے اس میں ٣ رکوع ٧٨ آیات ٣٥١ کلمے ١٦٣٦ حروف ہیں (خزائن)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا

الرَّحْمٰنُ ﴿١﴾ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ﴿٢﴾ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ﴿٣﴾ عَلَّمَهُ

رحمٰن نے ١٢ اپنے محبوب کو قرآن سکھایا ١٣ انسانیت کی جان محمد کو پیدا کیا۔ ماکان و مایکون کا

اسلام کے مقابلہ میں اپنے اختلاف چھوڑ کر ایک ہو چکے ہیں ہم مسلمانوں اور نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے اپنے بتوں کا بدلہ لیں گے یہ ابو جہل نے بدر کے دن کہا تھا ١٨۔ بدر کے دن حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے زرہ پہن کر یہ آیت تلاوت کی اور ایسا ہی ہوا کہ کفار کی تمام جماعتیں شکست کھا کر بھاگ گئیں' یہ آیت بعض علماء کے نزدیک مدنی ہے بعض نے فرمایا کہ مکی ہے اول قول قوی ہے۔

١۔ بدر کی یہ شکست کفار کا پورا عذاب نہیں' پورا عذاب تو قیامت میں ملے گا ٢۔ خیال رہے کہ قیامت کفار کے لئے سخت مومن کے لئے تو دیدار جمال یار کا دن ہے۔ اسی لئے یہاں کفار کے عذاب کے ساتھ یہ فرمایا گیا ٣۔ دنیا میں بھی' قبر میں بھی' آخرت میں بھی کہ دنیا میں انہیں راہ حق نہیں ملتی' قبر میں نکیرین کے سوالات کے جواب نہ بن سکیں گے آخرت میں جنت کی راہ نہ پا سکیں گے ٤۔ معلوم ہوا کہ مومن گنہگار اگرچہ کچھ روز کے لئے دوزخ میں رکھے جائیں گے مگر اس ذلت سے محفوظ ہوں گے کیونکہ یہ کفار کا عذاب بیان ہوا ٥۔ اس میں دہریوں کا رد ہے جو عالم کی چیزوں اور یہاں کے واقعات کو زمانہ کے اثر سے مانتے تھے ٦۔ یہاں قدرت کا ذکر ہے نہ کہ قانون کا یعنی ہم ایسے قادر مطلق ہیں کہ تمام جہاں کو پل بھر میں پیدا فرما سکتے ہیں اگرچہ قانون یہ ہے کہ آہستگی سے ہر چیز پیدا فرمائی جاوے ٧۔ تم جیسے کافر معلوم ہوا کہ ہر کافر نفس کفر میں دوسرے کفار کے مشابہ ہے اگرچہ نوعیت کفر میں بہت فرق ہو' صرف نماز کا منکر خدا کے منکر کی طرح کافر ہے۔ ٨۔ یہاں کتابوں سے مراد نامہ اعمال ہیں یعنی کفار وغیرہ جو کچھ کرتے ہیں ملائکہ ان کے نامہ اعمال میں لکھ لیتے ہیں اس سے معلوم ہوا کہ کفار کی بھی ہر نیکی بدی لکھی جاتی ہے مگر نیکی پر انہیں ثواب آخرت نہ ملے گا ٩۔ یعنی لوح محفوظ میں تاکہ جن کی نگاہیں لوح محفوظ پر ہیں وہ ان عیوب سے مطلع رہیں' جیسے خاص فرشتے اور انبیاء اور بعض اولیاء ورنہ اس تحریر کی ضرورت نہ تھی خلاصہ یہ ہے کہ لوح محفوظ کی تحریر تو سب سے پہلے ہو چکی تھی نامہ اعمال کی تحریر ہر ایک کے عمل کے بعد ہوتی ہے ١٠۔ اس طرح کہ دودھ و شہد وغیرہ کی نہریں ان کے باغوں ان کے گھروں میں ہوں گی یہ مطلب نہیں کہ وہ نہروں میں غوطہ زن ہوں گے لہٰذا آیت بالکل واضح ہے ١١۔ یعنی ان کی مجلسیں جھوٹ غیبت اور تمام گناہوں سے پاک و صاف ہوں گی انہیں قرب الٰہی حاصل ہو گا' یہ قرب حضوری ہمارے حضور کو دنیا میں بھی حاصل تھا' فرماتے ہیں کہ میں اپنے رب کے پاس شب گزارتا ہوں وہ مجھے کھلاتا پلاتا ہے ١٢۔ (شان نزول) جب آیت کریمہ اُسْجُدُوا لِلرَّحْمٰنِ اتری تو کفار بولے کہ ہم رحمٰن کو نہیں جانتے کون ہے ان کے جواب میں یہ آیت اتری کہ رحمٰن وہ ہے جس نے اپنے محبوب کو قرآن سکھایا' اس سے چند مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کو بہت علم بخشا کیونکہ یہ تعلیم رحمت و محبت کی بناء پر فرمائی' مہربان استاد سعادت مند شاگرد کو سب کچھ پڑھا

(بقیہ صفحہ ۸۴۷) دیتا ہے' دوسرے یہ کہ حضور تمام انبیاء سے بڑے عالم ہیں' کیونکہ حضرت آدم کو رب نے چیزوں کے نام سکھائے حضرت سلیمان کو پرندوں کی بولی' حضرت داؤد کو زرہ بنانا' حضرت خضر کو علم باطنی سکھایا حضرت نوح کو کشتی بنانا (علیہم السلام) مگر ہمارے حضور کو قرآن سکھایا جس میں لوح محفوظ کے علوم کی تفصیل ہے۔ تیسرے یہ کہ حضور تمام خلق سے زیادہ عالم ہیں کہ اور لوگ مخلوق کے شاگرد ہوتے ہیں حضور رب تعالیٰ کے' جب پڑھانے والا رب' پڑھنے والے محبوب رب' جو کتاب پڑھی وہ قرآن تو بتاؤ اب علم مصطفوی میں کمی کیسی' چوتھے یہ کہ حضور حضرت جبرئیل کے شاگرد نہیں ۱۳۔ یعنی ہم نے اپنے حبیب کو الفاظ قرآن' معانی قرآن'

الْبَيَانَ ﴿٤﴾ اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ ﴿٥﴾ وَّالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ

بیان انہیں سکھایا سورج اور چاند حساب سے ہیں اور سبزے اور پیڑ سجدہ

يَسْجُدَانِ ﴿٦﴾ وَالسَّمَآءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيزَانَ ﴿٧﴾ اَلَّا

کرتے ہیں اور آسمان کو اللہ نے بلند کیا اور ترازو رکھی کہ

تَطْغَوْا فِي الْمِيزَانِ ﴿٨﴾ وَاَقِيمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا

ترازو میں بے اعتدالی نہ کرو اور انصاف کے ساتھ تول قائم کرو اور وزن

تُخْسِرُوا الْمِيزَانَ ﴿٩﴾ وَالْاَرْضَ وَضَعَهَا لِلْاَنَامِ ﴿١٠﴾ فِيهَا

نہ گھٹاؤ اور زمین رکھی مخلوق کے لئے اس میں

فَاكِهَةٌ وَّالنَّخْلُ ذَاتُ الْاَكْمَامِ ﴿١١﴾ وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ

میوے اور غلاف والی کھجوریں اور بھس کے ساتھ اناج اور

وَالرَّيْحَانُ ﴿١٢﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿١٣﴾ خَلَقَ

خوشبو کے پھول تو اے جن و انس تم دونوں اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے اس نے

الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ ﴿١٤﴾ وَخَلَقَ الْجَآنَّ

آدمی کو بنایا بجتی مٹی سے جیسے ٹھیکری اور جن کو پیدا فرمایا

مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ ﴿١٥﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿١٦﴾

آگ کے لوکے سے تو تم دونوں اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے۔

رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ ﴿١٧﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ

دونوں پورب کا رب اور دونوں پچھم کا رب تو تم دونوں اپنے رب کی

رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿١٨﴾ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيٰنِ ﴿١٩﴾ بَيْنَهُمَا

کونسی نعمت جھٹلاؤ گے اس نے دو سمندر بہائے کہ دیکھنے میں معلوم ہوں ملے ہوئے

بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيٰنِ ﴿٢٠﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٢١﴾

اور ہے ان میں روک کہ ایک دوسرے پر بڑھ نہیں سکتا تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے

احکام قرآن' اسرار قرآن' رموز قرآن خوب سکھا دیئے' کب سکھائے' حق یہ ہے کہ سکھا کر دنیا میں بھیجا' حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کتاب پڑھا کر بھیجا اس سے معلوم ہوا کہ حضور کا علم بلاواسطہ مخلوق رب کا عطیہ ہے لہٰذا اس کی پیائش یا اندازہ نہیں ہو سکتا' جیسے سمندر کا پانی یا ہوا یا آفتاب کا نور کہ ان کی پیائش کے لئے کوئی میٹر نہیں بنا' ہاں بجلی اور واٹر ورکس کا پانی اس سے ناپا جا سکتا ہے کہ اس میں انسان کی صنعت کو دخل ہے۔ اس کی باقی تقریر ہماری کتاب نئی تقریروں میں دیکھو' اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ حضور کو متشابہات قرآنیہ کا علم دیا گیا کیونکہ جب سارا قرآن رب نے سکھایا تو اس میں متشابہات بھی آ گئے۔

۱۔ تفسیر خازن وغیرہ میں ہے کہ انسان سے مراد حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور بیان سے مراد تمام مَا کَانَ وَمَا یَکُوْنُ کا علم ہے یعنی ہم نے انہیں سارے غیبی علم بخشے ۲۔ یعنی چاند و سورج کی رفتاریں' رب نے مقرر فرما دیں' جس اندازے سے وہ اپنے بروج منزلیں طے کرتے ہیں لوگ ان کی رفتار سے قمری و شمسی مہینوں و سالوں کا حساب لگاتے ہیں ۳۔ ہر وقت اس کے مطیع و فرمانبردار ہیں یا واقعی سجدے کر رہے ہیں اگرچہ ان کے سجدے ہماری عقل و سمجھ میں نہ آویں ۴۔ کہ آسمان دیکھنے میں بھی زمین سے اونچا ہے اور مرتبے میں بھی کہ وہاں سے فیض آتے ہیں وہاں ہی فرشتوں کا قیام ہے وہاں ہی ہماری روزی' وہاں کفر و شرک اور گناہ نہیں ہوتے وہاں سے احکام الٰہی جاری ہوئے ہیں' خیال رہے کہ جزوی طور پر آسمان زمین سے افضل ہے مگر کلی طور پر زمین آسمان سے افضل کہ وہ انبیاء کرام خصوصاً "سید الانام" کا مقام ہے ۵۔ یعنی دنیا میں ترازو پیدا کی تاکہ لین دین میں عدل و انصاف ہو یا آخرت میں وزن اعمال کے لئے ترازو پیدا فرمائی کہ اس میں بندوں کے نیک و بد اعمال تولے جاویں خیال رہے کہ ترازو اولاً" نوح علیہ السلام پر اتری پھر سب نے استعمال کی رب فرماتا ہے۔ اَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتٰبَ وَالْمِيْزَانَ

۶۔ یعنی تولتے وقت آخرت کی ترازو کا خیال رکھو اور حق والوں کو پورا ناپ تول کر دو' خیال رہے کہ کچھ زیادہ تول کر دینا اور کچھ کم تول کر لینا رحم ہے ۷۔ اس طرح کہ پاسنگ والی ترازو سے وزن نہ کرو لہٰذا یہ آیت پچھلی سے مکرر نہیں ۸۔ مخلوق سے مراد زمینی یا دریائی ساری مخلوق ہے جیسے جن و انس و دریائی جانور' فرشتے آسمانی مخلوق ہے یعنی زمین کو یہاں والی مخلوق کے نفع کے لئے فرش کی طرح بچھایا ۹۔ اگرچہ کھجور بھی میوہ ہے مگر اشرفیت کی وجہ سے اسے علیحدہ بیان فرمایا' کیونکہ یہ انبیاء کرام خصوصاً" حضور سید الانبیاء کی غذا شریف ہے' بعض علماء نے اس آیت کی بنا پر فرمایا کہ کھجور میوہ نہیں بلکہ غذا ہے ۱۰۔ پیدا فرمایا تاکہ بھوسے میں اناج محفوظ رہے اور اناج تم کھاؤ بھس تمہارے جانور' صوفیاء فرماتے ہیں روحانی غذائیں اناج ہیں جسمانی غذائیں بھس جو نفس کی خوراک ہے ۱۱۔ جو روحانی لوگوں کی روحانی غذا

(بقیہ صفحہ ۸۴۸) یا روحانی پھل ہے ۱۲۔ چونکہ آسمان و زمین دانہ بھوسے و میزان وغیرہ کا تعلق جن و انس دونوں سے ہے اس لئے ان نعمتوں کا ذکر فرما کر دونوں سے خطاب کیا کہ تم کونسی نعمتیں جھٹلاؤ گے ہمارا احسان مانو، شکریہ ادا کرو، فرشتے اور دیگر مخلوق میں کوئی ناشکرا ہے ہی نہیں لہٰذا اس میں ان سے خطاب بھی نہیں ہوا ۱۳۔ یہاں انسان سے مراد آدم علیہ السلام ہیں کہ رب نے ہر قسم کی مٹی جمع فرما کر اسے ہر قسم کے پانی سے گوندھا۔ پھر سکھایا، جب خشک ہو کر کھنکھنانے لگی تب روح پھونکی ۱۴۔ جان سے مراد ابلیس ہے کہ اس کی پیدائش دوزخ کی آگ سے ہے جس میں دھواں وغیرہ نہیں پھر تمام جنات کو اس کے ذریعہ وہ ابوالجن ہے ۱۵۔ دونوں

يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ ﴿٢٢﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا

ان میں سے موتی اور مونگا نکلتا ہے [1] تو اپنے رب کی کونسی نعمت

تُكَذِّبَانِ ﴿٢٣﴾ وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنْشَآتُ فِي الْبَحْرِ كَالْأَعْلَامِ ﴿٢٤﴾

جھٹلاؤ گے [2] اور اسی کی ہیں وہ چلنے والیاں کہ دریا میں اٹھی ہوئی ہیں [3] جیسے پہاڑ [4]

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٢٥﴾ كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ﴿٢٦﴾

تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے۔ زمین پر جتنے ہیں سب کو فنا ہے [5]

وَيَبْقَىٰ وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ﴿٢٧﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ

اور باقی ہے تمہارے رب کی ذات عظمت اور بزرگی والا [6] تو اپنے رب کی

رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٢٨﴾ يَسْأَلُهُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ

کونسی نعمت جھٹلاؤ گے اسی کے منگتا ہیں جتنے آسمانوں اور زمین میں ہیں [7]

كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ ﴿٢٩﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٣٠﴾

اسے ہر دن ایک کام ہے [8] تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے

سَنَفْرُغُ لَكُمْ أَيُّهَ الثَّقَلَانِ ﴿٣١﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا

جلد سب کام نبٹا کر ہم تمہارے حساب کا قصد فرماتے ہیں اے دونوں بھاری گروہ [9]

تُكَذِّبَانِ ﴿٣٢﴾ يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ إِنِ اسْتَطَعْتُمْ

تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے [10] اے جن و انس کے گروہ اگر تم سے ہو سکے کہ

أَنْ تَنْفُذُوا مِنْ أَقْطَارِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ فَانْفُذُوا

آسمانوں اور زمین کے کناروں سے نکل جاؤ تو نکل جاؤ [11]

لَا تَنْفُذُونَ إِلَّا بِسُلْطَانٍ ﴿٣٣﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا

جہاں نکل کر جاؤ گے اسی کی سلطنت ہے تو اپنے رب کی کونسی نعمت

تُكَذِّبَانِ ﴿٣٤﴾ يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِنْ نَارٍ

جھٹلاؤ گے تم پر چھوڑی جائے گی بے دھوئیں کی آگ کی لپٹ اور بے لپٹ کا کالا

پورب پچھم سے مراد گرمی و سردی کے مشرق و مغرب ہیں یعنی شرقی و غربی جانب کے کنارے جہاں سے سورج لوٹ پڑتا ہے ان سے آگے نہیں بڑھتا ۱۶۔ میٹھے و کھاری ایسے بنائے کہ بیچ میں بظاہر کوئی آڑ نہیں ہے، بہانے سے مراد جاری کرنا نہیں کیونکہ سمندر بہتے نہیں، اس سے مراد چھوڑنا ہے ۱۷۔ رب کی قدرت تو دیکھو کہ پانی آپس میں خلط ملط ہو جاتا ہے مگر سمندر میں میٹھے و کھاری پانی کے درمیان کوئی ظاہری آڑ نہیں اس کے باوجود کھاری میٹھے اور میٹھا کھاری سے مخلوط نہیں ہوتے، صوفیاء فرماتے ہیں کہ انسان میں دل و نفس رکھا، ایک دوسرے سے ممتاز، ایک ماں کے پیٹ سے لڑکا یا لڑکی پیدا کئے، ایک باپ کی پیٹھ سے مومن و کافر سعید و شقی پیدا فرما دیئے، ایک دوسرے سے ممتاز۔

۱۔ یعنی بحیرہ روم و بحیرہ فارس سے موتی مونگے نکلتے ہیں، اس صورت میں تاویل کی ضرورت نہیں یا میٹھے و کھاری سے نکلتے ہیں تو معنی ہیں ان کے بعض یعنی صرف کھاری سے، جیسے کہا جاتا ہے نر و مادہ سے بچہ پیدا ہوتا ہے۔ صوفیاء فرماتے ہیں کہ روح و قلب سے موتی مونگے نکلتے ہیں حضرت علی و فاطمہ زہرا سے حسن و حسین رضی اللہ عنہم اجمعین موتی مونگے کی طرح پیدا ہوئے۔ ۲۔ یہ آیت اس سورت میں اکتیس بار ارشاد ہوئی، تاکہ ہر دفعہ انسان اپنی ناشکری کا اقرار کرے ۳۔ یعنی جن چیزوں سے تم کشتی و جہاز بناتے ہو وہ بھی رب نے پیدا فرمائیں پھر کشتی بنانے کی عقل بھی رب نے دی۔ پھر کشتیوں کو تیرنے کی طاقت بھی رب نے بخشی ۴۔ صوفیاء فرماتے ہیں کہ طریقت دریا ناپیدا کنار ہے، شریعت اس دریا میں چلنے والے جہاز و کشتیاں۔ ہم لوگ اور ہمارا متاع ایمان و عرفان ان کشتیوں کی سواریاں ہیں، توفیق خداوندی موافق ہوا ہے۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم اس کشتی کے ناخدا ہیں اولیاء علماء ان کے خدام ہیں، جو ان جہازوں میں مختلف کام کرتے ہیں ہم لوگ ان بزرگوں کی مدد سے یہ دریا و سمندر پار کر رہے ہیں، اس جہاز میں ہم اور نبی ولی سب ہی سوار ہیں۔ مگر ہم پار لگنے کو۔ حضور پار لگانے کو ۵۔ اس آیت میں زمین پر بسنے والوں کی فنا کا ذکر ہے، دوسری آیت میں ہے کل نفس ذائقۃ الموت جس سے معلوم ہوا کہ ہر جاندار کو موت ہے۔ آیات میں تعارض نہیں ۶۔ یعنی رب کی ذات و صفات باقی ہے سب مخلوق اور ان کی صفات کو فنا ہے، معلوم ہوا کہ صفات الٰہیہ واجب ہیں اس سے چند واجب لازم نہیں آتے کہ صفات باری رب کے غیر نہیں ۷۔ ہر مخلوق رب (باقی صفحہ ۸۵۰ پر)

وَّنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ ﴿٣٥﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٣٦﴾

دھواں ۱ تو پھر بدلہ نہ لے سکو گے ۲ تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے۔

فَاِذَا انْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ وَرْدَةً كَالدِّهَانِ ﴿٣٧﴾

پھر جب آسمان پھٹ جائے گا تو گلاب کے پھول سا ہو جائے گا جیسے سرخ نری ۳

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٣٨﴾ فَیَوْمَىِٕذٍ لَّا یُسْـَٔلُ

تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے تو اس دن گنہگار کے گناہ کی

عَنْ ذَنْۢبِهٖۤ اِنْسٌ وَّلَا جَآنٌّ ﴿٣٩﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا

پوچھ نہ ہوگی کسی آدمی اور جن سے ۴ تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ

تُكَذِّبٰنِ ﴿٤٠﴾ یُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ بِسِیْمٰهُمْ فَیُؤْخَذُ

گے ۵ مجرم اپنے چہرے سے پہچانے جائیں گے ۶ تو ماتھا اور پاؤں

بِالنَّوَاصِیْ وَ الْاَقْدَامِ ﴿٤١﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٤٢﴾

پکڑ کر جہنم میں ڈالے جائیں گے ۷ تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے ۸

هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِیْ یُكَذِّبُ بِهَا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿٤٣﴾ یَطُوْفُوْنَ

یہ ہے وہ جہنم جسے مجرم جھٹلاتے ہیں ۹ پھیرے کریں گے

بَیْنَهَا وَ بَیْنَ حَمِیْمٍ اٰنٍ ﴿٤٤﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٤٥﴾

اس میں اور انتہا کے جلتے کھولتے پانی میں ۱۰ تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے ۱۱

وَ لِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ﴿٤٦﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا

اور جو اپنے رب کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرے ۱۲ اس کیلئے دو جنتیں ہیں ۱۳ تو اپنے رب

تُكَذِّبٰنِ ﴿٤٧﴾ ذَوَاتَاۤ اَفْنَانٍ ﴿٤٨﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٤٩﴾

کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے بہت سی ڈالوں والیاں ۱۴ تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے

فِیْهِمَا عَیْنٰنِ تَجْرِیٰنِ ﴿٥٠﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٥١﴾

ان میں دو چشمے بہتے ہیں ۱۵ تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے

وقف لازم

ع ۲ ۱۲

(بقیہ صفحہ ۸۴۹) سے مانگتی ہے کوئی رب سے رب کو مانگتا ہے۔ کوئی رب سے مصطفیٰ کو مانگے' کوئی دین کی دولت مانگے کوئی دنیا کی کوئی کونین کی' غرضیکہ سب اس کے بھکاری ہیں' بھیک مختلف رنگ کی ہے' خیال رہے کہ اللہ کے محبوب سے کچھ مانگنا' فقیر کا امیروں سے مانگنا رعایا کا حکام سے کچھ مانگنا یہ بھی درحقیقت رب سے مانگنا ہے لہٰذا آیت بالکل واضح ہے اس پر کوئی اعتراض نہیں ۸۔ اس طرح کہ ہروقت اور ہر آن اپنی قدرت کے آثار دکھاتا ہے کسی کو عزت دیتا ہے کسی کو ذلت وغیرہ۔ یہود کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ سنیچر کا دن آرام اور چھٹی کرتا ہے' اس سے ان کی بھی تردید ہوئی۔ ۹۔ یعنی اے جن و انس وہ وقت عنقریب آ رہا ہے کہ رب تعالیٰ تمام کام بند فرما دے گا۔ مخلوق کے حساب لے گا۔ یعنی قیامت' جس دن دنیاوی کاروبار سارے بند ہوں گے سب کئے ہوئے کاموں کا حساب دیں گے ۱۰۔ اس آیت میں ان لوگوں کی دلیل ہے جو کہتے ہیں کہ جنات کے لئے بھی جنت ہے۔ کیونکہ جنت کی نعمتیں بیان فرما کر جن و انس سے خطاب فرمایا کہ تم کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے مگر یہ دلیل کمزور سی ہے اس لئے یہ خطاب تو دریا اور کشتیاں پیدا فرمانے اور وہاں سے مونگا موتی نکالنے پر بھی ہو رہا ہے حالانکہ ان چیزوں سے جنات فائدہ نہیں اٹھاتے صرف انسان فائدہ اٹھاتے ہیں ۱۱۔ نکل جانے کا حکم عاجز کرنے کا ہے چونکہ جن و انس ہی میں کفار و گناہ گار ہوتے ہیں اس لئے ان سے ہی خطاب ہے اور چونکہ جنات انسانوں سے پہلے پیدا ہوئے لہٰذا جن کا ذکر پہلے ہوا یعنی اے مجرم جن و انس اگر تم سمجھتے ہو کہ ہم رب سے بچ جائیں گے' تو آج ہمارے ملک سے نکل کر دکھا دو۔ نہ تم آج کہیں بھاگ سکتے ہو نہ کل قیامت میں۔

۱۔ یعنی ایسی آگ جس کے سارے اجزا جلانے والے ہیں اور ایسا دھواں جس میں نام کو روشنی نہیں' یعنی آگ دھوئیں سے خالص ہوگی اور دھواں آگ سے نکھرا ہوا' خدا کی پناہ (خزائن) آج خبر دے دی تاکہ اس سے بچنے والے اعمال کر لو ۲۔ ظالم سے مظلوم اپنا بدلہ لینے پر دوزخ میں قادر نہ ہوگا' یا ایک دوسرے کی مدد نہ کر سکے گا۔ ۳۔ اس طرح کہ آسمان کا رنگ سرخ ہوگا۔ اور جگہ جگہ سے چیرا ہوا ہوگا۔ خیال رہے کہ قیامت میں آسمان و زمین ہوں گے مگر موجودہ آسمان و زمین سے بدلے ہوئے رب فرماتا ہے۔ یَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ ۴۔ کیونکہ ان کے گناہ چہروں کی علامتوں سے ہی نمایاں ہوں گے' ہاں حساب و کتاب کے لئے سوال ہوگا۔ لہٰذا آیتوں میں تعارض نہیں اب جو کہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس دن مومن اور منافق کی پہچان نہ ہوگی وہ اس آیت کا منکر ہے خیال رہے کہ یہاں دن سے مراد قیامت ہے جو قبر سے اٹھنے اور فیصلہ ہونے کے درمیان ہے ۵۔ خیال رہے کہ قیامت کے حالات کی دنیا میں خبر دے دینا اللہ کی رحمت ہے' تاکہ لوگ یہاں اطاعت الٰہی کر لیں۔ اس لئے اس ذکر کو نعمت فرمایا گیا لہٰذا آیت پر اعتراض نہیں کہ عذاب کی آیات کے بعد یہ جملہ کیوں ارشاد ہوا ۶۔ کہ کفار کے منہ کالے ہونٹ نیلے ہوں گے اور مومن صالحین کے منہ اجالے' پیشانی چمکیلی ہوگی' جیسے دنیا میں اندرونی بیماری چہرے سے معلوم ہو جاتی ہے' اس سے معلوم ہوا کہ قیامت میں نیک و بد چہروں سے ہی ظاہر ہو جاویں گے' پوچھنے کی ضرورت نہ ہوگی۔ فرشتوں کا کفار سے پوچھنا ما سلککم فی سقر انہیں شرمندہ کرنے کے لئے ہوگا ۷۔ اس طرح کہ پاؤں پیچھے سے لا کر پیشانی سے ملا کر باندھ دیئے جائیں گے اور گیند کی طرح دوزخ میں لڑھکا دیئے جائیں گے' یہ دونوں عذاب کفار کے لئے ہوں گے گنہگار مومن اس سے محفوظ رہے گا انشاء اللہ ۸۔ ان عذابوں کی خبر دے دینا بھی رب تعالیٰ کی اعلیٰ

(بقیہ صفحہ ۸۵۰) نعمت ہے' اس کا شکریہ ادا کرو ۹۔ یعنی دوزخ کو دنیا میں کفار جھٹلاتے ہیں معلوم ہوا کہ اس سے پہلی آیت میں بھی مجرمین سے کفار ہی مراد تھے ۱۰۔ دوزخیوں پر بھوک کا عذاب مسلط ہو گا۔ کھانے کے لئے چیخیں گے' تو تھوہر کھلایا جاوے گا جو حلق میں چبھ جاوے گا۔ تب پانی کے لئے شور مچائیں گے پھر انہیں وہاں لے جایا جاوے گا جہاں کھولتے پانی کا چشمہ ہے اس آیت سے معلوم ہوا کہ دوزخیوں کو کھانا پانی ان کے رہنے کی جگہ نہ دیا جاوے گا۔ بلکہ چشمے پر جا کر پئیں گے لہٰذا یطوفون فرمانا درست ہے ۱۱۔ کہ تمہیں غیب کے عذاب اپنے حبیب کی معرفت یہاں ہی بتا دیئے ۱۲۔ یعنی جو مومن انسان قیامت کے حساب سے خوف کر کے گناہ چھوڑ دے۔

فِيهِمَا مِن كُلِّ فَاكِهَةٍ زَوْجَانِ ﴿٥٢﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا

ان میں ہر میوہ دو دو قسم کا ۱؎ تو اپنے رب کی کونسی نعمت

تُكَذِّبَانِ ﴿٥٣﴾ مُتَّكِئِينَ عَلَىٰ فُرُشٍ بَطَائِنُهَا مِنْ

جھٹلاؤ گے اور ایسے بچھونوں پر تکیہ لگائے ۲؎ جن کا استر قنا دیز

إِسْتَبْرَقٍ ۚ وَجَنَى الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ ﴿٥٤﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا

کا ۳؎ اور دونوں کے میوے اتنے جھکے ہوئے کہ نیچے سے چن لو ۴؎ تو اپنے رب کی کونسی نعمت

تُكَذِّبَانِ ﴿٥٥﴾ فِيهِنَّ قَاصِرَاتُ الطَّرْفِ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ

جھٹلاؤ گے، ان بچھونوں پر وہ عورتیں ہیں ۵؎ کہ شوہر کے سوا کسی کو آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھتیں

إِنسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَانٌّ ﴿٥٦﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٥٧﴾

ان سے پہلے انہیں نہ چھوا کسی آدمی اور نہ جن نے ۶؎ تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے

كَأَنَّهُنَّ الْيَاقُوتُ وَالْمَرْجَانُ ﴿٥٨﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا

گویا وہ لعل اور مونگا ہیں ۷؎ تو اپنے رب کی کونسی نعمت

تُكَذِّبَانِ ﴿٥٩﴾ هَلْ جَزَاءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ ﴿٦٠﴾

جھٹلاؤ گے۔ نیکی کا بدلہ کیا ہے مگر نیکی ۸؎

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٦١﴾ وَمِن دُونِهِمَا جَنَّتَانِ ﴿٦٢﴾

تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے اور ان کے سوا دو جنتیں اور ہیں ۹؎

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٦٣﴾ مُدْهَامَّتَانِ ﴿٦٤﴾ فَبِأَيِّ

تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے۔ نہایت سبزی سے سیاہی کی جھلک دے رہی ہیں ۱۰؎ تو

آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٦٥﴾ فِيهِمَا عَيْنَانِ نَضَّاخَتَانِ ﴿٦٦﴾

اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے، ان میں دو چشمے ہیں چھلکتے ہوئے ۱۱؎

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٦٧﴾ فِيهِمَا فَاكِهَةٌ وَنَخْلٌ

تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے ان میں میوے اور کھجوریں ۱۲؎

کیونکہ جنات اور جانوروں کے لئے جنت نہیں اگرچہ ان کا حساب ہو گا' فرشتوں کے لئے نہ حساب ہے نہ جنت ۱۳۔ معلوم ہوا کہ خوف الٰہی اعلیٰ نعمت ہے کہ اس کی دو جنتیں ہیں ایک جنت اعمال کی جزاء دوسری رب کا انعام یا ایک جنت رب کے خوف کی دوسری اس کی اطاعت کی یا ایک جنت جسمانی راحتوں کی دوسری روحانی آرام کی' ان کی وسعت رب ہی جانتا ہے۔ ۱۴۔ یعنی ایک جڑ میں بہت شاخیں' ہر شاخ میں بہت پھل پھول' چونکہ درخت کا حسن شاخ سے ہوتا ہے کہ پتے پھل پھول اس میں ہی ہوتے ہیں اس لئے شاخ کا ذکر فرمایا ۱۵۔ پانی کی دو نہریں ایک تسنیم دوسری سلسبیل جو ایک مشک کے پہاڑ سے نکلتی ہے (روح) چونکہ ان لوگوں کی دونوں آنکھوں سے آنسو بہتے تھے خوف الٰہی میں اس کا یہ بدلہ دیا گیا۔

ا۔ بعض وہ میوے جو دنیا میں دیکھے گئے' بعض وہ عجیب و غریب جو اس سے پہلے کبھی نہ دیکھے گئے۔ یا بعض خشک بعض تر یا بعض خالص شیریں بعض مائل بہ ترشی' نہایت لذیز چونکہ انہوں نے دنیا میں ہر نیکی کے جوڑے ادا کئے تھے' فرض و نفل وغیرہ' لہٰذا انہیں پھلوں کے بھی جوڑے ہی دیئے گئے' جوڑے اعمال کے بدلہ جوڑے پھل۔ ۲۔ کیونکہ جنت میں کوئی کام کاج نہیں صرف آرام ہے' وہاں ایسے حلقے بنا کر بیٹھیں گے جیسے دنیا میں اللہ کا ذکر کرنے کے حلقے ہوتے ہیں ۳۔ دبیز ریشم کا جب استر کا یہ حال ہے تو ابرا کیسی شان کا ہو گا۔ ابرا استر سے اعلیٰ ہوتا ہے ۴۔ اس طرح کہ کھڑے بیٹھے لیٹے توڑ کر کھالو' خود بخود جھکیں گے اٹھیں گے (روح) ۵۔ حوریں اور چونکہ عورت کا سب سے بڑا کمال تقویٰ و شرم و حیا ہے' اس لئے خصوصیت سے اسکا ذکر فرمایا گیا ۶۔ جنتی حوریں اپنے شوہروں سے کہیں گی کہ ہمیں تجھ سے زیادہ کوئی چیز عزیز نہیں' شکر ہے خدا کا جس نے تجھے میرا شوہر کیا اور مجھے تیری بیوی بنایا اس سے دو مسئلے معلوم ہوئے' ایک یہ کہ جیسے مرد اجنبی عورت کو نہ دیکھے ایسے ہی عورت اجنبی مرد کو نہ دیکھے۔ شرم و حیا حور کی صفت ہے۔ دوسرے یہ کہ اجنبی عورت کا متقی پرہیز گار مرد سے بھی پردہ ہے کیونکہ جنت میں سب متقی ہوں گے' مگر ان سے بھی پردہ ہو گا' پردہ اللہ کی وہ نعمت ہے جو جنت میں بھی ہو گی' بلکہ جنت کے مکانات در و دیوار صرف پردے کے لئے ہوں گے نہ کہ چوروں سے حفاظت و سردی گرمی و بارش وغیرہ سے بچنے کے لئے کہ وہاں یہ نہیں ے۔ اس سے چند مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ حوریں پیدا ہو چکی ہیں جنت کی تمام نعمتوں کی طرح وہ بھی موجود ہیں' دوسرے یہ کہ اگرچہ آدم علیہ السلام جنت میں رہے وہاں کی نعمتیں کھائیں' مگر حوروں کی طرف التفات نہ فرمایا کیونکہ حوریں صرف جزا کے طور پر ملیں گی۔ تیسرے یہ کہ حوریں جنات کو بھی عطا ہوں گی' مگر یہ قول ضعیف ہے اور دلیل کمزور ۸۔ یعنی جنتی حوریں حسن و صفائی میں یاقوت و مونگے کی طرح ہیں' حدیث شریف میں ہے کہ حور کی پنڈلی کا مغز اوپر سے نظر آئے گا' جیسے شیشے کی صراحی

وَرُمَّانٌ ﴿۶۸﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۶۹﴾ فِیْهِنَّ

اور انار ہیں لہ تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے ، ان میں عورتیں ہیں

خَیْرٰتٌ حِسَانٌ ﴿۷۰﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۷۱﴾

عادت کی نیک صورت کی اچھی ٹہ تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے۔

حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِی الْخِیَامِ ﴿۷۲﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا

حوریں ہیں خیموں میں پردہ نشین سے تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ

تُكَذِّبٰنِ ﴿۷۳﴾ لَمْ یَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ ﴿۷۴﴾

گے۔ ان سے پہلے انہیں ہاتھ نہ لگایا کسی آدمی اور نہ جن نے کہ

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۷۵﴾ مُتَّكِـِٕیْنَ عَلٰی رَفْرَفٍ

تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے۔ تکیہ لگائے ہوئے سبز بچھونوں اور منقش

خُضْرٍ وَّعَبْقَرِیٍّ حِسَانٍ ﴿۷۶﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۷۷﴾

خوبصورت چاندنیوں پر ھ تو اپنے رب کی کونسی نعمت جھٹلاؤ گے۔

تَبٰرَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِی الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ﴿۷۸﴾

بڑی برکت والا ہے تمہارے رب کا نام جو عظمت اور بزرگی والا ہے

اٰیَاتُهَا ۹۶	۵۶ سُوْرَةُ الْوَاقِعَةِ مَكِّیَّةٌ ۴۶	رُكُوْعَاتُهَا ۳

سورت واقعہ مکی ہے اس میں ۳ رکوع ۹۶ آیات ۳۷۸ کلمے ایک ہزار سات سو تین حروف ہیں (خزائن)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا

اِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ﴿۱﴾ لَیْسَ لِوَقْعَتِهَا كَاذِبَةٌ ﴿۲﴾

جب ہولے گی وہ ہونے والی ۸ اس وقت اس کے ہونے میں کسی کو انکار کی گنجائش نہ ہوگی

خَافِضَةٌ رَّافِعَةٌ ﴿۳﴾ اِذَا رُجَّتِ الْاَرْضُ رَجًّا ﴿۴﴾

۹ کسی کو پست کرنے والی ۱۰ کسی کو بلندی دینے والی ۱۱ جب زمین کانپنے گی تھرتھرا کر ۱۲

ع ۳ ۱۴

وقف لازم

(بقیہ صفحہ ۸۵۱) کے باہر سے اندر کی شراب سرخ ۹۔ پہلے احسان سے مراد کلمہ طیبہ' اور نیک اعمال ہیں۔ دوسرے احسان سے مراد جنت اور وہاں کی نعمتیں ہیں یعنی جس نے دنیا میں نیکی کی اس کا بدلہ آخرت میں اچھا ہے یا دنیا میں جو کوئی تم سے بھلائی کرے تم بھی اس سے بھلائی کرو تاکہ آخرت میں اس کا اچھا بدلہ دیکھو' اس میں ماں باپ اہل قرابت کے ساتھ ہر بھلائی شامل ہے ۱۰۔ یعنی جن دو جنتوں کا ذکر اوپر گزرا ان کے علاوہ دو جنتیں اور بھی ہیں مگر یہ دونوں ان پہلی جنتوں سے ادنیٰ کہ انہیں دونہا فرمایا (روح) یا ان دونوں سے یہ افضل یعنی ان دونوں سے زیادہ قریب الی العرش' دون ' بمعنی قریب' ان کا سامان یا قوت و زبرجد کا' وہ دونوں جنتیں مقربین کی ہیں یہ ابرار کی ۱۱۔ یعنی ان درختوں کے پتے سبز مائل بہ سیاہی جو انتہائی خوشنما رنگ ہے' نور نظر کے لئے بہت مفید ہے ۱۲۔ پانی کے جن میں مشک عنبر یا مشک و کافر کی خوشبو ۱۔ اگرچہ کھجور و انار بھی میوے ہیں مگر ان کے اشرف ہونے کی وجہ سے ان کا ذکر خصوصیت سے فرمایا' امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے نزدیک کھجور و انار میوے میں داخل نہیں۔ ان کی دلیل یہ آیت ہے جو میوہ نہ کھانے کی قسم کھا کر کھجور یا انار کھائے تو حانث نہ ہو گا ۲۔ یعنی ایسی حوریں جن کی سیرت بھی اچھی' صورت بھی پاکیزہ' اس سے معلوم ہوا کہ اچھی عادت اچھی صورت سے افضل ہے۔ کہ رب نے پہلے اس کا ذکر فرمایا۔ ہمیشہ نیک خصلت بیوی کو ترجیح دینی چاہیے' اگرچہ مومن کو اپنی دنیا کی مومنہ بیوی بھی عطا ہو گی' جو اس کے نکاح میں فوت ہوئی مگر وہ عورت جنت کی چیز نہیں' بلکہ وہ بھی وہاں ثواب حاصل کرنے گئی ہے۔ اس لئے فیهن صرف حوروں کے لئے فرمایا گیا۔ عورتیں فیهن میں داخل نہیں ان کے لئے لھن فرمایا جا سکتا ہے۔ ۳۔ خیموں سے مراد جنتی گھر ہیں' جو ایک موتی کے خیمہ کی طرح ہیں۔ یعنی ہر مومن کی بیویاں حوریں صرف اپنے خیموں میں رہتی ہیں' کہیں باہر نہیں جاتیں' اس سے تین مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ جنت میں پردہ ہو گا' پردہ جنتی نعمت ہے۔ بے پردگی دوزخ کا عذاب کہ وہاں عورت و مرد مخلوط اور ننگے ہوں گے' دوسرے یہ کہ متقی پرہیز گار سے بھی پردہ لازم ہے۔ ۴۔ یعنی جیسے ان دو جنتوں کی حوریں جن و انس کے چھونے سے محفوظ تھیں ایسے ہی ان دونوں جنتوں کی حوریں بھی محفوظ ہیں لہٰذا آیت میں تکرار نہیں ۵۔ بعض علماء نے فرمایا کہ عبقر ایک شخص تھا جو بہت اچھے' اعلیٰ کپڑے بناتا تھا جس گاؤں میں وہ رہتا تھا اس گاؤں کا نام عبقر ہو گیا تھا۔ اہل عرب ہر خوبصورت اور نادر الوجود چیز کو عبقری کہہ دیتے تھے ان کی اصطلاح کے مطابق جنت کے بستروں کو عبقری فرمایا۔ ۶۔ اس سے معلوم ہوا کہ جنت اور وہاں کی تمام نعمتیں اعمال کا بدلہ ہیں۔ مگر دیدار الٰہی کسی عمل کا عوض نہیں' وہ محض فضل رب سے ہے' کیونکہ یہاں اعمال کی جزا میں دیدار کا ذکر نہیں ہوا بلکہ یہاں ارشاد ہوا کہ ہم بڑی بزرگی والے ہیں کچھ اور بھی دیں گے' جو تمہارے خیال و گمان سے وراء ہے یعنی اپنا دیدار ۷۔ سوا دو آیتوں کے اَفَبِهٰذَا الْحَدِیْثِ اور ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِیْنَ تفسیر خازن نے فرمایا کہ جو کوئی ہر رات کو سورہ واقعہ پڑھ لیا کرے اسے کبھی فاقہ نہ ہو ۸۔ یعنی جب قیامت آ جاوے گی' چونکہ قیامت کا آنا یقینی ہے' اس لئے اسے واقعہ فرمایا گیا' خیال رہے کہ قیامت کے بہت نام ہیں۔ ایک نام واقعہ بھی ہے ۹۔ یعنی دیکھ کر تو سب مان لیں گے مگر جو دنیا میں قیامت کے منکر رہے انہیں اس دن کا ماننا مفید نہ ہو گا ۱۰۔ یعنی کفار کو دوزخ انہیں گرا کر ذلیل کرے گی۔ ان کفار میں تمام قسم کے کفار داخل ہیں خواہ رب کے منکر ہوں یا اس کے رسول کے ۱۱۔ عام مومنوں کو عام بلندی۔ خاص مومنوں' اولیاء اللہ علماء کرام کو

(بقیہ صفحہ ۸۵۲) خاص بلندی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی انتہائی عظمت کا ظہور بھی اس دن ہی ہوگا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا۔ کہ جو دنیا میں اونچے بنتے تھے انہیں ذلیل کرے گی اور جو دنیا میں تواضع و انکسار کرتے تھے‘ انہیں اونچا کرے گی ۱۲۔ جس سے تمام عمارتیں گر جائیں گی اور تمام اندرونی چیزیں باہر آ جائیں گی (روح)۔

ا۔ جیسے خشک ستو‘ اول روئی کے گالے کی طرح ہوں گے پھر ستو کی طرح۔ لٰہذا آیتوں میں تعارض نہیں ۲۔ یا تو آپس میں ٹکرا کر ایسے ہو جائیں گے‘ یا صور کی آواز کے صدمے سے۔ آج بھی بارود کے دھماکے سے پہاڑ پھٹ جاتے ہیں ۳۔ اے سارے انسانوں ان تین میں سے دو جماعتیں جنتی ہیں۔ اصحاب یمین اور سابقین‘ ایک جماعت دوزخی یعنی اصحاب شمال جن کا ذکر آگے آ رہا ہے ۴۔ یعنی جو عرش اعظم کی دائیں جانب ہوں گے یا جن کے نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں دیئے جائیں گے وہ مومن ہیں۔ یا جو آدم علیہ السلام کے دائیں جانب تھے میثاق کے دن ۵۔ یہ جملہ اظہار شان کے لئے ہے‘ دیکھو تو کیسے خوشحال ہیں کیسے مزے میں ہیں‘ لٰہذا آیت پر کوئی اعتراض نہیں ۶۔ یعنی جو عرش اعظم کے بائیں طرف ہیں‘ یا جن کے نامہ اعمال بائیں ہاتھ میں ہیں یا جو میثاق کے دن آدم علیہ السلام کی بائیں جانب تھے ۷۔ دیکھو تو وہ کیسے برے حال میں ہیں ۸۔ یعنی جو دنیا میں نیکیوں میں آگے رہے وہ آج درجوں میں آگے ہیں‘ اس میں ہجرت پہلے کرنے والے صحابہ‘ پہلے اسلام لانے والے صحابہ‘ اور دونوں قبلوں کی طرف نماز پڑھنے والے‘ اور نیک اعمال میں پیش قدمی کرنے والے مسلمان داخل ہیں۔ بعض نے فرمایا کہ وہ علماء باعمل ہیں۔ بعض نے فرمایا کہ وہ جوانی میں عبادت کرنے والے‘ گناہوں سے بچنے والے ہیں‘ اس سے اشارۃً معلوم ہوا کہ سابقین کو نامہ اعمال دیئے ہی نہ جائیں گے‘ نہ داہنے ہاتھ میں نہ بائیں میں‘ نہ ان کا حساب ہوگا کیونکہ رب نے ان کا ذکر یمین و شمال والوں کے علاوہ فرمایا۔ خیال رہے کہ بچپن میں فوت ہو جانے والوں کو بھی نامہ اعمال نہ دیئے جائیں گے۔ کیونکہ انکے پاس اعمال ہی نہیں۔ ۹۔ عرش اعظم سے قریب یا جنت میں جناب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نزدیک یا بارگاہ الٰہی میں قرب حضوری والے ہیں ۱۰۔ یعنی امت محمدیہ میں سے اگلے لوگوں یعنی صحابہ کرام میں مقربین زیادہ ہیں‘ پچھلے مسلمانوں میں مقربین تھوڑے‘ شیعہ اس کے برعکس کہتے ہیں کہ عہد نبوی میں صرف دس بیس ہی مومن ہوئے۔ پھر بعد میں بہت شیعہ پیدا ہو گئے‘ وہ اس آیت کے منکر ہیں اس سے معلوم ہوا کہ حضور کی امت ساری گمراہ نہ ہوگی۔ قیامت تک ان میں اللہ کے مقبولین بھی رہیں گے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے۔ بعض نے فرمایا کہ اگلوں سے مراد اگلی امتیں ہیں۔ از آدم تا عیسیٰ علیہم السلام اور پچھلوں سے مراد امت محمدیہ ہے۔ مگر یہ قول حدیث کے خلاف ہے کیونکہ جنتی لوگوں کی ایک سو بیس (۱۲۰) صفیں ہوں گی۔ اسی (۸۰) صفیں امت محمدیہ کی چالیس صفیں باقی امتوں کی‘ تو زیادہ جنتی اس امت میں ہیں ۱۱۔ جن میں لعل۔ یا قوت جڑے ہوئے سونے چاندی کے تاروں سے بنے ہوئے ۱۲۔ یعنی جنتی لوگ حلقہ بنا کر بیٹھا کریں گے۔ اس لئے آج بھی درس اور ذکر الٰہی کے حلقے بنائے جاتے ہیں کہ جنتی حلقوں کے مشابہ ہو جاویں ۱۳۔ کہ نہ انہیں موت آوے اور نہ ان کا لڑکپن بدلے‘ غلمان جنت میں ہی پیدا کئے گئے۔ حوروں کی طرح اہل جنت کے خدام ہیں۔ بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ مشرکین کے فوت شدہ بچے بھی

وَّ بُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا ﴿۵﴾ فَكَانَتْ هَبَآءً مُّنْۢبَثًّا ﴿۶﴾ وَّ كُنْتُمْ

اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائیں گے چورا ہو کر ۱ تو ہو جائیں گے جیسے روزن کی دھوپ میں غبار کے

اَزْوَاجًا ثَلٰثَةً ﴿۷﴾ فَاَصْحٰبُ الْمَیْمَنَةِ ۙ۬ مَاۤ اَصْحٰبُ الْمَیْمَنَةِ ﴿۸﴾

باریک ذرے پھیلے ہوئے ۲ اور تم تین قسم کے ہو جاؤ گے ۳ تو داہنی طرف والے ۴

وَ اَصْحٰبُ الْمَشْـَٔمَةِ ۙ۬ مَاۤ اَصْحٰبُ الْمَشْـَٔمَةِ ﴿۹﴾ وَ السّٰبِقُوْنَ

کیسے داہنی طرف والے ۵ اور بائیں طرف والے ۶ کیسے بائیں طرف والے ۷ اور جو سبقت

السّٰبِقُوْنَ ﴿۱۰﴾ اُولٰٓىٕكَ الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿۱۱﴾ فِیْ جَنّٰتِ النَّعِیْمِ ﴿۱۲﴾

لے گئے وہ تو سبقت ہی لے گئے ۸ وہی مقرب بارگاہ ہیں ۹ چین کے باغوں میں

ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۱۳﴾ وَ قَلِیْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِیْنَ ﴿۱۴﴾ عَلٰى سُرُرٍ

اگلوں میں سے ایک گروہ اور پچھلوں میں سے تھوڑے ۱۰ جڑاؤ تختوں پر

مَّوْضُوْنَةٍ ﴿۱۵﴾ مُّتَّكِـٕیْنَ عَلَیْهَا مُتَقٰبِلِیْنَ ﴿۱۶﴾ یَطُوْفُ عَلَیْهِمْ

ہوں گے ۱۱ ان پر تکیہ لگائے ہوئے آمنے سامنے ۱۲ ان کے گرد لئے پھریں گے

Page-853.bmp

وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ﴿۱۷﴾ بِاَكْوَابٍ وَّ اَبَارِیْقَ ۙ۬ وَ كَاْسٍ

ہمیشہ رہنے والے لڑکے ۱۳ کوزے اور آفتابے اور جام اور آنکھوں کے

مِّنْ مَّعِیْنٍ ﴿۱۸﴾ لَّا یُصَدَّعُوْنَ عَنْهَا وَ لَا یُنْزِفُوْنَ ﴿۱۹﴾

سامنے بہتی شراب ۱۴ کہ اس سے نہ انہیں درد سر ہو اور نہ ہوش میں فرق آئے ۱۵

وَ فَاكِهَةٍ مِّمَّا یَتَخَیَّرُوْنَ ﴿۲۰﴾ وَ لَحْمِ طَیْرٍ مِّمَّا یَشْتَهُوْنَ ﴿۲۱﴾

اور میوے جو پسند کریں اور پرندوں کا گوشت جو چاہیں ۱۶

وَ حُوْرٌ عِیْنٌ ﴿۲۲﴾ كَاَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُوْنِ ﴿۲۳﴾ جَزَآءًۢ بِمَا

اور بڑی آنکھ والیاں حوریں جیسے چھپے رکھے ہوئے موتی ۱۷ صلہ ان کے

كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۲۴﴾ لَا یَسْمَعُوْنَ فِیْهَا لَغْوًا وَّ لَا تَاْثِیْمًا ﴿۲۵﴾

اعمال کا ۱۸ اس میں نہ سنیں گے نہ کوئی بیکار بات نہ گنہگاری ۱۹

(بقیہ صفحہ ۸۵۳) اس زمرہ میں داخل ہو کر جنتی لوگوں کی خدمت کریں گے امام ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کا یہ ہی قول ہے (روح) ۱۴۔ یعنی جنتی لوگوں کو کسی کام کے لئے جنبش کرنے کی ضرورت نہ ہو گی۔ ہر کام خدمتگار بچے کریں گے' معلوم ہوتا ہے کہ ان بچوں سے پردہ نہ ہو گا۔ ورنہ وہ اندر باہر کی خدمت نہیں کر سکتے جیسے دنیا میں بچوں سے پردہ نہیں ہوتا ۱۵۔ کیونکہ جنت میں نیند' موت' غشی' نشہ' بے ہوشی وغیرہ نہیں۔ نیز وہ شراب طہور ہے کہ اس میں لذت و سرور ہے۔ نشہ نہیں ۱۶۔ مگر یہ گوشت آگ سے نہ پکایا جاوے گا۔ کیونکہ جنت میں آگ نہیں' قدرتی طور پر خود بھن جاوے گا' جیسے عیسیٰ علیہ السلام کے غیبی دسترخوان کا کھانا ۱۷۔ جیسے در یتیم جس کو کسی نے نہ چھوا ہو۔ وہ نہایت صاف و چمکدار ہوتا ہے' ایسے ہی وہ حوریں ہیں ۱۸۔ خود اپنے اعمال کا بدلہ یا جن کی طفیل وہ جنت میں گئے۔ ان کے اعمال کا عوض جیسے مومنوں کے نا سمجھ بچے' یا دیوانے مسلمان ۱۹۔ یعنی وہاں کوئی کسی کی عیب جوئی' غیبت وغیرہ نہ کرے گا۔ ہاں کفار کو جنتی برا کہیں گے۔ مگر یہ برا کہنا محبوب ہے۔

۱۔ کہ جنتی ایک دوسرے کو' فرشتے جنتیوں کو سلام کریں گے' رب تعالیٰ ان پر سلام بھیجے گا۔ سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ ۲۔ معلوم ہوا کہ جنت کے پھلوں میں اعلیٰ درجہ کے بیر بھی ہیں' جن میں گٹھلی نہیں' اور ان کا گودا خوشبودار مکھن کی طرح' دنیا میں بعض بیر ایسے لذیذ ہوتے ہیں کہ سبحان اللہ' خیال رہے کہ بیری کا درخت بڑا برکت والا ہے۔ حضرت جبریل کا مقام سدرۃ المنتہیٰ ہی ہے' جہاں شاندار بیری ہے۔ بیری کے فضائل ہماری کتاب اسرار الاحکام میں دیکھو ۳۔ جو جڑ سے چوٹی تک پھل سے بھرے ہوئے۔ پھلوں کا گودا' میٹھے مکھن کی طرح لذیذ نہایت خوشبودار ۴۔ جنت میں ہمیشہ صبح صادق کا سہانا وقت رہے گا۔ نہ دھوپ نہ گرمی' کیونکہ وہاں سورج نہیں' لہٰذا یہاں سایہ کے عرفی معنی مراد نہیں۔ جو حدیث شریف میں آیا ہے کہ درخت طوبیٰ کے سایہ میں سو سال سوار دوڑ سکتا ہے' وہاں اس درخت کا پھیلاؤ مراد ہے۔ کہ اگر سورج ہوتا۔ تو اس درخت کا سایہ اتنا وسیع ہوتا۔ ۵۔ کہ ایک پھل توڑتے ہی فوراً اس جگہ دوسرا پھل پیدا ہو جائے گا۔ نہ وہاں موسم کی شرط ہے نہ کسی حفاظت کی ضرورت' ہر قسم کا پھل ہمیشہ کثرت سے ہو گا رب نصیب کرے ۶۔ یعنی پھلوں کے استعمال سے کسی کو روک ٹوک نہ ہو گی نہ شرعی رکاوٹ' نہ طبی پابندی' نہ کسی بندے کی طرف سے ممانعت' ہر ایک کے پاس بہت کثرت سے میوے ہوں گے' معلوم ہوا کہ جنت میں مرض نہ ہو گا۔ کیونکہ یہ بھی نعمتوں سے روکتا ہے۔ ۷۔ بچھونوں سے مراد آرام کے بستر ہیں نہ کہ سونے کے' کیونکہ جنت میں نیند نہیں یعنی ان کے بستر عالی شان اونچے جڑاؤ تختوں پر ہوں گے' یا انہیں رفیع الشان' بیویاں عطا ہوں گی' فرش سے مراد بیوی۔ اس لئے آگے بیویوں کا ذکر ہو رہا ہے ۸۔ اس سے معلوم ہوا کہ حوریں پیدا ہو چکی ہیں۔ اور باوجود لاکھوں سال کے اپنے حسن و شباب میں اس ہی حال پر ہیں' جیسے آفتاب و چاند ہزارہا سال سے ہے مگر اس کے نور میں کوئی فرق نہیں آیا خیال رہے کہ دنیاوی بیوی بھی جنت میں جوان باکرہ' حسینہ جمیلہ ہو گی' ان کی جوانی و حسن لازوال ہو گا ۹۔ اگرچہ دنیا میں بوڑھی یا بدشکل تھیں مگر وہاں کنواری و خوبصورت ہوں گی اور ان کا کنوارپن و حسن و جوانی کبھی ختم نہ ہو گا معلوم ہوا کہ بدن انسان کے اجزاء اصلیہ تو وہ ہی ہوں گے جو دنیا میں تھے مگر ہیئت ترکیبیہ بدلی ہوئی ہو گی ۱۰۔ تینتیس سال کی عمر ساٹھ ہاتھ لمبائی سات ہاتھ چوڑائی' آدم علیہ السلام کے قد کی مثل (روح) ۱۱۔ یعنی یہ تمام نعمتیں ان لوگوں کے لئے ہیں جو محشر میں عرش کی دائیں طرف رہے' یا

اِلَّا قِیْلًا سَلٰمًا سَلٰمًا ﴿۲۶﴾ وَاَصْحٰبُ الْیَمِیْنِ ۙ۬ مَآ اَصْحٰبُ

ہاں یہ کہنا ہو گا سلام سلام لہ اور داہنی طرف والے کیسے داہنی طرف

الْیَمِیْنِ ﴿۲۷﴾ فِیْ سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ ﴿۲۸﴾ وَّطَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ ﴿۲۹﴾

والے بے کانٹوں کی بیریوں میں ۲ اور کیلے کے گچھوں میں ۳

وَّظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ ﴿۳۰﴾ وَّمَآءٍ مَّسْکُوْبٍ ﴿۳۱﴾ وَّفَاکِهَةٍ کَثِیْرَةٍ ﴿۳۲﴾

اور ہمیشہ کے سائے میں ۴ اور ہمیشہ جاری پانی میں اور بہت سے میووں میں

لَّا مَقْطُوْعَةٍ وَّلَا مَمْنُوْعَةٍ ﴿۳۳﴾ وَّفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ ﴿۳۴﴾ اِنَّآ

جو نہ ختم ہوں ۵ اور نہ روکے جائیں ۶ اور بلند بچھونوں میں ۷ بے شک ہم نے ان

اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَآءً ﴿۳۵﴾ فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْکَارًا ﴿۳۶﴾ عُرُبًا اَتْرَابًا ﴿۳۷﴾

عورتوں کو اچھی اٹھان اٹھایا ۸ تو انہیں بنایا کنواریاں ۹ اپنے شوہر پر پیاریاں انہیں پیار

لِّاَصْحٰبِ الْیَمِیْنِ ﴿۳۸﴾ ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۳۹﴾ وَثُلَّةٌ مِّنَ

دلانیں ایک عمر والیاں ۱۰ داہنی طرف والوں کیلئے ۱۱ اگلوں میں سے ایک گروہ اور

الْاٰخِرِیْنَ ﴿۴۰﴾ وَاَصْحٰبُ الشِّمَالِ ۙ۬ مَآ اَصْحٰبُ الشِّمَالِ ﴿۴۱﴾

پچھلوں میں سے ایک گروہ ۱۲ اور بائیں طرف والے ۱۳ کیسے بائیں طرف والے ۱۴

فِیْ سَمُوْمٍ وَّحَمِیْمٍ ﴿۴۲﴾ وَّظِلٍّ مِّنْ یَّحْمُوْمٍ ﴿۴۳﴾ لَّا بَارِدٍ وَّلَا

جلتی ہوا اور کھولتے پانی میں اور جلتے ہوئے دھوئیں کی چھاؤں میں ۱۵ جو نہ ٹھنڈی نہ

کَرِیْمٍ ﴿۴۴﴾ اِنَّهُمْ کَانُوْا قَبْلَ ذٰلِکَ مُتْرَفِیْنَ ﴿۴۵﴾ وَکَانُوْا

عزت کی بے شک وہ اس سے پہلے نعمتوں میں تھے ۱۶ اور اس بڑے

یُصِرُّوْنَ عَلَی الْحِنْثِ الْعَظِیْمِ ﴿۴۶﴾ وَکَانُوْا یَقُوْلُوْنَ ۙ۬

گناہ کی ہٹ رکھتے تھے ۱۷ اور کہتے تھے

اَئِذَا مِتْنَا وَکُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ﴿۴۷﴾ اَوَ

کیا جب ہم مر جائیں اور ہڈیاں مٹی ہو جائیں تو کیا ضرور ہم اٹھائے جائیں گے ۱۸ اور کیا

آبَاؤُنَا الْأَوَّلُونَ ﴿۴۸﴾ قُلْ إِنَّ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ ﴿۴۹﴾

ہمارے اگلے باپ دادا بھی۔ تم فرماؤ بے شک سب اگلے اور پچھلے ۱

لَمَجْمُوعُونَ إِلَىٰ مِيقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُومٍ ﴿۵۰﴾ ثُمَّ إِنَّكُمْ

ضرور اکٹھے کئے جائیں گے ایک جانے ہوئے دن کی میعاد پر ۲ پھر بیشک تم

أَيُّهَا الضَّالُّونَ الْمُكَذِّبُونَ ﴿۵۱﴾ لَآكِلُونَ مِن شَجَرٍ مِّن

اے گمراہو جھٹلانے والو ۳ ضرور تھوہر کے پیڑ میں سے

زَقُّومٍ ﴿۵۲﴾ فَمَالِئُونَ مِنْهَا الْبُطُونَ ﴿۵۳﴾ فَشَارِبُونَ عَلَيْهِ مِنَ

کھاؤ گے پھر اس سے پیٹ بھرو گے ۴ پھر اس پر کھولتا پانی

الْحَمِيمِ ﴿۵۴﴾ فَشَارِبُونَ شُرْبَ الْهِيمِ ﴿۵۵﴾ هَٰذَا نُزُلُهُمْ يَوْمَ

پیو گے پھر ایسا پیو گے جیسے سخت پیاسے اونٹ پئیں ۵ یہ ان کی مہمانی ہے انصاف

الدِّينِ ﴿۵۶﴾ نَحْنُ خَلَقْنَاكُمْ فَلَوْلَا تُصَدِّقُونَ ﴿۵۷﴾ أَفَرَأَيْتُم

کے دن ۶ ہم نے تمہیں پیدا کیا تو تم کیوں نہیں سچ مانتے ۷ تو بھلا دیکھو تو

مَّا تُمْنُونَ ﴿۵۸﴾ أَأَنتُمْ تَخْلُقُونَهُ أَمْ نَحْنُ الْخَالِقُونَ ﴿۵۹﴾

وہ منی جو گراتے ہو ۸ کیا تم اس کا آدمی بناتے ہو ۹ یا ہم بنانے والے ہیں ۱۰

نَحْنُ قَدَّرْنَا بَيْنَكُمُ الْمَوْتَ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوقِينَ ﴿۶۰﴾

ہم نے تم میں مرنا ٹھہرایا ۱۱ اور ہم اس سے ہارے نہیں ۱۲

عَلَىٰ أَن نُّبَدِّلَ أَمْثَالَكُمْ وَنُنشِئَكُمْ فِي مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿۶۱﴾

کہ تم جیسے اور بدل دیں ۱۳ اور تمہاری صورتیں وہ کر دیں جس کی تمہیں خبر نہیں ۱۴

وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ النَّشْأَةَ الْأُولَىٰ فَلَوْلَا تَذَكَّرُونَ ﴿۶۲﴾

اور بے شک تم جان چکے ہو پہلی اٹھان پھر کیوں نہیں سوچتے ۱۵

أَفَرَأَيْتُم مَّا تَحْرُثُونَ ﴿۶۳﴾ أَأَنتُمْ تَزْرَعُونَهُ أَمْ نَحْنُ

تو بھلا بتاؤ تو جو بوتے ہو کیا تم اس کی کھیتی بناتے ہو یا ہم بنانے

(بقیہ صفحہ ۸۵۴) جن کے داہنے ہاتھ میں نامہ اعمال دیئے گئے ۱۲۔ یعنی ان داہنے والوں کے دو گروہ ہوں گے' کچھ اگلوں یعنی صحابہ کرام کے اور کچھ پچھلوں یعنی بعد والوں کے اس کے معنی یہ نہیں کہ صحابہ میں بعض داہنے والے ہیں اور بعض بائیں والے کیونکہ وہ سارے جنتی ہیں رب فرماتا ہے۔ وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى لہٰذا آیت پر کوئی اعتراض نہیں ۱۳۔ یعنی کفار جن کے نامہ اعمال بائیں ہاتھ میں دیئے جائیں گے اور وہ عرش اعظم کی بائیں طرف کھڑے ہوں گے ۱۴۔ وہ عجیب ہی بد بخت لوگ ہیں یہ ما تعجب دلانے کے لئے ہے ۱۵۔ ان کو یہ عذاب دوزخ پر پہنچنے پر دیئے جائیں گے نہ کہ میدان محشر میں' خیال رہے کہ کافر کی قبر میں گرم لو اور دوزخ کا دھواں و تپش پہنچتے ہیں کھولتا پانی نہیں ۱۶۔ معلوم ہوا کہ اگر دنیا میں رب کی نعمتوں کا شکر ادا نہ کیا جائے' تو وہ زحمتیں ہیں۔ کہ ان کے سبب عذاب زیادہ ہو گا ۱۷۔ یعنی کفر پر ضد سے قائم تھے۔ اس سے دو مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ کفر تمام گناہوں سے بڑا ہے کہ اسے رب نے عظیم فرمایا' دوسرے یہ کہ مشرکین کے نا سمجھ بچے دوزخی نہیں کیونکہ وہ ضد سے کفر پر قائم نہیں' تیسرے یہ کہ بعض لوگوں کو بغیر عمل بھی جنت ملے گی کیونکہ رب نے یہاں دوزخی ہونے کی یہ وجہ بیان فرمائی مگر جنتی کے لئے کوئی وجہ عمل کی ذکر نہ فرمائی۔ تاکہ معلوم ہو کہ جنت میں داخلہ کے لئے عمل نیک شرط نہیں' رب فضل کرے تو گنہگار مومن کو بھی بخش دے ۱۸۔ یہ سوال انکار کے لئے کرتے تھے' یعنی ایسا نہیں ہو سکتا۔

۱۔ آدم علیہ السلام سے حضور کے زمانہ تک کے لوگ اگلے ہیں اور حضور کے زمانہ سے قیامت تک کے لوگ پچھلے' معلوم ہوا کہ محشر میں الحناسب کو ہے اگرچہ دنیا میں ایک ساعت کے لئے آیا ہو ۲۔ قیامت میں پہلے سب اکٹھے ہوں گے پھر کافر و مومن علیحدہ چھانٹ دیئے جائیں گے۔ پہلے معنی سے قیامت کو روز حشر کہتے ہیں دوسرے معنی سے اسے یوم الفصل کہتے ہیں' رب فرماوے گا وَامْتَازُوا الْيَوْمَ أَيُّهَا الْمُجْرِمُونَ لہٰذا آیات میں تعارض نہیں' میقات یا وقت مقرر کو کہتے ہیں یا جگہ مقررہ کو' اس لئے احرام باندھنے کی جگہ کو میقات کہا جاتا ہے۔ ۳۔ اس میں ان کفار مکہ سے خطاب ہے جن کا کفر پر مرنا علم الٰہی میں ہے ورنہ ان میں بعض وہ لوگ بھی تھے' جو آئندہ ایمان لا کر صحابی بننے والے تھے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ زقوم صرف کافروں کو کھلایا جائے گا۔ ۴۔ یعنی زقوم تمہاری دائمی غذا ہو گی جس سے تم بھوک کا عذاب دفع کرنے کی کوشش کرو گے۔ وہ دوا یا میوے کے طور پر نہ کھاؤ گے ۵۔ جیسے تونس کے مارے اونٹ کہ پانی سے سیری و تسکین نہیں ہوتی' پئے ہی جاتا ہے' ایسے ہی تمہیں اس سے سیری نہ ہو گی پئے ہی جاؤ گے ۶۔ یعنی قیامت کے دن جس کی انتہاء جنت و دوزخ کے داخلہ پر ہے لہٰذا آیت پر اعتراض نہیں ۷۔ قیامت کے بعد اٹھنے کو یا حضور کی تمام غیبی خبروں کی حقانیت کو' پہلے معنی قوی ہیں کہ آگے اس کا ذکر ہو چکا ۸۔ عورتوں کے رحم میں صحبت کے وقت جس سے بچے پیدا ہوتے ہیں ۹۔ خیال رہے کہ خلق کے معنی ہیں بنانا' پیدا کرنا' نیستی کو ہستی بخشنا۔ گھڑ لینا۔ آخری معنی سے بندے کی طرف بھی خلق کی نسبت ہو جاتی ہے رب فرماتا ہے۔ وَتَخْلُقُوْنَ اِفْكًا تم جھوٹ گھڑتے ہو اور عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا تھا' اَخْلُقُ لَكُمْ مِّنَ الطِّيْنِ كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ پہلے معنی کے لحاظ سے خدا کے سوا کسی کی طرف خلق کی نسبت نہیں ہو سکتی' لہٰذا آیات میں تعارض نہیں' یعنی خالق ہم ہی ہیں' اگر پیدائش تمہارے قبضہ میں ہوتی تو تم اپنی مرضی کے مطابق بچے پیدا کر لیا کرتے ۱۰۔ (روح البیان نے فرمایا) کہ قرآن میں رب نے بعض جگہ اپنے کو جمع کے صیغہ سے ارشاد فرمایا۔ تعظیم اور

(بقیہ صفحہ ۸۵۵) ذات و صفات کی طرف اشارہ فرمانے کے لئے بندہ ہمیشہ رب کے لئے واحد کا صیغہ بولے کبھی جمع نہ بولے کہ اس میں شرک کا دھوکہ ہے یہ نہ کہے کہ اے اللہ آپ یہ کر دیجئے' یہ کہے کہ تو یہ کر دے ۱۱۔ یعنی تمہاری پیدائش بھی ہمارے قبضہ میں ہے اور موت بھی کہ کسی کو بچپن میں مار دیتے ہیں کسی کو بڑھاپے میں' ہر ایک کی موت و زندگی کا اندازہ لوح محفوظ میں ہے ۱۲۔ یعنی ہم دن رات مخلوق کو پیدا بھی کر رہے ہیں' مار بھی رہے ہیں' ہر آن قدرت کے کروڑوں کرشمے دکھا رہے ہیں مگر نہ ہمیں اس سے تھکن ہوتی ہے نہ آرام کی ضرورت نہ کسی قسم کی ہار۔ ہم نے لوگوں کی عمریں مختلف رکھیں' ہزارہا مصلحتوں کی بنا پر نہ کہ اپنی کمزوری سے ۱۳۔ کہ تم کو فنا کر کے تمہاری جگہ دوسری قوم آباد کر دیں ۱۴۔ کہ تمہیں مسخ کر کے بندر' گدھا وغیرہ بنا دیں' جیسے تم سے پہلے ہوا معلوم ہوا کہ اب بھی مسخ و خسف کے عذاب آ سکتے ہیں بلکہ قریب قیامت آئیں گے' حضور کی تشریف آوری کے بعد عام مسخ و خسف بند فرما دیئے گئے' لہٰذا آیت و حدیث میں تعارض نہیں ۱۵۔ یعنی اپنی پچھلی زندگی میں غور کر کے اگلی زندگی پر ایمان لاؤ' جو تمہیں مٹی سے انسان بنا سکتا ہے' وہ آئندہ بھی تمہیں مٹی بنا کر دوبارہ انسان بنا سکتا ہے۔

الزرعون ﴿۶۴﴾ لو نشاء لجعلنه حطاما فظلتم تفکهون ﴿۶۵﴾

والے ہیں ۱ ہم چاہیں تو اسے روندن کر دیں ۲ پھر تم باتیں بناتے رہ جاؤ

انا لمغرمون ﴿۶۶﴾ بل نحن محرومون ﴿۶۷﴾ افرءیتم

کہ ہم پر چٹی پڑی ۳ بلکہ ہم بے نصیب رہے ۴ تو بھلا بتاؤ تو

الماء الذی تشربون ﴿۶۸﴾ ءانتم انزلتموه من

وہ پانی جو پیتے ہو کیا تم نے اسے بادل سے اتارا ۵

المزن ام نحن المنزلون ﴿۶۹﴾ لو نشاء جعلنه

یا ہم ہیں اتارنے والے ۶ ہم چاہیں تو اسے کھاری کر دیں ۷

اجاجا فلولا تشکرون ﴿۷۰﴾ افرءیتم النار التی

پھر کیوں نہیں شکر کرتے۔ تو بھلا بتاؤ تو وہ آگ جو تم روشن

تورون ﴿۷۱﴾ ءانتم انشاتم شجرتها ام نحن

کرتے ہو ۸ کیا تم نے اس کا پیڑ پیدا کیا یا ہم ہیں پیدا

المنشئون ﴿۷۲﴾ نحن جعلنها تذکرة ومتاعا

کرنے والے۔ ہم نے اسے جہنم کا یادگار بنایا ۹ اور جنگل میں مسافروں

للمقوین ﴿۷۳﴾ فسبح باسم ربک العظیم ﴿۷۴﴾ فلا

کا فائدہ ۱۰ تو اے محبوب تم پاکی بولو اپنے عظمت والے رب کے نام کی۔ تو مجھے

اقسم بمواقع النجوم ﴿۷۵﴾ وانه لقسم لو تعلمون

قسم ہے ان جگہوں کی جہاں تارے ڈوبتے ہیں ۱۱ اور تم سمجھو تو یہ بڑی قسم

عظیم ﴿۷۶﴾ انه لقرءان کریم ﴿۷۷﴾ فی کتب مکنون ﴿۷۸﴾

ہے ۱۲ بے شک یہ عزت والا قرآن ہے ۱۳ محفوظ نوشتہ میں

لا یمسه الا المطهرون ﴿۷۹﴾ تنزیل من رب العلمین ﴿۸۰﴾

اسے نہ چھوئیں ۱۴ مگر باوضو ۱۵ اتارا ہوا ہے سارے جہان کے رب کا

۱۔ یعنی کھیتوں میں بیج تم ڈالتے ہو اور اسے اگانا ہماری قدرت سے ہے' سبحان اللہ ہم بگاڑنے والے وہ بنانے والا۔ اس سے پتہ لگا کہ رب کو حارث نہیں کہہ سکتے' زارع کہہ سکتے ہیں' جیسے اسے طبیب نہیں کہہ سکتے۔ حکیم و شافی کہہ سکتے ہیں۔ کیونکہ حرث بمعنی محنت ہے زرع بمعنی قدرت' رب تعالیٰ محنت سے پاک ہے' ایسے ہی طبیب وہ جو طبابت کا پیشہ کرے' رب اس سے پاک ہے ۲۔ یعنی کھیت کو خشک گھاس بنا دیں۔ جو ریزہ ہو کر ہوا میں اڑتی پھرے ۳۔ حسرت و رنج سے کہو کہ ہمارا تخم بھی واپس نہ ہو' اور محنت رائگاں گئی' یہی حال اعمال کا ہے اگر اس پر قبولیت کی ہوا نہ چلے تو سب برباد ہے۔ ۴۔ خیال رہے کہ بعض ممالک میں بارش کا ہی پانی پیا جاتا ہے۔ سال بھر تک اس پر گزارہ کرتے ہیں ان کے لئے تو یہ آیت ظاہر ہے جہاں کنوؤں کا پانی پیا جاتا ہے ان کے لئے بھی یہ آیت درست ہے کہ کنوئیں میں پانی بارش ہی سے ہوتا ہے۔ جس سال بارش نہ ہو کنوئیں خشک ہو جاتے ہیں۔ لہٰذا آیت بالکل واضح ہے ۵۔ بارش اتارنا فرشتوں کا کام ہے مگر چونکہ رب کے حکم سے ہے' لہٰذا فرمایا گیا کہ ہم اتارتے ہیں ۶۔ اجاج اس کھاری پانی کو کہا جاتا ہے جو پینے کے قابل نہ ہو۔ یعنی کڑوا جیسے شور سمندر کا پانی ۷۔ عرب میں دو درخت ہوتے ہیں نر و مادہ مرخ جسے زندہ بھی کہتے ہیں' عفار جسے زندہ کہتے ہیں ان کی رگڑ سے آگ کا شعلہ پیدا ہوتا ہے اس میں اس طرف اشارہ ہے ۸۔ کہ دنیا کی آگ دیکھ کر دوزخ کی آگ یاد کر لو۔ دوزخ کی آگ دنیا کی آگ سے ستر گناہ زیادہ تیز ہے ۹۔ اور اب تو سفر آگ سے ہو رہا ہے انجن وغیرہ آگ سے چل رہے ہیں' ممکن ہے اس میں خبر غیب کی ہو' رب سواریوں کے بارے میں فرماتا ہے۔ وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ مسافر کو سفر میں آگ سے بہت فائدے ہوتے ہیں' آگ مسافر کے لئے رہبر بھی ہوتی ہے اور آگ سے ہی مسافر منزل پر کھانا تیار کر لیتے ہیں۔ آگ سے ہی سردی دفع کرتے ہیں ۱۰۔ یعنی صحابہ کرام کی قبور کہ اس میں وہ صحابہ سو رہے ہیں جو امت کی ہدایت کے تارے ہیں۔ حضور نے فرمایا اَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْمِ چونکہ صحابہ عظمت والے ہیں تو ان کی قبریں بھی عظمت والی ہیں۔ چونکہ یہ قسم بڑی اعلیٰ چیز کی ہے لہٰذا قسم بھی عظیم ہے (روح) ۱۱۔ کیونکہ یہ محبوبوں کی آخری خواب گاہوں یا مقربین کی عبادت کے اوقات کی قسم ہے۔ یہ دونوں

(بقیہ صفحہ ۸۵۶) رب کی بڑی پیاری ہیں کہ پیاروں سے تعلق رکھتی ہیں ۱۲۔ قرآن شریف خود بھی عزت والا ہے دوسروں کو بھی عزت دینے والا کہ جس کاغذ سیاہی کو اس سے نسبت ہو جاوے اس کی عزت بڑھ جاتی ہے ۱۳۔ یعنی گندے جسم والا نہ چھوئے یا گندے دل والے اسے مس بھی نہ کریں گے' نور قرآن پاک دل' پاک سینہ میں رہتا ہے' پہلی صورت میں یہ نہی ہے' دوسری صورت میں نفی ۱۴۔ خیال رہے کہ جنبی' حائضہ و نفاس والی عورت قرآن کریم کو بغیر غلاف نہیں چھو سکتے' یہ لوگ اپنے پہنے ہوئے کپڑے کے گوشہ سے بھی چھو نہیں سکتے' بے وضو آدمی اپنے کپڑے کے پلو سے چھو سکتا ہے' نیز بے وضو بغیر چھوئے قرآن پڑھ سکتا ہے۔ مگر مذکورہ بالا لوگوں کو پڑھنا بھی حرام ہے۔ ہاں وہ لوگ تلاوت قرآن کے سوا اور ہر طرح کا ذکر الٰہی کر سکتے ہیں ۱۵۔ یعنی قرآن شریف اللہ تعالیٰ کی طرف سے آہستہ آہستہ ۲۳ سال کی مدت میں اتارا گیا' اس طرح کہ حضرت جبریل آئے اور کچھ سنا گئے دیگر کتب کی طرح لکھا ہوا نہ اترا۔ رب العالمین فرما کر اشارہ کیا کہ یہ قرآن عالمین کے لئے آیا ہے ہمیشہ کے لئے آیا۔

أَفَبِهَٰذَا الْحَدِيثِ أَنْتُمْ مُدْهِنُونَ ﴿٨١﴾ وَتَجْعَلُونَ

تو کیا اس بات میں تم سستی کرتے ہو ۱ اور اپنا حصہ یہ

رِزْقَكُمْ أَنَّكُمْ تُكَذِّبُونَ ﴿٨٢﴾ فَلَوْلَا إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُومَ ﴿٨٣﴾

رکھتے ہو کہ جھٹلاتے ہو ۲ پھر کیوں نہ ہو جب جان گلے تک پہنچے

وَأَنْتُمْ حِينَئِذٍ تَنْظُرُونَ ﴿٨٤﴾ وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْكُمْ

اور تم اس وقت دیکھ رہے ہو ۳ اور ہم اس کے زیادہ پاس ہیں ۴ تم سے

وَلَٰكِنْ لَا تُبْصِرُونَ ﴿٨٥﴾ فَلَوْلَا إِنْ كُنْتُمْ غَيْرَ

مگر تمہیں نگاہ نہیں ۵ تو کیوں نہ ہوا اگر تمہیں بدلہ

مَدِينِينَ ﴿٨٦﴾ تَرْجِعُونَهَا إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿٨٧﴾

ملنا نہیں کہ اسے لوٹا لاتے اگر تم سچے ہو ۶

فَأَمَّا إِنْ كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِينَ ﴿٨٨﴾ فَرَوْحٌ وَرَيْحَانٌ

پھر وہ مرنے والا اگر مقربوں سے ہے ۷ تو راحت ہے اور پھول ۸

وَجَنَّتُ نَعِيمٍ ﴿٨٩﴾ وَأَمَّا إِنْ كَانَ مِنْ أَصْحَابِ

اور چین کے باغ ۹ اور اگر داہنی طرف والوں

الْيَمِينِ ﴿٩٠﴾ فَسَلَامٌ لَكَ مِنْ أَصْحَابِ الْيَمِينِ ﴿٩١﴾

سے ہو تو اے محبوب تم پر سلام ہے داہنی طرف والوں سے ۱۰

وَأَمَّا إِنْ كَانَ مِنَ الْمُكَذِّبِينَ الضَّالِّينَ ﴿٩٢﴾ فَنُزُلٌ

اور اگر جھٹلانے والے گمراہوں میں سے ہو ۱۱ تو اس کی مہمانی

مِنْ حَمِيمٍ ﴿٩٣﴾ وَتَصْلِيَةُ جَحِيمٍ ﴿٩٤﴾ إِنَّ هَٰذَا لَهُوَ

کھولتا پانی اور بھڑکتی آگ میں دھنسانا ۱۲ یہ بے شک اعلیٰ درجہ کی

حَقُّ الْيَقِينِ ﴿٩٥﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ ﴿٩٦﴾

یقینی بات ہے ۱۳ تو اے محبوب تم اپنے عظمت والے رب کے نام کی پاکی بولو ۱۴

ع ۳ ۱۶

۱۔ یہاں حدیث سے مراد قرآن شریف ہے کیونکہ اس میں ہر قسم کی باتیں ہیں' احکام' مثالیں' قصے' شریعت طریقت کے احکام' سستی کرنے سے مراد یا نہ ماننا ہے یا ماننے میں دیر لگانا' یا اسے حقیر جاننا ۲۔ یہاں رزق بمعنی حصہ ہے یعنی اس قرآن سے بعض لوگ ہدایت لیں گے بعض زیادہ گمراہ ہو جائیں گے' تم نے اس کے جھٹلانے کو اپنا حصہ بنا کر گمراہی اور بڑھائی۔ حضرت حسن فرماتے ہیں کہ بڑا بدنصیب وہ ہے جس کا حصہ قرآن شریف کو جھٹلانا ہو ۳۔ یعنی اے لوگو اگر تم میں کچھ بل بوتا ہے تو کسی کو مرتے ہوئے دیکھ کر اس کی جان واپس کیوں نہیں کر لیتے' جب تم اتنے کمزور بے بس ہو تو قادر مطلق رب تعالیٰ پر ایمان لاؤ' اس طرح کہ اس کے رسولوں کو مانو ۴۔ یعنی ہمارا علم و قدرت اس سے قریب ہے یا یہ کہ ہمارے فرشتے ملک الموت اور ان کے خدام اس سے قریب ہیں' ورنہ رب تعالیٰ قرب مکانی سے پاک ہے اس سے معلوم ہوا کہ اللہ کے خاص بندوں کا قرب رب کا قرب ہے۔ جو رب کے بندوں کے پاس ہے وہ رب کے پاس ہے ۵۔ ہماری شانوں میں غور نہیں کرتے یا ہمارے فرشتوں کو نہیں دیکھتے۔ تُبْصِرُوْنَ بِاَبْصَارٍ سے بنا یا بصیرت سے ۔ ۶۔ اس قول میں کہ رب تعالیٰ دوبارہ زندہ نہ فرمائے گا بعض کفار کا عقیدہ تھا اور ہے کہ روح انسانی جسم انسانی سے نکل کر دوسرے جانوروں کی شکلوں میں دنیا میں آوے گی جسے آواگون کہتے ہیں اس آیت سے ان لوگوں کی بھی تردید ہو سکتی ہے کہ اگر روح پھر لوٹ کر آ سکتی ہے تو تم نکلتی ہوئی روح کو نکلنے نہ دو واپس لوٹا لو' جب تم واپس نہیں کر سکتے تو مان لو کہ تم بے بس ہو رب قوی قادر ہے۔ ۷۔ معلوم ہوا کہ مقربین کو نامہ اعمال دیئے ہی نہ جائیں گے' نہ دائیں ہاتھ میں نہ بائیں میں' ان کا حساب کوئی نہیں ایسے ہی بچے کہ ان کے پاس اعمال کوئی نہیں' یہ وہ لوگ ہیں جو بے حساب جنت میں جائیں گے کیونکہ یہاں مقربین کا ذکر دائیں بائیں والوں کے مقابلہ میں ہو رہا ہے سرکاری دربار میں عوام تو پاس لے کر جاتے ہیں مگر وزراء کو اس کی ضرورت نہیں ۸۔ کہ موت کے فرشتے اس کی وفات کے وقت جنت کے پھول سونگھاتے ہیں' ان کی خوشبو لے کر وہ وفات پاتا ہے۔ ۹۔ یعنی جنت کو وہ مقرب اپنی قبر سے دیکھتا ہے' قیامت کے بعد ان میں داخل ہو گا' شہداء کی روحیں مرتے ہی جنت میں پہنچ جاتی ہیں۔ مگر جسمانی داخلہ بعد قیامت ہو گا' صوفیاء فرماتے ہیں کہ مقربین کے لئے دنیا میں وصال کی خوشبو اور جمال یار کے پھول ہیں (روح) ۱۰۔ روح البیان نے

(بقیہ صفحہ ۸۵۷) فرمایا کہ جنتی آدمی کے مرتے وقت اس کے اہل قرابت کی روحیں استقبال کے لئے آتی ہیں' اسے سلام کرتی ہیں تو معنی یہ ہوئے کہ اے یمین والے تجھے مرتے وقت یمین والوں کی طرف سے سلام ہو گا۔ خزائن العرفان نے فرمایا "کہ اے محبوب آپ یمین والوں کی طرف سے بے فکر رہیں' وہ بڑے آرام سے ہیں' آپ کو سلام بھیجتے ہیں قبول فرماؤ ۱۱۔ یہ وہ ہیں جنہیں شمال والا فرمایا تھا' یعنی کفار جن کے نامہ اعمال بائیں ہاتھ میں ہوں گے ۱۲۔ یعنی دوزخی کفار کو ان کے مرتے وقت نہ استقبال کے لئے ان کے پہلے مرے ہوئے لوگوں کی روحیں آئیں نہ انہیں کوئی سلام کرے' یوں ہی بعد موت قبر میں اور کل قیامت میں ان کا حمایتی یا استقبالی کوئی

اٰیَاتُهَا ۲۹ ۵۷ سُوْرَةُ الْحَدِیْدِ مَدَنِیَّةٌ ۹۴ رُكُوْعَاتُهَا ۴

یہ سورت مدنی ہے اس میں ۴ رکوع ۲۹ آیات ۵۴۴ کلمے اور ۲۴۷۶ حروف ہیں (خازن خزائن)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِیْزُ

اللہ کی پاکی بولتا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے ۱ اور وہی عزت و

الْحَكِیْمُ ۝۱ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ یُحْیٖ وَیُمِیْتُ ۚ

حکمت والا ہے اسی کے لئے ہے آسمانوں اور زمین کی سلطنت ۲ جلاتا ہے اور مارتا ہے

وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝۲ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَ

اور وہ سب کچھ کر سکتا ہے وہی اول وہی آخر ۴

الظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ۝۳ هُوَ الَّذِیْ

وہی ظاہر وہی باطن ۵ اور وہی سب کچھ جانتا ہے ۶ وہی ہے

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی

جس نے آسمان اور زمین چھ دن میں پیدا کئے ۷ پھر عرش پر استوی

عَلَی الْعَرْشِ ؕ یَعْلَمُ مَا یَلِجُ فِی الْاَرْضِ وَمَا یَخْرُجُ

فرمایا جیسا اس کی شان کے لائق ہے ۸ جانتا ہے جو زمین کے اندر جاتا ہے ۹ اور جو اس سے

مِنْهَا وَمَا یَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَا یَعْرُجُ فِیْهَا ؕ وَهُوَ مَعَكُمْ

باہر نکلتا ہے ۱۰ اور جو آسمان سے اترتا ہے اور جو اس میں چڑھتا ہے ۱۱ اور وہ تمہارے ساتھ

اَیْنَ مَا كُنْتُمْ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ۝۴ لَهٗ مُلْكُ

ہے تم کہیں ہو ۱۲ اور اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے ۱۳ اسی کی ہے آسمانوں

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاِلَی اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝۵ یُوْلِجُ

اور زمین کی سلطنت ۱۴ اور اللہ ہی کی طرف سب کاموں کی رجوع ۱۵ رات کو دن

نہیں ان کی خاطر تواضع دوزخ میں قیام وہاں کے کھولتے پانی اور کانٹے والی غذاؤں سے ہے' دنیا میں ہی دیکھ لو محبوبوں کے مزارات پر سلام کرنے والوں کا میلہ لگا رہتا ہے' تمام قبرستان میں لوگ عموماً" فاتحہ پڑھتے رہتے ہیں' مردودوں کی قبروں کی طرف کوئی توجہ نہیں کرتا ۱۳۔ یعنی ان تینوں گروہوں کے جو حالات بیان ہوئے وہ سب برحق ہیں جن میں تردد کی گنجائش نہیں

سورۃ الحدید ۱۔ جب یہ آیت نازل ہوئی تو حضور نے فرمایا کہ اسے رکوع میں پڑھا کرو ۱۔ تسبیح کے معنی ہیں اللہ تعالیٰ کو بے عیب جاننا یا بے عیب کہنا یا اس کی بے عیبی پر دلالت کرنا پہلی تسبیح اعتقادی ہے دوسری قولی' تیسری قہری' یہاں تسبیح قولی مراد ہے' یعنی آسمان و زمین کی تمام جاندار و بے جان چیزیں رب تعالیٰ کی پاکی بولتی ہیں' بعض اولیاء نے ان کی تسبیح سنی بھی ہے حضور کے فیض سے ابوجہل نے بھی مٹھی کی کنکریوں کی تسبیح سن لی ۲۔ اس طرح کہ حقیقی بادشاہ وہی ہے جسے چاہے عارضی طور پر بادشاہت عطا فرمادے ۳۔ یعنی جب تک چاہے تمہیں زندہ رکھتا ہے' جب چاہے گا مار دے گا یا قیامت میں مردوں کو زندہ فرمائے گا۔ ۴۔ یعنی اللہ تعالیٰ سب سے پہلے ہے کہ کچھ نہ تھا اور وہ تھا اور سب سے آخر ہے کہ کچھ نہ رہے گا مگر وہ رہے گا ازلی ابدی ہے۔ خیال رہے کہ یہ اولیت و آخریت زمانی نہیں کہ رب تعالیٰ زمانہ سے پاک ہے' یا اسباب کی ابتدا رب سے ہے اور مسببات کی انتہا رب پر ہے یا عارفین کی سیر روحانی کی ابتداء اس سے ہے اور انتہا اس ہی پر ہے' انتہا کا کمال یہ ہے کہ ابتداء پر پہنچ جاوے جیسے دائرہ کا پرکار اس کی اور بھی تفسیریں ہیں ۵۔ یعنی رب تعالیٰ دلائل سے ایسا ظاہر ہے کہ بچہ بچہ ذرہ ذرہ اسے جانتا مانتا ہے' مگر اس کی ذات ایسی پوشیدہ ہے کہ عقل کی اس تک رسائی نہیں' خیال رہے کہ جنت میں رب کا دیدار ہو گا۔ مگر ادراک نہ ہو گا۔ کیونکہ وہ باطن ہے غرضیکہ اس کا جلوہ ظاہر ہے ذات باطن ۶۔ ہمیشہ سے ہمیشہ تک ہر ایک کو ہر طرح جانتا ہے' شیخ عبدالحق رحمہ اللہ نے مدارج کے خطبے میں فرمایا کہ یہ پانچوں صفات حضور کے بھی ہیں کہ حضور اول مخلوق ہیں اور آخر میں ظاہر ہوئے' نور محمدی سب پر ظاہر۔ حقیقت محمدیہ تک کسی عقل کی رسائی نہیں حضور ہر مومن و کافر کو جانتے پہچانتے ہیں اس کی لذیذ تفسیر ہماری کتاب شان حبیب الرحمٰن میں دیکھو ۷۔ اس آیت میں پیدا کرنے کی مدت کا ذکر ہے اور دوسری آیت "کُنْ فَیَكُوْنُ" میں قدرت کا تذکرہ لہٰذا آیات میں تعارض نہیں' اس پیدائش کا پہلا دن اتوار تھا' آخری دن جمعہ جیسا کہ تمام تفاسیر میں ہے ۸۔ یعنی عرش اعظم کو اپنا تجلی گاہ بنایا وہاں سے احکام نافذ فرمائے' خیال رہے کہ عرش اعظم پیدائش میں زمین و آسمان سے پہلے ہے لیکن اس پر تجلی فرمانا ان کی پیدائش کے بعد' وہ ہی یہاں مذکور ہے لہٰذا اس آیت اور احادیث میں تعارض نہیں ۹۔ بارش کے قطرے' دانے خزانے مردے وغیرہ ۱۰۔ دانہ اور بارش سے نباتات' سمندر سے موتی' کان سے سونا

الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُولِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ۚ وَهُوَ عَلِيمٌ
کے حصے میں لاتا ہے اور دن کو رات کے حصے میں لاتا ہے ۱ اور وہ دلوں کی
بِذَاتِ الصُّدُورِ ﴿۶﴾ اٰمِنُوا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ وَاَنْفِقُوا
بات جانتا ہے ۲ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اسکی راہ
مِمَّا جَعَلَكُمْ مُّسْتَخْلَفِينَ فِيهِ ۖ فَالَّذِينَ اٰمَنُوا مِنْكُمْ
میں کچھ وہ خرچ کرو ۳ جس میں تمہیں اوروں کا جانشین کیا ۴ تو جو تم میں ایمان لائے
وَاَنْفَقُوا لَهُمْ اَجْرٌ كَبِيرٌ ﴿۷﴾ وَمَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ ۚ وَ
اور اسکی راہ میں خرچ کیا انکے لئے بڑا ثواب ہے ۵ اور تمہیں کیا ہے کہ اللہ پر ایمان نہ لاؤ
الرَّسُولُ يَدْعُوكُمْ لِتُؤْمِنُوا بِرَبِّكُمْ وَقَدْ اَخَذَ مِيثَاقَكُمْ
حالانکہ یہ رسول تمہیں بلا رہے ہیں کہ اپنے رب پر ایمان لاؤ ۶ اور بیشک وہ تم سے پہلے
اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِينَ ﴿۸﴾ هُوَ الَّذِي يُنَزِّلُ عَلٰى عَبْدِهٖ
ہی عہد لے چکا ہے ۷ اگر تمہیں یقین ہو ۸ وہی ہے کہ اپنے بندہ پر روشن آیتیں
اٰيٰتٍ بَيِّنٰتٍ لِّيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّورِ ۚ وَاِنَّ
اتارتا ہے ۹ تاکہ تمہیں اندھیریوں سے اجالے کی طرف لے جائے ۱۰ اور بیشک
اللّٰهَ بِكُمْ لَرَءُوفٌ رَّحِيمٌ ﴿۹﴾ وَمَا لَكُمْ اَلَّا تُنْفِقُوا فِي سَبِيلِ
اللہ تم پر ضرور مہربان رحم والا ۱۱ اور تمہیں کیا ہے کہ اللہ کی راہ میں خرچ نہ
اللّٰهِ وَلِلّٰهِ مِيرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ لَا يَسْتَوِي
کرو حالانکہ آسمانوں اور زمین میں سب کا وارث اللہ ہی ہے ۱۲ تم میں برابر
مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقٰتَلَ ۚ اُولٰٓئِكَ
نہیں وہ جنہوں نے فتح مکہ سے قبل خرچ اور جہاد کیا ۱۳ وہ مرتبہ میں
اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِينَ اَنْفَقُوا مِنْ بَعْدُ وَقٰتَلُوا ۚ
ان سے بڑے ہیں ۱۴ جنہوں نے بعد فتح کے خرچ اور جہاد کیا ۱۵

(بقیہ صفحہ ۸۵۸) چاندی وغیرہ قیامت میں مردے وہ سب رب کے علم میں ہیں ۱۱۔ یعنی آسمان سے جو رحمتیں' بارشیں' فرشتے' آسمانی کتب اترتی ہیں ان کی بھی رب کو خبر ہے اور جو دعائیں' بندوں کے اعمال' نیک بختوں کی روحیں وہاں جاتی ہیں انہیں بھی جانتا ہے ۱۲۔ عوام کے ساتھ رب کا علم و قدرت ہے خواص کے ساتھ اس کی رحمت' دشمنوں کے ساتھ اس کا غضب ورنہ رب تعالیٰ کی ذات مکانی ہمراہی سے پاک ہے وہ جگہ میں ہونے سے پاک ہے اس کی تفسیر وہ آیت ہے۔ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِينَ ۱۳۔ ان پر تم کو سزا و جزا دے گا۔ اگر بندہ یہ خیال رکھے کہ رب مجھے دیکھ رہا ہے تو کبھی گناہ پر دلیر نہ ہو ۱۴۔ خیال رہے کہ جیسے رب کی سلطنت ہر جگہ ہے ایسے ہی حضور کی نبوت ہر جگہ کہ وزیر اعظم کی وزارت ساری سلطنت میں ہوتی ہے اس لئے رب نے اپنی صفت فرمائی رب العالمین اور حضور کی صفت بیان کی رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ اور فرمایا لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرًا ۱۵۔ اس طرح کہ تم اور تمہارے سارے اعمال رب کی بارگاہ میں پیش ہوں گے اس پیشی کی تیاری کر لو۔

۱۔ اس طرح کہ گرمیوں میں دن کو بڑا' رات کو چھوٹا کر دیتا ہے' سردیوں میں اس کے برعکس یا کبھی نفس کی ظلمت دل میں اور کبھی دلی نور نفس میں داخل فرماتا ہے ۲۔ یعنی جب رب تعالیٰ تمہارے دلوں کے ارادے اور نیتوں پر مطلع ہے تو تمہارے دن رات کے ظاہر و پوشیدہ اعمال بھی جانتا ہے ۳۔ اے لوگو' اس آیت کا خطاب خود حضور انور سے نہیں کیونکہ حضور صرف مومن نہیں بلکہ ہمارے مومن بہ یعنی ہمارا ایمان ہیں' صوفیاء کے نزدیک حضور رب کے مومن ہیں' بندوں کے ایمان' اس لئے ان کا نام کلمے' اذان و نماز میں داخل ہے اس کی تحقیق کے لئے ہماری تفسیر نعیمی آخر سورہ بقر میں دیکھو ۴۔ یعنی رب نے جیسے تمہارے پچھلوں کو موت دے کر ان کا مال تمہیں دیا' ایسے ہی تمہیں مار کر تمہارا مال دوسرے لوگوں کو دے گا تو بہتر یہ ہے کہ تم خود راہ الٰہی میں خرچ کر کے یہ مال اپنے ساتھ لو ۵۔ اس سے دو مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ تمام اعمال پر ایمان مقدم ہے رب نے ایمان کا ذکر پہلے فرمایا' دوسرے یہ کہ صحابہ کا ثواب ہمارے ثواب سے زیادہ کہ رب نے فرمایا منکم تم لوگوں میں' تیسرے یہ کہ صحابہ کا اجر ہمارے وہم سے وراء ہے کہ رب نے کبیر فرمایا۔ ۶۔ یعنی اے صحابہ کرام کی مبارک جماعت' یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ تم مخلص مومن نہ ہو تم نے تو رسول کو دیکھا ان کی تبلیغ سنی' معجزات دیکھے' قرآن اترتے دیکھا اس لئے آگے حضور کے معجزات کا ذکر آ رہا ہے' اگر صحابہ مومن نہیں (معاذ اللہ) تو پھر دنیا میں کوئی بھی مومن نہیں' کیونکہ ہم کو ایمان ان کی معرفت ملا' حضور خالق و مخلوق کے درمیان وسیلہ اور صحابہ نبی و امت کے درمیان واسطہ' جیسے بجلی کا تار' پاور ہاؤس و قمقموں کے درمیان ۷۔ میثاق کے دن رب تعالیٰ' یا بیعت کے وقت حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم' دوسرے معنی ظاہر ہیں کہ پہلے حضور کی دعوت کا ذکر ہوا ۸۔ یہ اِنْ شک کے لئے نہیں بلکہ وجوب کے لئے ہے' جیسے رب فرماتا ہے۔ اِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ کیونکہ سارے صحابہ یقیناً" مومن ہیں ۹۔ حضور پر قرآنی آیات' یا معجزات' معلوم ہوا کہ حضور رب کے مظہر اتم ہیں کہ رب نے اپنی پہچان حضور کی معرفت کرائی ۱۰۔ نکالنے کا فاعل حضور ہیں اور اندھیریوں سے مراد ہر قسم کا کفر یا گناہ ہے' نور سے مراد ایمان یا نیکی ہے۔ یعنی رب نے یہ آیات و معجزات اس بندے صلی اللہ علیہ وسلم پر اس لئے اتارے تاکہ وہ محبوب تم سب کو کفر سے ایمان کی طرف معصیت سے نیکیوں کی طرف' گمراہی سے ہدایت کی طرف نکلے' اس لئے آگے ارشاد ہوا۔ اِنَّ اللّٰهَ اگر یخرج کا فاعل رب تعالیٰ ہی ہوتا تو آگے لہ ارشاد ہوتا

(بقیہ صفحہ ۸۵۹) (روح) اس کی تفسیر وہ آیت ہے۔ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ یا وہ آیت یُخْرِجُهُمْ بِهَا معلوم ہوا کہ حضور کفر سے نکالتے ہیں ایمان دیتے ہیں ۱۱۔ اے مسلمانو! اس لئے اس نے تمہیں اپنے حبیب کی امت بنایا ۱۲۔ اس میں صحابہ کرام کو ان کی طفیل سارے مسلمانوں کو خیرات و صدقہ کی رغبت دی گئی ہے' یعنی سب کچھ اللہ کا ہے تم عارضی مالک ہو تو اللہ کی راہ میں کیوں خرچ نہیں کرتے ۱۳۔ (شان نزول) یہ آیت ابوبکر صدیق کے حق میں نازل ہوئی (خزائن) آپ نے ہی سب سے پہلے اسلام قبول کیا' سب سے پہلے راہ خدا میں خیرات کی' سب سے پہلے حضور کی خدمت کی اگرچہ نزول خاص ہے مگر حکم عام لہٰذا اس میں سارے

وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۱۰﴾

اور ان سب سے اللہ جنت کا وعدہ فرما چکا ۱؎ اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے

مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗ

کون ہے جو اللہ کو قرض دے اچھا قرض ۲؎ تو وہ اس کے لئے دونے کرے ۳؎

وَلَهٗۤ اَجْرٌ كَرِيْمٌ ﴿۱۱﴾ يَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ

اور اس کو عزت کا ثواب ہے جس دن تم ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں کو دیکھو

يَسْعٰى نُوْرُهُمْ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ بُشْرٰىكُمُ الْيَوْمَ

گے کہ ان کا نور ہے ان کے آگے ۴؎ اور ان کے دہنے دوڑتا ہے ۵؎ ان سے فرمایا جا رہا ہے کہ آج

جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ ذٰلِكَ

تمہاری سب سے زیادہ خوشی کی بات وہ جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں بہیں ۶؎ تم ان میں ہمیشہ رہو

هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۱۲﴾ يَوْمَ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ

یہی بڑی کامیابی ہے ۷؎ جس دن منافق مرد اور منافق عورتیں مسلمانوں سے کہیں گے ۸؎ کہ

لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا انْظُرُوْنَا نَقْتَبِسْ مِنْ نُّوْرِكُمْ ۚ قِيْلَ

ہمیں ایک نگاہ دیکھو کہ ہم تمہارے نور سے کچھ حصہ لیں کہا جائے گا اپنے

ارْجِعُوْا وَرَآءَكُمْ فَالْتَمِسُوْا نُوْرًا ؕ فَضُرِبَ بَيْنَهُمْ بِسُوْرٍ

پیچھے لوٹو ۹؎ وہاں نور ڈھونڈو ۱۰؎ وہ لوٹیں گے جبھی ان کے درمیان ایک دیوار کھڑی کر دی

لَّهٗ بَابٌ ؕ بَاطِنُهٗ فِيْهِ الرَّحْمَةُ وَظَاهِرُهٗ مِنْ قِبَلِهِ

جائے گی ۱۱؎ جس میں ایک دروازہ ہے اس کے اندر کی طرف رحمت اور اس کے باہر کی طرف

الْعَذَابُ ﴿۱۳﴾ يُنَادُوْنَهُمْ اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ ؕ قَالُوْا بَلٰى

عذاب ۱۲؎ منافق مسلمانوں کو پکاریں گے کیا ہم تمہارے ساتھ نہ تھے ۱۳؎ وہ کہیں گے کیوں

وَلٰكِنَّكُمْ فَتَنْتُمْ اَنْفُسَكُمْ وَتَرَبَّصْتُمْ وَارْتَبْتُمْ وَغَرَّتْكُمُ

نہیں مگر تم نے تو اپنی جانیں فتنہ میں ڈالیں ۱۴؎ اور مسلمانوں کی برائی تکتے اور شک رکھتے ۱۵؎ اور تمہیں

سابقین صحابہ داخل ہیں' جو فتح مکہ سے پہلے ایمان لائے ۱۴۔ اس سے معلوم ہوا کہ کوئی مسلمان صحابی کے برابر نہیں ہو سکتا' اور کسی مسلمان کا عمل صحابہ کی طرح نہیں ہو سکتا کیونکہ صحابہ کو حضور کی خدمت کا موقعہ ملا' اور ان کے اعمال کی قبولیت کی سند رب کی طرف سے آ گئی ۱۵۔ معلوم ہوا کہ زمانہ اور وقت کے اعتبار سے اعمال کا ثواب زیادہ یا کم ہوتا ہے' رمضان میں نماز و صدقہ' اور روزہ کا درجہ زیادہ ہے۔

۱۔ یعنی اے مسلمانو' اس اختلاف کی وجہ سے تم بعض صحابہ کی تنقیص نہ کرنا' ان کے درجے اگرچہ مختلف ہیں مگر ان سب کا جنتی ہونا بالکل یقینی ہے کیونکہ رب وعدہ فرما چکا ہے اس سے دو مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ تمام صحابہ عادل و متقی ہیں کیونکہ سب سے رب نے جنت کا وعدہ فرما لیا' جنت کا وعدہ فاسق سے نہیں ہوتا جو تاریخی واقعہ ان میں سے کسی کا فسق ثابت کرے وہ جھوٹا ہے' قرآن سچا ہے' دوسرے یہ کہ جو صحابہ بوقت مشکل خادم رہے ان کا بڑا درجہ ہے لہٰذا بی بی خدیجہ صدیق اکبر بڑے درجہ والے ہیں کیونکہ آڑے وقت کے ساتھی ہیں رب فرماتا ہے ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ ۲۔ یعنی خوش دلی کے ساتھ اللہ کی راہ میں خرچ کرے' چونکہ اس صدقہ پر جنت کا وعدہ ہے اس لئے اسے قرض فرمایا' قرض حسن وہ ہے جو خوش دلی کے ساتھ دیا جاوے مقروض سے نفع نہ لے' تقاضا نہ کرے ۳۔ اس سے اشارۃً معلوم ہوا کہ بندہ اور مولیٰ میں نفع سود نہیں' رب نے قرض پر زیادہ عطا کا وعدہ فرمایا۔ خیال رہے کہ دونے سے مراد دگنا نہیں' بلکہ بہت زیادہ مراد ہے جس کی مقدار رب تعالیٰ ہی جانتا ہے مطلب یہ ہے کہ صدقہ کی برکت سے دنیا میں زیادتی آخرت میں ثواب و عزت ہے' بعض لوگ کہتے ہیں کہ فقیر کا درجہ غنی سے زیادہ ہے کہ رب نے فقیر کے لئے طلب فرمایا اور غنی سے طلب فرمایا ۴۔ یہ نور پیچھے نہ ہو گا یا اس لئے کہ پیچھے نور کی ضرورت نہیں' یا اس لئے کہ پل صراط پر پیچھے کفار گزر رہے ہوں گے' اگر یہ نور پیچھے بھی ہو تو وہ کفار فائدہ اٹھا لیں گویا بیٹری کی طرح روشنی ہو گی اس کا ذکر اگلی آیت میں آ رہا ہے ۵۔ اس نور سے جنتی لوگ صراط پر آسانی سے گزریں گے اور جنت میں اپنی جگہ پر بہ آسانی پہنچ جائیں گے۔ ۶۔ یعنی پل صراط پر نور ملنا وہاں سے بخیریت گزرنا' وہاں دہشت وحشت سے امن' یہ تمہاری حقیقی خوشی یا کامیابی نہیں یہ تو اصلی و حقیقی کامیابی کا پیش خیمہ ہے جو آگے آ رہی ہے یعنی جنت اور وہاں کی نعمتیں۔ خیال رہے کہ مومن کا دنیا میں مرتے وقت قبر میں میدان محشر میں آرام و خوشی و خرمی اس کے اعمال کا اصلی عوض نہیں' اصلی عوض انشاء اللہ جنت ہے جو ان سب کے بعد ہے ۷۔ یہ کلام یا تو فرشتوں کا ہو گا' یا رب تعالیٰ کا یہ ہی ظاہر ہے کہ پل صراط پر خیریت سے گزر جانے پر یہ فرمایا جائے گا ۸۔ خیال رہے کہ کفار مسلمانوں سے محشر میں جدا ہو جائیں گے۔ کہ فرمایا جاوے گا وَامْتَازُوا الْيَوْمَ اَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ مگر منافق اس

(بقیہ صفحہ ۸۶۰) چھانٹ میں علیحدہ نہ ہوں گے' یہ مسلمانوں کے ساتھ محشر سے روانہ ہوں گے پل صراط سے گزرنے لگیں گے مگر مسلمانوں کی پیشانیاں سجدوں و ایمان کی وجہ سے منور ہوں گی' منافق محروم ہوں گے' تب یہ گفتگو ہوگی یہاں منافقوں کی مخلصین سے چھانٹ ہوگی' اللہ مخلصین کے ساتھ حشر نصیب کرے' لہٰذا آیت پر یہ اعتراض نہیں کہ پل صراط پر مومن و منافق ساتھ ساتھ کیوں گزر رہے ہیں اور یہ گفتگو کیسے ہو رہی ہے ۹۔ پیچھے مڑ کر معلوم ہوا کہ پل صراط پر مخلصین آگے ہوں گے منافقین پیچھے' مخلصین کی پیشانیاں سجدوں کے اثر سے بیڑی کی طرح چمکیں گی ۱۰۔ یعنی میدان محشر کی طرف جاؤ' جہاں سے ہم نور لائے ہیں وہاں سے ہی تم لے

اِلَّا مَانِیُّ حَتّٰی جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ وَغَرَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ﴿۱۴﴾

طمع نے تمہیں فریب دیا ۱؎ یہاں تک کہ اللہ کا حکم آگیا ۲؎ اور تمہیں اللہ کے حکم پر اس بڑے

فَالْیَوْمَ لَا یُؤْخَذُ مِنْكُمْ فِدْیَةٌ وَّلَا مِنَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا ؕ

فریبی نے مغرور رکھا تو آج نہ تم سے کوئی فدیہ لیا جائے ۳؎ اور نہ کھلے کافروں سے ۴؎

مَاْوٰىكُمُ النَّارُ ؕ هِیَ مَوْلٰىكُمْ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِیْرُ ﴿۱۵﴾ اَلَمْ

تمہارا ٹھکانا آگ ہے وہ تمہاری رفیق ہے اور کیا ہی برا انجام کیا ایمان

یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَمَا

والوں کو ابھی وہ وقت نہ آیا کہ ان کے دل جھک جائیں اللہ کی یاد اور اس

نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ ۙ وَلَا یَكُوْنُوْا كَالَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ

حق کے لئے جو اترا ۵؎ اور ان جیسے نہ ہوں جن کو پہلے کتاب دی گئی تھی

مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَیْهِمُ الْاَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوْبُهُمْ ؕ

پھر ان پر مدت دراز ہوئی ۶؎ تو ان کے دل سخت ہو گئے

وَكَثِیْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۱۶﴾ اِعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ یُحْیِ الْاَرْضَ

اور ان میں بہت فاسق ہیں ۷؎ جان لو کہ اللہ تعالیٰ زمین کو زندہ کرتا ہے

بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ قَدْ بَیَّنَّا لَكُمُ الْاٰیٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۷﴾

اس کے مرے پیچھے ۸؎ بیشک ہم نے تمہارے لئے نشانیاں بیان فرما دیں کہ تمہیں سمجھ ہو ۹؎

اِنَّ الْمُصَّدِّقِیْنَ وَالْمُصَّدِّقٰتِ وَاَقْرَضُوا اللّٰهَ قَرْضًا

بے شک صدقہ دینے والے مرد اور صدقہ دینے والی عورتیں ۱۰؎ اور وہ جنہوں نے اللہ کو

حَسَنًا یُّضٰعَفُ لَهُمْ وَلَهُمْ اَجْرٌ كَرِیْمٌ ﴿۱۸﴾ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا

اچھا قرض دیا ۱۱؎ ان کے دونے ہیں اور ان کے لئے عزت کا ثواب ہے اور وہ جو اللہ اور اس

بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖۤ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصِّدِّیْقُوْنَ ۖۗ وَالشُّهَدَآءُ

کے سب رسولوں پر ایمان لائیں وہی ہیں کامل سچے ۱۲؎ اور اوروں پر گواہ

آؤ' یہ سن کر وہ واپس ہوں گے ۱۱۔ روح البیان نے فرمایا کہ محشر سے چلتے وقت منافقوں کو نور دیا جاوے گا ان کے ظاہری نیک اعمال کا' اس نور میں وہ چلیں گے مگر جب پل صراط پر پہنچیں گے تو مومنوں کا نور باقی رہے گا' مگر منافقوں کا نور بجھ جاوے گا۔ تب وہ مومنوں کو پکاریں گے "کہ ہمارا نور تو بجھ گیا' اب تم اپنا چہرہ ہماری طرف کرو' تاکہ تمہاری چمکتی پیشانیوں سے ہم بھی فائدہ حاصل کریں تب مومن انہیں یہ جواب دیں گے ۱۲۔ جس کا نام اعراف ہے اس میں اور بھی قول ہیں (روح و خزائن) ۱۳۔ یعنی اس دیوار کے دو رخ ہوں گے۔ ایک رخ جنت کی طرف یہ باطنی ہے اور ایک رخ دوزخ کی طرف۔ ادھر رحمت ادھر عذاب ۱۴۔ یعنی دیوار کے پیچھے سے منافق مسلمانوں کو پکاریں گے کہ ہمیں ساتھ لے لو ۱۵۔ اس طرح کہ تمہارے ظاہر ہمارے ساتھ رہے اور تمہارے دل کفار کے ساتھ ۱۶۔ حضور کی نبوت اسلام کی حقانیت میں یا آج کے اس دن میں' خیال رہے کہ منافق کبھی اسلام کو سچا کہہ دیتے تھے کبھی کفر کو' جس کی فتح ہو جاتی اس کو حق مان لیتے لہٰذا آیت بالکل واضح ہے۔

۱۔ یعنی تم سمجھے کہ کافر و مومن سب سے ملنا فائدہ مند ہے' دونوں کو راضی رکھنا سیاسی چال ہے یا تم نے آخر تک سمجھا کہ اسلام ایک عارضی دین ہے پھر ہم کو کفار ہی سے کام پڑنا ہے لہٰذا ان سے نہ بگاڑو' یا تم محض دنیاوی لالچ میں مسلمانوں سے ملتے رہے۔ غرضیکہ امانی میں بہت احتمال ہیں' خیال رہے کہ جھوٹی طمع کو امید کہا جاتا ہے اور سچی طمع کو طمع' امید بری ہے طمع دینی اچھی ہے' رب سورہ اعراف میں فرماتا ہے لَمْ یَدْخُلُوْهَا وَهُمْ یَطْمَعُوْنَ ۲۔ یعنی مرتے وقت تک تم منافق رہے۔ معلوم ہوا کہ مرنے سے پہلے کفر و نفاق سے توبہ قبول ہو جاتی ہے' علامات موت اور فرشتے عذاب دیکھ کر ایمان لانا قبول نہیں ۳۔ جو دے کر تم عذاب سے بچ جاؤ' اس سے معلوم ہوا کہ مخلص و مومن کا فدیہ کفار بنیں گے کیونکہ فدیہ نہ ہونا کفار و منافق کے لئے ہے ۴۔ خیال رہے کہ لوگ چار قسم ہیں' مخلص مومن' مجاہر کافر' منافق جس کے دل میں کفر زبان پر ایمان ہو' ساتر جس کے دل میں ایمان زبان پر کفر ہو' منافق و کفار کا حشر ایک ساتھ ہوگا' ساتر کے متعلق ہماری تفسیر نعیمی کا مطالعہ فرماویں۔ ۵۔ (شان نزول) ایک بار حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم دولت خانہ سے باہر تشریف لائے' ملاحظہ فرمایا کہ مسلمان آپس میں ہنس رہے ہیں فرمایا کہ تم ہنستے ہو' ابھی تک تمہارے پاس امان نہ آئی' تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی' صحابہ نے عرض کیا کہ حضور اس ہنسی کا کفارہ کیا ہے' فرمایا اتنا ہی رونا (خزائن و روح) زیادہ ہنسنا دل کو مردہ کرتا ہے خوف الٰہی عشق مصطفوی میں رونا دل بیدار کرتا ہے ۶۔ یعنی اے مسلمانوں' تم اہل کتاب یہود و نصاریٰ کی طرح نہ ہو' اپنے کو ان سے ممتاز رکھو ۷۔ یعنی اہل کتاب کا حال یہ ہوا کہ جب زمانہ نبوی ان سے دور ہو گیا تو وہ غفلت میں مبتلا ہو گئے' الحمد للہ مسلمان اب بھی ہدایت پر قائم ہیں ان میں

(بقیہ صفحہ ۸۶۱) علماء اولیاء اللہ موجود ہیں۔ حالانکہ حضور کو پردہ فرمائے ہوئے قریباً چودہ سو برس گزر گئے' جو حضور نے فرمایا وہ حق ہے کہ میری امت کبھی گمراہی پر جمع نہ ہوگی ۸۔ یعنی اہل کتاب میں آج کافر زیادہ ہیں۔ مومن تھوڑے جیسے عبداللہ بن سلام و کعب احبار وغیرہم ۹۔ جیسے خشک زمین بارش سے ہری بھری ہوتی ہے ایسے ہی غافل دل اللہ کے ذکر سے بیدار و نرم ہوتے ہیں' لہٰذا اللہ کا ذکر کرتے رہا کرو تاکہ دل بیدار رہیں ۱۰۔ یہ مثالیں تمہیں سمجھانے کے لئے ہیں ان چیزوں کو دیکھ کر اپنے کو سنبھالو' خشک زمین کو سرسبز ہوتے دیکھ کر قیامت میں اٹھنے پر ایمان لاؤ ۱۱۔ خیال رہے کہ یہاں رب تعالیٰ نے صدقے کے بعد قرض کا ذکر فرمایا' یا تو اس لئے کہ

عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ لَهُمْ اَجْرُهُمْ وَنُوْرُهُمْ ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا

اپنے رب کے یہاں لے ان کیلئے ان کا ثواب اور ان کا نور ہے ۲ے اور جنہوں نے کفر کیا اور

وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَاۤ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ۝۱۹ اِعْلَمُوْۤا اَنَّمَا

ہماری آیتیں جھٹلائیں وہ دوزخی ہیں ۳ے جان لو کہ دنیا کی

الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّزِيْنَةٌ وَّتَفَاخُرٌۢ بَيْنَكُمْ وَ

زندگی تو نہیں مگر کھیل کود ۴ے اور آرائش اور تمہارا آپس میں بڑائی مارنا اور

تَكَاثُرٌ فِى الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ ؕ كَمَثَلِ غَيْثٍ اَعْجَبَ

مال اور اولاد میں ایک دوسرے پر زیادتی چاہنا ۵ے اس مینہ کی طرح جس کا اگایا

الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُوْنُ

سبزہ کسانوں کو بھایا ۶ے پھر سوکھا کہ تو اسے زرد دیکھے پھر روندن

حُطَامًا ؕ وَفِى الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۙ وَّمَغْفِرَةٌ

ہو گیا ۷ے اور آخرت میں سخت عذاب ہے ۸ے اور اللہ کی طرف سے

مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٌ ؕ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَاۤ اِلَّا مَتَاعُ

بخشش اور اس کی رضا ۹ے اور دنیا کا جینا تو نہیں مگر دھوکے

الْغُرُوْرِ ۝۲۰ سَابِقُوْۤا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ

کا مال ۱۰ے بڑھ کر چلو اپنے رب کی بخشش اور اس جنت کی طرف ۱۱ے

عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ۙ اُعِدَّتْ لِلَّذِيْنَ

جس کی چوڑائی جیسے آسمان اور زمین کا پھیلاؤ ۱۲ے تیار ہوئی ہے انکے لئے جو

اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ؕ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ

اللہ اور اس کے سب رسولوں پر ایمان لائے' یہ اللہ کا فضل ہے ۱۳ے جسے چاہے

يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝۲۱ مَاۤ اَصَابَ مِنْ

دے اور اللہ بڑے فضل والا ہے ۱۴ے نہیں پہنچتی

ع ۹ ۱۸

صدقہ سے عام صدقہ مراد ہے جس میں صدقات جاریہ بھی شامل ہیں جیسے کنوئیں' مسجدیں' مسافر خانے وغیرہ اور قرض سے وہ صدقہ مراد جس کا فقیر کو مالک کر دیا جائے یا صدقہ سے صدقات واجبہ مراد ہیں اور قرض سے صدقات نفلیہ یا صدقہ سے خیرات دینا مراد ہے قرض سے نیت خیر کرنا ہے۔ بہرحال میں تکرار نہیں ۱۲۔ اس سے دو مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ صدقہ و خیرات کا بدلہ یقیناً ملے گا' جیسے قرض ضرور ادا کیا جاتا ہے۔ دوسرے یہ کہ مومن فقراء اللہ کے محبوب ہیں کہ رب نے ان کے لئے قرض طلب فرمایا اور ان سے سلوک کرنے کو اپنے پر قرض قرار دیا۔ ۱۳۔ صادق وہ جس کی زبان سچی ہو' صدیق وہ جس کے خیال ' لسان' ارکان سب سچے ہوں۔ صادق وہ جو جھوٹ نہ بولے۔ صدیق وہ جو جھوٹ نہ بول سکے' صادق وہ جو مخلوق سے سچ بولے' صدیق وہ جو اللہ و رسول سے سچ بولے صادق وہ جو نفسانیت سے پاک ہو' صدیق وہ جو انانیت سے صاف ہو' صادق وہ جو واقعہ کے مطابق کہے صدیق وہ کہ واقعہ اس کے کہے کے مطابق ہو' یعنی جو وہ کہدے وہی رب کردے۔

ا۔ دنیا و آخرت میں' دنیا میں جسے یہ جنتی کہیں وہ جنتی ہو اَنْتُمْ شُهَدَآءُ اللّٰهِ فِى الْاَرْضِ جس چیز کو یہ حلال جانیں وہ حلال ہے' حدیث میں ہے مَارَاٰهُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَسَنًا فَهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ حَسَنٌ آخرت میں دوسری امتوں پر گواہ ہو ۲۔ نیک اعمال کا اجر اچھے عقائد کا نور' فرائض کا اجر نوافل کا نور' خیال رہے کہ یہ اجر و نور محبوبوں کو دنیا میں بھی ملتا ہے' جس نور سے بندہ غیوب کا مطالعہ کرتا ہے ۳۔ معلوم ہوا کہ کافر کی کوئی نیکی قبول نہیں وہ بہرحال دوزخی ہے جس درخت کی جڑ کٹ چکی ہو اس کی شاخوں کو پانی دینا بیکار ہے ۴۔ اس سے معلوم ہوا کہ حیات دنیا وہ زندگی ہے جو نفس امارہ کے لئے صرف کی جائے۔ اس صورت میں اس زندگی کے سارے کام لغو اور کھیل ہیں مگر جو زندگی توشہ آخرت جمع کرنے کا ذریعہ بنے وہ حیات دنیا نہیں بلکہ حیات آخرت ہے' شیطان کی نیکیاں دنیا تھیں' حضرت آدم علیہ السلام کی خطا بھی دنیا نہیں' وہ مقبول توبہ اور بلندی درجات کا ذریعہ بنی' خیال رہے کہ لہو و لعب وہ ہے جس میں مشغولیت زیادہ ہو' مگر نتیجہ کچھ نہ ہو ۵۔ خیال رہے کہ قومی اور مالی شیخی و فخر دنیا ہے۔ دینی فخر دین ہے' ایسے ہی آرام نفس کے لئے مال بڑھانا دنیا ہے دینی خدمت کے لئے مال جمع کرنا دین ہے جیسے جہاد یا حج کے لئے۔ ۶۔ یعنی دنیا کی مثال اس ہرے بھرے کھیت کی طرح ہے جو پہلے خوشنما اور بھلا معلوم ہو۔ پھر تھوڑی ناموافق ہوا یا دھوپ یا بارش سے برباد ہو جائے۔ جیسے کھیتی کے لئے بہت سی آفات ہیں ایسے ہی دنیا کے لئے' خیال رہے کہ کسانوں کو کفار اس لئے فرمایا کہ کفر کے معنی ہیں چھپانا۔ یہ بھی دانہ زمین میں چھپاتے ہیں۔ یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ ظاہری رونق پر کافر اتراتا ہے' مومن رب پر توکل کرتا ہے۔ ۷۔ ایسے ہی دنیا دار بہت مشقت سے کسی درجہ پر پہنچتا ہے اور موت کی ایک

(بقیہ صفحہ ۸۶۲) ہچکی آتے ہی سب کچھ چھوڑ چھاڑ چل دیتا ہے۔ ایسی بے وفا چیز پر کیا اترانا ۸۔ اس غافل کے لئے جو طالب دنیا ہو کر جیا اور مرا ۹۔ اس کے لئے جس نے دنیا کو آخرت کمانے کا ذریعہ بنایا۔ کسی میں رب سے غافل نہ رہا۔ اللہ توفیق دے۔ ۱۰۔ جیسے کانچ کا برتن جو ٹھیس لگتے ہی ٹوٹ جاوے' یہ اس کے لئے جو دنیا پر اعتماد کرے ۱۱۔ یعنی اے مسلمانوں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو۔ اس طرح کہ استغفار نیک اعمال میں اوروں سے آگے نکل جاؤ معلوم ہوا کہ دینی امور میں غبطہ' رشک' ہوس' حرص عبادت ہے۔ صوفیاء فرماتے ہیں کہ جنت کا کھلا اور سیدھا راستہ شریعت ہے جو عبادت کے قدم سے طے ہوتا ہے اور جنت کا پیچیدہ مگر قریب تر راستہ طریقت ہے جو عشق کے پروں سے طے ہو سکتا ہے۔ مگر طریقت والے شریعت سے بے نیاز نہیں ہو سکتے ۱۲۔ یعنی اگر ساتوں آسمان ساتوں زمین پھیلا کر ایک دوسرے سے ملا دیئے جائیں تو جنت کی چوڑائی کے برابر ہوں' پھر اس کی لمبائی کا کیا پوچھنا وہ تو ہمارے وہم و گمان سے باہر ہے ۱۳۔ معلوم ہوا کہ جنت محض عمل سے نہ ملے گی' جب تک رب فضل نہ کرے' ہاں بعض مومن محض فضل الٰہی سے جنت پالیں گے اور بعض اعمال کے ذریعہ اس سے معلوم ہوا کہ کافر کے لئے جنت نہیں ۱۴۔ چونکہ رب تعالیٰ خود عظیم ہے لہٰذا اس کا فضل و کرم بھی عظیم۔

مُّصِيبَةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي أَنفُسِكُمْ إِلَّا فِي كِتَابٍ مِّن

کوئی مصیبت زمین میں اور نہ تمہاری جانوں میں ۱؎ مگر وہ ایک کتاب میں ہے ۲؎

قَبْلِ أَن نَّبْرَأَهَا ۚ إِنَّ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ ﴿٢٢﴾ لِّكَيْلَا

قبل اس کے کہ ہم اسے پیدا کریں ۳؎ بے شک یہ اللہ کو آسان ہے ۴؎ اس لئے کہ غم نہ

تَأْسَوْا عَلَىٰ مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوا بِمَا آتَاكُمْ ۗ وَاللَّهُ

کھاؤ اس پر جو ہاتھ سے جائے اور خوش نہ ہو ۵؎ اس پر جو تم کو دیا اور اللہ کو

لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ ﴿٢٣﴾ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ

نہیں بھاتا کوئی اترونا بڑائی مارنے والا ۶؎ وہ جو آپ بخل کریں

وَيَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ ۗ وَمَن يَتَوَلَّ فَإِنَّ اللَّهَ

اور اوروں سے بخل کو کہیں ۷؎ اور جو منہ پھیرے تو بیشک اللہ ہی

هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ ﴿٢٤﴾ لَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَ

بے نیاز ہے سب خوبیوں سراہا ۸؎ بے شک ہم نے اپنے رسولوں کو دلیلوں کے ساتھ بھیجا اور

أَنزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتَابَ وَالْمِيزَانَ لِيَقُومَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ ۖ

ان کے ساتھ کتاب ۹؎ اور عدل کی ترازو اتاری ۱۰؎ کہ لوگ انصاف پر قائم ہوں ۱۱؎

وَأَنزَلْنَا الْحَدِيدَ فِيهِ بَأْسٌ شَدِيدٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ

اور ہم نے لوہا اتارا ۱۲؎ اس میں سخت آنچ اور لوگوں کے فائدے ۱۳؎

وَلِيَعْلَمَ اللَّهُ مَن يَنصُرُهُ وَرُسُلَهُ بِالْغَيْبِ ۚ إِنَّ اللَّهَ

اور اس لئے کہ اللہ دیکھے اس کو جو بے دیکھے اس کی اور اس کے رسولوں کی مدد کرتا ہے ۱۴؎

قَوِيٌّ عَزِيزٌ ﴿٢٥﴾ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا وَإِبْرَاهِيمَ وَجَعَلْنَا

بیشک اللہ قوت والا غالب ہے ۱۵؎ اور بے شک ہم نے نوح اور ابراہیم کو بھیجا ۱۶؎ اور ان کی

فِي ذُرِّيَّتِهِمَا النُّبُوَّةَ وَالْكِتَابَ ۖ فَمِنْهُم مُّهْتَدٍ ۖ وَكَثِيرٌ

اولاد میں نبوت اور کتاب رکھی ۱۷؎ تو ان میں کوئی راہ پر آیا اور ان میں

ع ۳ ۱۹

۱۔ زمینی مصیبت سے مراد قحط سالی مالی نقصانات ہیں' جانی مصیبت سے مراد بیماری اولاد کی موت وغیرہ اس سے معلوم ہوا کہ دنیا میں ہر طرح کی مصیبتیں آئیں گی کیونکہ یہ جگہ جنت نہیں ہے جہاں ہر طرح کا امن ہو پھر یہ مصیبت صابروں کے لئے ترقی درجات کا سبب بنے گی' بے صبروں کے لئے بربادی اعمال کا ذریعہ ۲۔ یعنی تم پر دنیاوی مصیبتیں آنا محض اتفاقاً" نہیں جسے (BY CHANCE) بائی چانس کہہ کر ٹال دو بلکہ یہ سب کچھ پہلے ہی طے ہو چکا ہے' اور لوح محفوظ میں لکھا جا چکا ہے' ہاں بعض مصیبتیں بعض وجہوں سے آتی ہیں مگر یہ وجہیں بھی لوح محفوظ میں درج ہیں کہ فلاں بندہ فلاں کام کرے گا۔ جس کے باعث اس پر آفت آئے گی۔ لہٰذا بندہ نہ مجبور محض ہے نہ قادر مطلق' یہ آیت مسئلہ تقدیر کے خلاف نہیں ۳۔ لہٰذا جن بزرگوں کی نظر لوح محفوظ پر ہے وہ آئندہ آنے والے واقعات کو جانتے ہیں' کیونکہ یہ سب لوح محفوظ میں ہیں اور لوح محفوظ ان کے علم میں' جیسے انبیاء کرام' بعض اولیاء اللہ اور مدبر امر فرشتے ۴۔ لوح محفوظ میں سب چھوٹے بڑے واقعات لکھ دینا رب پر آسان ہے یا مصیبتیں بھیجنا۔ مصیبتیں ٹالنا رب پر آسان ہے ۵۔ یہاں غم سے مراد ناشکری کا غم ہے اور خوشی سے مراد شیخی و تکبر کی خوشی' یہ دونوں چیزیں بری ہیں۔ صبر کے ساتھ غم اور شکر کی خوشی عبادت ہے۔ لہٰذا یہ آیت لِّيَفْرَحُوا کے خلاف نہیں اس لئے آگے مختال و فخور فرمایا۔ ۶۔ یہاں عدم محبت سے مراد ناراضگی ہے یعنی رب ان سے ناراض ہے۔ ۷۔ خود بھی کنجوس ہیں راہ الٰہی میں خرچ نہیں کرتے اور دوسروں کو بھی خرچ فی سبیل اللہ سے روکتے ہیں' جیسے اس وقت کے یہود' یا آج کل کے وہابی' جو بیچارے صدقہ و خیرات ہی کو روکتے پھرتے ہیں۔ مردہ مسلمانوں کے دشمن ہیں ۸۔ یعنی اللہ تعالیٰ اور اس کا دین تمہاری سخاوت کا محتاج نہیں' سخاوت کا نفع خود تم کو ہی ملے گا ۹۔ کتاب یا صحیفہ نئی یا پرانی' لہٰذا اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ ہر نبی کو نئی کتاب ہی ملی ہو ورنہ نبی ایک لاکھ چوبیس ہزار ہیں کتابیں کل چار صحیفے کل سو یا ایک سو دس ۱۰۔ ترازو نوح علیہ السلام پر اتری۔ پھر سب پیغمبروں نے استعمال فرمائی۔ یا اس کے استعمال کا حکم دیا۔ معلوم ہوا کہ ایک پیغمبر کو نعمت دینا سب کو دینا

مِّنۡهُمۡ فٰسِقُوۡنَ ﴿۲۶﴾ ثُمَّ قَفَّيۡنَا عَلٰۤى اٰثَارِهِمۡ بِرُسُلِنَا وَ

بہتیرے فاسق ہیں ۱ پھر ہم نے ان کے پیچھے اسی راہ پر اپنے اور رسول بھیجے ۲ اور

قَفَّيۡنَا بِعِيۡسَى ابۡنِ مَرۡيَمَ وَاٰتَيۡنٰهُ الۡاِنۡجِيۡلَ ۙ وَجَعَلۡنَا

ان کے پیچھے عیسیٰ بن مریم کو بھیجا ۳ اور اسے انجیل عطا فرمائی اور اس کے

فِىۡ قُلُوۡبِ الَّذِيۡنَ اتَّبَعُوۡهُ رَاۡفَةً وَّرَحۡمَةً ؕ وَرَهۡبَانِيَّةَ

پیروں کے دل میں نرمی اور رحمت رکھی ۴ اور راہب بننا

ابۡتَدَعُوۡهَا مَا كَتَبۡنٰهَا عَلَيۡهِمۡ اِلَّا ابۡتِغَآءَ رِضۡوَانِ اللّٰهِ فَمَا

تو یہ بات انہوں نے دین میں اپنی طرف سے نکالی ۵ ہم نے ان پر مقرر نہ کی تھی ہاں یہ بدعت

رَعَوۡهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا ۚ فَاٰتَيۡنَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا مِنۡهُمۡ اَجۡرَهُمۡ ۚ

انہوں نے اللہ کی رضا چاہنے کو پیدا کی ۶ پھر اسے نہ نباہا جیسا اس کے نباہنے کا حق تھا ۷ تو ان

وَكَثِيۡرٌ مِّنۡهُمۡ فٰسِقُوۡنَ ﴿۲۷﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ

کے ایمان والوں کو ہم نے ان کا ثواب عطا کیا ۸ اور ان میں سے بہتیرے فاسق ہیں ۹ اے

وَاٰمِنُوۡا بِرَسُوۡلِهٖ يُؤۡتِكُمۡ كِفۡلَيۡنِ مِنۡ رَّحۡمَتِهٖ وَيَجۡعَلۡ

ایمان والو ۱۰ اللہ سے ڈرو اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ ۱۱ وہ اپنی رحمت کے دو حصے

لَّكُمۡ نُوۡرًا تَمۡشُوۡنَ بِهٖ وَيَغۡفِرۡ لَكُمۡ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ۚ ۙ ﴿۲۸﴾

تمہیں عطا فرمائے گا ۱۲ اور تمہارے لئے نور کر دے گا جس میں چلو ۱۳ اور تمہیں بخش دے گا اور اللہ

لِّئَلَّا يَعۡلَمَ اَهۡلُ الۡكِتٰبِ اَلَّا يَقۡدِرُوۡنَ عَلٰى شَىۡءٍ

بخشنے والا مہربان ہے ۱۴ یہ اس لئے کہ کتاب والے کافر جان جائیں کہ اللہ کے فضل پر

مِّنۡ فَضۡلِ اللّٰهِ وَاَنَّ الۡفَضۡلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤۡتِيۡهِ

ان کا کچھ قابو نہیں ۱۵ اور یہ کہ فضل اللہ کے ہاتھ ہے دیتا ہے

مَنۡ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الۡفَضۡلِ الۡعَظِيۡمِ ﴿۲۹﴾ ع

جسے چاہے ۱۶ اور اللہ بڑے فضل والا ہے ۱۷

ع ۲۰

(بقیہ صفحہ ۸۶۳) ہے' کیونکہ ترازو حضرت نوح کو بذریعہ حضرت جبریل دی' مگر فرمایا۔ سب کو دی ۱۱۔ کہ معاملات میں کسی کا حق نہ ماریں۔ صوفیاء کرام کے نزدیک شریعت اعمال کی ترازو ہے جس سے اچھے برے' ہلکے بھاری' اعمال تولے جاتے ہیں ۱۲۔ اس طرح کہ آدم علیہ السلام جنت سے لوہے کے پانچ اوزار لائے' اہرن' ہتھوڑا' سوئی' پھاوڑا' لگن' (روح) خزائن العرفان نے فرمایا کہ لوہا' آگ' پانی' نمک آسمان سے آئے ہیں ۱۳۔ آنچ سے مراد جنگی ہتھیار ہیں' منافع سے مراد صنعت و حرفت کے اوزار لوہے سے تیر تلوار نیزے بھالے بندوق' توپ' گولے بنتے ہیں' نیز اس سے ہر کاریگر کے اوزار تیار ہوتے ہیں' بلکہ مردہ کا کفن سوئی سے سلتا ہے۔ جو لوہے کی ہے ۱۴۔ کہ اسے راضی کرنے کو جہاد میں لوہے کا اسلحہ استعمال کرتا ہے' خیال رہے کہ اللہ کی مدد سے مراد اس کے بندوں کی مدد ہے ۱۵۔ اسے' اس کے رسولوں' اس کے دین کو تمہاری مدد کی حاجت نہیں' تمہیں غازی یا شہید بنانے کے لئے حکم جہاد دیا ۱۶۔ چونکہ نوح علیہ السلام سب سے پہلے کفار کے مبلغ ہیں' اور ابراہیم علیہ السلام نبیوں کے والد ماجد' اس لئے ان کا خصوصیت سے ذکر فرمایا۔ ورنہ رسولوں میں یہ بزرگ بھی داخل تھے ۱۷۔ یعنی وہ ہی نبی ہوا جو حضرت نوح اور ابراہیم علیہم السلام دونوں کی اولاد میں ہو۔ لہٰذا مرزا نبی نہیں' کہ وہ حضرت نوح کی اولاد تو ہے' مگر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد نہیں' حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بعد تمام رسول ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں تشریف لائے' حضرت آدم' شیث' ادریس' نوح' صالح' ہود' علیہم السلام ان سے اگلے نبی ہیں۔ لوط علیہ السلام آپ کے زمانہ کے نبی۔ پھر سارے پیغمبر آپ کی اولاد میں ہیں۔

۱۔ یعنی ان بزرگوں کی ذریت میں کچھ تو مومن متقی ہوئے' اور زیادہ فاسق ۲۔ یعنی نوح و ابراہیم علیہما السلام کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک بہت رسول آئے' اثارھم میں ھم ضمیر ان دونوں کی طرف لوٹتی ہے۔ کیونکہ یہ انبیاء کرام ذریت میں تھے نہ کہ ذریت کے بعد ۳۔ یعنی ان سب رسولوں کے بعد عیسیٰ علیہ السلام بھیجے گئے۔ جو بنی اسرائیل کے آخری نبی ہیں جیسے ہمارے حضور تمام نبیوں سے آخری رسول۔ عیسیٰ علیہ السلام کو یک دم پوری انجیل کتابی شکل میں عطا ہوئی' اس آیت سے معلوم ہوا کہ عیسیٰ علیہ السلام بغیر والد صرف والدہ سے پیدا ہوئے' ورنہ انہیں ماں کی طرف نسبت نہ دی جاتی اور عیسیٰ ابن مریم نہ فرمایا جاتا۔ لڑکے کی نسبت باپ کی طرف ہوتی ہے۔ رب فرماتا ہے اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ ۴۔ معلوم ہوا کہ عیسیٰ علیہ السلام کے حواری آپس میں ایک دوسرے پر ایسے رحیم و کریم تھے' جیسے حضور کے صحابہ جن کے بارے میں رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ فرمایا گیا ۵۔ یعنی دنیا ترک کرنا عبادات کی سخت مشقتیں انہوں خود ایجاد کر لیں' چنانچہ عیسائیوں میں پہاڑوں میں رہنا خلوت نشینی' نکاح نہ کرنا' موٹا کھانا۔ موٹا پہننا بڑی عبادات تھی۔ ۶۔ یعنی جن عیسائیوں نے رب کو راضی کرنے کے لئے یہ مشقتیں ایجاد کیں' ان کی نیت بخیر تھی ۷۔ کہ بعد میں بہت عیسائی تثلیث میں پھنس کر مشرک و بت پرست ہو گئے' بادشاہوں کے دین میں داخل ہو گئے ۸۔ یعنی مومن عیسائیوں کو ان کی ایجاد کردہ بدعات کا ثواب دیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ دین میں اچھے طریقے ایجاد کرنا جسے بدعت حسنہ کہتے ہیں بہت باعث ثواب ہے جیسے قرآن کریم کے تیس پارے رکوع بنانا۔ علم حدیث و فقہ مرتب کرنا۔ محفل میلاد شریف اور فاتحہ بزرگان وغیرہ۔ ہاں بدعت حسنہ ایجاد کر کے اسے نہ نبھانا برا ہے کہ اس پر عتاب فرمایا گیا۔ خیال رہے کہ ترک دنیا ہمارے دین میں منع ہے ۹۔ اس پوری آیت کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانے

بقیہ صفحہ ۹۷۰ پر